نوائے افغان جہاد

ربیع الاوّل ۱۴۳۵ھ
جنوری 2014ء

جَاءَ الحَقُّ وَزَھَقَ البَاطِل اِنَّ البَاطِلَ کَانَ زَھُوقًا

طورخم: امریکی فوجی مرکز پر فدائی حملہ 200 سے زائد فوجی گاڑیاں تباہ، درجنوں امریکی و افغان فوجی ہلاک

شمالی وزیرستان کے علاقوں میر علی، موسکی، خضر پل، ایپی میں 19 دسمبر سے پاکستانی فوج نہتے عوام پر بم برسا رہی ہے

غزوۂ بدر سے پہلے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جاں نثارانہ تقریر

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی ہے اور اس امر کی گواہی دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ لائے ہیں وہی حق ہے۔ اطاعت اور جاں نثاری کے بارے میں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پختہ عہد و میثاق دے چکے ہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مدینہ سے کسی اور ارادے سے نکلے تھے، اور اللہ تعالیٰ نے دوسری صورت پیدا فرمادی، جو منشا مبارک ہو اس پر چلئے اور جس سے چاہیں تعلقات قائم فرمائیں اور جس سے چاہیں قطع کریں......جس سے چاہیں صلح کریں اور جس سے چاہیں دشمنی کریں۔ ہم ہر حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں......ہمارے مال میں سے جس قدر چاہیں لیں اور جس قدر چاہیں ہم کو عطا فرمائیں......مال کا جو حصّہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیں گے وہ ہمارے لیے اُس حصّہ سے زیادہ محبُوب اور پسندیدہ ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس چھوڑیں گے......اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو برق الغماد جانے کا حکم دیں گے تو بضرور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جائیں گے......قسم ہے اُس ذات پاک کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا ہے! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سمندر میں کود پڑنے کا حکم دیں گے تو ہم اُسی وقت سمندر میں کود پڑیں گے اور ہم میں کا ایک شخص بھی پیچھے نہ رہے گا۔ ہم دشمنوں سے مقابلہ کرنے کو مکروہ نہیں سمجھتے البتہ تحقیق ہم لڑائی کے وقت بڑے صابر اور مقابلے میں سچّے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ہم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ چیز دکھائے گا جس کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ پس اللہ کے نام پر ہم کو لے کر چلئے''۔

سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۱

ربیع الاوّل ۱۴۳۵ھ جنوری 2014ء

حضرت حسن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جہاد کے لیے جنگی ٹوپی (مغفر) بنائی اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائیں گے اور جس نے خود بنایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو روشن کریں گے اور جس نے زرہ (بیضہ) بنائی وہ اس کے لیے قیامت کے دن جہنم سے پردہ ہوگی''۔

(کنز العمال ج ۴ ص ۳۴۰ بحوالہ الخطیب)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

فتنہ روافض، امت مسلمہ کا ازلی دشمن اور مستقل خطرہ !!!

اللہ تبارک وتعالیٰ دینِ حنیف کی پیروی کرنے والوں، اطرافِ عالم پر شریعت اسلامی کی حاکمیت کو قائم کرنے اور دنیائے عالم پر دین کی عملی تنفیذ کی جدوجہد کو بپا کرنے والوں کو یوں ہی نہیں چھوڑ دیا کرتے......وہ اُن کے معیارِ اصلی کو برقرار رکھنے، اُن کی اخلاص ووفا کو پرکھنے، اُن کے کردار کو جلانے، اُن کی سعی وجہد کا صیقل کرنے، اُنہیں محض اپنے ہی در پر جھکنے اور فقط اپنی رضا وخوش نودی کی چاہت سے دلوں کو آباد رکھنے کا داعیہ پروان چڑھانے کے لیے آزمائش وابتلا کی کسوٹیوں پر پرکھتے رہتے ہیں......آج کے دور میں امتِ مسلمہ بالعموم اور اس امت کے جوہر (یعنی دین وایمان کی خاطر زیست وحیات کی ہر رعنائی وزیبائش اور ہر آرائش وسہولت کو ٹھکرا دینے والے مجاہدین) کو بالخصوص آزمائش در آزمائش کے سلسلوں سے سابقہ پیش ہے......ایک طرف کفارِ اصلیبین، یہود ونصاریٰ اور مشرکین ہیں جب کہ دوسری جانب ظلم وجبر کا ہر حربہ استعمال کرتے مرتد حکام ہیں......ساتھ ہی ساتھ مختلف خطوں میں مجہول النسب اولادِ متعہ' روافض کی شکل میں کفر کے فطری اتحادی بھی اہل ایمان کی عزت، ناموس، جان واموال کے درپے ہیں......

رفض، ارتداد اور لادینیت کا یہی اتحادِ ثلاثہ ہے جو کفارِ اصلیبین کی پشت پناہی میں شام وعراق سے لے کر بنگال و پاکستان تک اور مصر ولیبیا سے لے کر یمن ولبنان تک ہر جگہ اہل ایمان کو اُن کے دین سے کاٹنے اور صراط الہدیٰ سے برگشتہ کرنے میں مصروف ہے......شام میں روافض' مسلمانوں کی بستیاں اور آبادیاں تباہ کر رہے ہیں، ہزاروں ٹن وزنی بیرل بموں کے ذریعے ہزاروں مجبور وبے کس مسلمانوں کو خون میں نہلایا جا چکا ہے......شام کے مسلمانوں کے لیے موسم کی سختی اور سردی کی شدت بھی شدید ترین آزمائش کی صورت اختیار کر چکی ہے......رگوں میں دوڑتے خون کو منجمد کر دینے والی سرد ہوائیں کا شکار فلاکت زدہ شامی بچے' برف کی دبیز تہوں میں بے بس پڑے ہیں......امت اُن کی عسرت وافلاس سے مطلق بیگانگی اختیار کیے اپنی دنیا میں مگن ہے......مسلم ممالک کے متمول اور آسودہ حال طبقات میں سے کتنے ایسے ہیں جو اُن کی اشک شوئی ہی کو پہنچے ہوں؟......ایسے میں وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رحمت کی امید وآس لگائے اُسی کے در پر ماتھا ٹیکتے ہوئے اُس کے آگے اپنے زخم کھول کر رکھتے اور مالنا غیرک یااللہ کا وظیفہ کرتے دکھائی دیتے ہیں......رب کائنات پر ایمان اور توکل اُنہیں کسی لمحے اپنے مالک سے مایوس وناامید نہیں ہونے دیتا......تفویضِ امور کے مرحلے سے گزرنے کے بعد وہ تمام تر آلام جھیلنے کے باوجود اُسی کو پکارتے اور اُسی سے استعانت طلب کرتے ہیں......ایسے میں بھلا کیونکر ممکن ہے کہ رحیم وکریم رب اپنے مستضعف ومتوکل بندوں کی ڈھارس کے لیے رحمتوں کا نزول نہ فرمائے......وہ لوگ کہ جنہوں نے اُسی کی عطا کردہ توفیق سے اُسے ہی اپنا ملجا وماویٰ بنایا' وہ اُنہیں محروم کیوں رکھے گا......اللہ تعالیٰ سچے اور کھرے مسلمانوں کی مدد کے لیے اپنے لشکر خود بھیجتا ہے......آج شام میں یہی الٰہی سنت کارفرما ہے......ایک جانب سختیاں، دشواریاں اور صعوبتیں انتہا پر ہیں تو دوسری جانب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دین کے شیدائی' روافض کو تاریخی مار' مار رہے ہیں......شام میں مجاہدین کے ہاتھوں مفتوحہ علاقوں میں دب بدن وسعت آتی چلی جارہی ہے......ان علاقوں میں مجاہدین' روافض اور بشار قصائی کے ہاتھوں ستائے گئے مسلمانوں کی دل جوئی اور غم خواری کر رہے ہیں اور وسائل کی کم یابی کے باوجود ہر ممکن طریقے سے اُن کے درد کا درمان کرنے کی سعی میں مصروف ہیں......

عراق میں بھی اہل سنت کئی سالوں تک رافضیوں کے مظالم برداشت کرنے کے بعد اب اٹھ کھڑے ہوئے ہیں......جب روافض نے اُن کے لیے مساجد میں نماز تک پڑھنا ممکن نہ رہنے دیا تو اُنہیں مجاہدین کے موقف کی سچّائی کا اندازہ ہوا اور وہ مجاہدین کی ہمراہی میں جہاد کرنے پر آمادہ وتیار ہوئے......آج عراق کی سنی آبادی' مالکی حکومت کے خلاف عسکری کارروائیوں میں مجاہدین کی نصرت واعانت کو اپنا فرض گردانتے ہوئے میدان میں موجود ہے......رمادی، فلوجہ اور الکرمہ کے شہر مجاہدین فتح کر چکے ہیں اور صفوی فوج کو سنی علاقوں سے نکال باہر کرنے کے لیے کامیاب عملیات کر رہے ہیں......

پاکستان کے مسلمانوں کو ان حالات کا بغور مشاہدہ کرنے اور ان سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے......پاکستان میں آبادی کے تناسب سے دیکھا جائے تو شیعیت کی حیثیت پرکاہ کے برابر بھی نہیں ہے......لیکن مسلمانوں کے تغافل، لاپروائی، نے توجہی اور تجاہل کی وجہ سے آبادی کا دو سے تین فی صد طبقہ اُن کے گردنوں پر مسلط ہو چکا ہے......مقتدر اداروں انتظامیہ، مقننہ، فوج، پولیس اور سرکاری قابض ٹولہ سے لے کر میڈیا یا ہاؤسز تک ہر جگہ اُن ہی کا سکہ چلتا ہے......آئین وقانون کی پاس داری کو ہی مقصدِ حیات بنا لینے والے کیوں متوجہ نہیں ہوتے کہ یہ آئین اور قانون اُن کے دین اور شریعت کا دشمنِ حقیقی ہے......یہی آئین اور قانون دین اسلام کے شعائر (مساجد ومدارس) کو اپنی نگرانی اور پشت پناہی میں تباہ وویران کرواتا ہے اور یہی آئین وقانون شیعوں کے مذہبی شعار (ماتم جلوسوں اور مجالس عزا) کو اپنے تحفظ میں برپا کرواتا ہے......جواب میں آپ کی ایک عدد کانفرنس تک کا ہونا اُسے روا نہیں کہ مبادا اس وجہ سے روافض کی طبیعت پر گرانی نہ گزرے......اے مسلمانانِ پاکستان! آج وقت ہے کہ آپ اپنے محسنین کا ادراک کریں، شام اور عراق کے اہل ایمان سے سبق لیجیے کہ جو آسودہ حالی کے دنوں میں بے خبر پڑے رہے اور روافض کی دریدہ دہنیوں پر کبھی خشمگیں نہ ہوئے لیکن آج اپنا سب کچھ لٹا کر کفر کے پردے میں ملبوس روافض کی حقیقت سمجھ پائے ہیں اور اب خستہ حالی میں بھی اس فتنہ کے خلاف مجاہدین کا ساتھ دے رہے ہیں......آپ کے ملک میں فوج کو مجاہدین کے خلاف ایک نئے آپریشن در آپریشن کے سلسلہ کے لیے تیار کیا جارہا ہے اور آپ کے شہروں میں روافض پوری طرح منظم وتیار ہو چکے ہیں......اس سے پہلے کہ آپ کی مساجد پر بھی قفل چڑھ جائیں اور آپ کے مدارس سے آتی قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں خاموش کروا دی جائیں' خدارا! اپنے مجاہد بھائیوں کے ہاتھ مضبوط کیجیے......یاد رکھیے! آج شیعیت کی شیطنت کے مقابلے میں ان بندگان خدا سے مضبوط بند آپ کے لیے کوئی اور نہیں ہے!!!

نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان حرب وضرب

رب نواز فاروقی

نبی مہربان، نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے ''اسلحہ مومن کا زیور ہے''۔سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی تلواریں،گھوڑے ،نیزے،زرہیں اور کمانیں تھیں۔جن کے نام معمولی اختلاف کے ساتھ سیرت مبارکہ کی مستند کتب میں مذکور ہیں۔ہمارے لیے یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ سلف کے دور میں سیرت سے مراد جہاد اور غزوات سے متعلقہ اسفار وامور ہی لیے جاتے تھے......اس لیے احادیث اور فقہ کی امہات الکتب میں 'کتاب السیر' کے عنوان سے جو احادیث واحکام بیان کیے گئے ہیں وہ جہاد ہی سے متعلّق ہیں جنہیں ہم آج بھی پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث میں سامانِ حرب اور اپنی ضرورت سے زیادہ کوئی اضافی سامان نہیں تھا۔آقا علیہ السلام کے پاس ساری زندگی کبھی اتنا مال نہیں رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ نصاب ہوتے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر زکوٰۃ فرض ہوتی۔جو کچھ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی راہ میں خرچ فرمادیتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زرھیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی زرہیں تھیں۔شمائل ترمذی میں یہ دو نام ملتے ہیں: ذات الفصول اور فضہ، احمد عبدالجواد الدومی نے یہ نام بھی لکھے ہیں: ذات الوشاح، ذات الحواشی، السعدیہ، البشراء، الخرنق۔

السعد یہ وہ زرہ ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام نے پہنی تھی جب آپؑ نے جالوت کو قتل کیا تھا۔فضہ اور السعد یہ' دونوں زرہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قینقاع کے اسلحے کے ذخیرے سے ملی تھیں۔ذات الفضول، یہ ایک لمبی زرہ تھی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے لیے روانہ ہوئے تو سعد بن عبادہ رضی اللہ علیہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی تھی۔یہی وہ زرہ ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابی شحم یہودی کے پاس تیس صاع کے بدلے رہن رکھی تھی۔حضرت اسما بنت یزیدؓ فرماتی ہیں کہ جس روز سرورانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دارفانی سے پردہ فرمایا، اس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ذات الفضول تیس صاع جو کے بدے ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی۔ذات الوشاح، ذات الحواسی، البشرا...... یہ چھوٹی زرہیں تھیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زرہ کا نام الخرنق تھا۔حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد میں دو زرہیں زیب تن فرمائی تھیں۔غزوہ احد کے علاوہ غزوہ حنین میں بھی دو زرہیں ذات الفضول اور سعد یہ زیب تن فرمائیں۔امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور دیگر محدثین سے بھی یہی مروی ہے کہ غزوہ احد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیزے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانچ نیزے تھے۔۱)المثوی المثنّی، یہ بنو قینقاع کے ہتھیاروں سے ملے تھے۔۲)النبعہ البیضاء، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید پڑھانے مدینہ طیبہ سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ نیزہ بطور سُترہ گاڑا جاتا۔۳)العنزۃ، یہ چھوٹا نیزہ تھا جسے عید کے دن حضور صلی اللہ علیہ سلم کے سامنے چلنے والا اپنے ہاتھ میں پکڑتا۔۴)الھد، ۵)العمرۃ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات گھوڑے تھے، جن میں سے کچھ گھوڑے ایسے تھے جو مختلف رؤسائے قبائل اور ریاستوں کے امرا اور بادشاہوں نے بطور ہدیہ بارگاہ رسالت میں بھیجے تھے۔بعض کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مالکوں سے خریدا تھا۔وہ سات گھوڑے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت تھے، ان کے نام یہ ہیں:

۱)السکب، یہ گھوڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی فزارہ کے ایک آدمی سے مدینہ طیبہ کے بازار سے خریدا تھا۔غزوہ احد میں اسی پر سوار ہوکر شرکت فرمائی تھی۔یہ بڑا تیز رفتار تھا، اس لیے اس کو 'سکب' سے موسوم کیا گیا تھا، جس کے معنی تیزی اور طغیانی کے ہیں۔۲)سجد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے پر سوار ہوکر گھوڑوں کی دوڑ میں شرکت فرماتے تھے اور یہ گھوڑا سب سے بازی لے جاتا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھوڑے کو بنی جہینہ کے ایک اعرابی سے خریدا تھا اور بطور قیمت دس اونٹ اس کے مالک کو دیے تھے۔۳) لزاز، یہ گھوڑا مقوقس شاہ مصر نے بارگاہ رسالت میں بطور ہدیہ پیش کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر غزوات میں اسی پر سوار ہوتے تھے۔۴)الطرب، یہ تمام گھوڑوں سے اعلیٰ ترین اور نفیس ترین تھا۔فردہ بن عمروالجذامی نے بطور تحفہ پیش کیا تھا۔۵)الورد، یہ گھوڑا حضرت تمیم داریؓ نے بارگاہ رسالت میں پیش کیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو عطا فرمادیا تھا، انہوں نے اللہ کے لیے ایک مجاہد کو پیش کردیا تا کہ وہ جہاد میں حصّہ لے سکے۔لحیف اور مرتجز یہ نامی دو گھوڑے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت تھے۔ان کے علاوہ ۱۳ اونٹ

16 نومبر: صوبہ ہلمند......................ضلع نوزاد.......................ریموٹ کنٹرول بم حملہ.....................ایک افغان بکتر بند گاڑی تباہ.....................3 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

اور ۶ خچر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیگر سامان حرب:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ۵ کمانیں تھیں۔ ۱) کتوم، ۲) روحہ، ۳) صفراء، ۴) وراء، ۵) سداد...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود نیزوں کی تعداد بھی ۵ تھی، ۱) مثو، ۲) مثنی، ۳) نبعہ، ۴) بیضاء، ۵) غزہ...... ایک ترکش بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلحہ میں موجود تھا، جس کا نام ذوالجمع تھا...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برچھی کا نام صادر تھا...... دو خود بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت تھے، ۱) موشح، ۲) ذوالسبوع...... جب کہ دو عدد ڈھالیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں موجود تھیں، جن کے نام ۱) زلوق، ۲) فتق تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی تلواریں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیورات (میراث) میں ۹ تلواریں تھیں، ان میں سے آٹھ تلواریں خلافت عثمانیہ کے مرکز ترکی کے شہر استنبول کے عجائب گھر ''توپ کاپی'' میں محفوظ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیورات کے متعلق مکمل آگاہی ہر مسلمان مرد و عورت کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ ذیل میں ہر ایک تلوار کی مکمل تفصیلات بیان کی جارہی ہیں:

۱۔البتّار:

یہ تلوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یثرب کے یہودی قبیلہ بنو قینقاع سے مالِ غنیمت کے طور پر حاصل ہوئی۔ اس تلوار کو ''سیف الانبیاء'' یعنی نبیوں کی تلوار بھی کہا جاتا ہے۔ اس تلوار پر حضرت داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، یسع علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ کندہ ہیں۔ یہ تلوار حضرت داؤد علیہ السلام کو اس وقت مالِ غنیمت کے طور پر حاصل ہوئی جب ان کی عمر بیس سال سے بھی کم تھی۔ اس تلوار کی لمبائی ۱۰۱ سنٹی میٹر ہے۔

۲۔الماثور:

یہ تلوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے والد ماجد کی وراثت کے طور پر نبوت کے اعلان سے قبل ملی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یثرب کی طرف ہجرت فرمائی تو یہی تلوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلوار بمع چند دیگر آلاتِ حرب کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمادی۔ اس تلوار کی لمبائی ۹۹ سنٹی میٹر ہے۔

۳۔الحتف:

یہ تلوار بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو قینقاع سے مالِ غنیمت کے طور پر حاصل ہوئی۔ یہ تلوار یہودیوں کے قبیلے 'لاوی' کے پاس اپنے آباؤ اجداد کی نشانیوں کے طور پر نسل در نسل محفوظ چلی آرہی تھی حتیٰ کہ آخر میں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں میں مالِ غنیمت کے طور پر پہنچی۔ اس تلوار کی لمبائی ۱۱۲ سنٹی منٹر اور چوڑائی ۸ سنٹی میٹر ہے۔

۴۔الذوالفقار:

یہ تلوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ بدر میں مالِ غنیمت کے طور پر حاصل ہوئی۔ غزوہ احد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی تلوار سے میدان جنگ میں شجاعت کے جوہر دکھائے۔ یہ تلوار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندان میں باقی رہی۔

۵۔الرسّوب:

یہ تلوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیتی ۹ تلواروں میں سے ایک ہے۔ روایات کے مطابق یہ تلوار خاندان رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں محفوظ طور پر منتقل ہوتی رہی۔ اس تلوار کی لمبائی ۱۴۰ سنٹی میٹر ہے۔

۶۔المخدام:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تلوار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس رہی اور آپؓ کے بعد آپ کی اولاد میں وراثت کے طور پر نسل در نسل چلتی رہی۔ اس تلوار کی لمبائی ۹۷ سنٹی میٹر ہے۔

۷۔القضیب:

یہ نسبتاً کم چوڑائی والی تلوار ہے۔ یہ تلوار ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں موجود رہی۔ اس کی لمبائی ۱۰۰ سنٹی میٹر ہے۔

۸۔الغضب:

یہ تلوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سعد بن عبادہ الانصاری رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد کے موقع پر ہدیہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد والے دن یہی تلوار مشہور صحابی ابودجانہ الانصاری رضی اللہ عنہ کو عطا فرمادی تاکہ وہ میدان جنگ میں اتر کر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پر اسلام کی قوت و عظمت کا مظاہرہ کریں۔ آج کل یہ تلوار مصر کے شہر قاہرہ کی مشہور جامعہ مسجد الحسین بن علیؓ میں محفوظ ہے۔

۹۔القلعی:

یہ تلوار ان تین تلواروں میں سے ایک ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو قینقاع سے جنگ میں مالِ غنیمت کے طور پر حاصل ہوئی تھیں۔ تلوار کے دستے پر یہ عبارت کندہ ہے **ھذہ السیف المشرفی لبیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** ''یہ تلوار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کی عزت کی علامت ہے''۔ اس تلوار کی لمبائی ۱۰۰ سنٹی میٹر ہے۔

☆☆☆☆☆

16 نومبر: کابل..............افغان فوج اور پولیس کے قافلے پر فدائی حملہ..............19 افغان سیکورٹی اہل کار ہلاک..............14 زخمی..............ایک گاڑی بھی تباہ

قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عجیب بے چینی واضطراب کا عالم:

اچھا! پھر جہنّم میں اس کے ساتھ ساتھ تنگ مکان ہوں گے......ایسے تنگ مکانوں میں جہنمیوں کو بند کر دیا جائے گا کہ حرکت نہیں کر سکیں گے اور حدیث میں فرمایا اور قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنمیوں کو زنجیروں میں باندھا جائے گا......ہاتھ، پیر، گلا سبھی کو باندھ دیا جائے گا......اتنی عجیب اضطرابی کیفیت ہوگی کہ دنیا کی تکلیف آدمی ہاتھ پیر مار کر اور چلّا کر ختم کر لیتا ہے لیکن وہاں ہاتھ پیر بھی نہ مار سکے گا اور پھر اس کے ساتھ ساتھ فرشتوں کی ڈانٹ ڈپٹ ہوگی نیز اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا......اب آپ اندازہ لگائیے کہ کیا حشر ہوگا......؟اللھم احفظنا منه

لاعلمی حرمان ایمان کا باعث:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''اے مومنو! اپنے آپ کو جہنّم کی آگ سے بچاؤ''......اور جہنّم سے اپنے آپ کو کیسے بچایا جائے؟ اس کے لیے جو کام کرنے ہیں انہیں کرے اور جن سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے ان سے بچے۔ اب آپ دیکھ لیجیے، سب سے پہلی چیز ایمان کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ آج ہم جہالت کی وجہ سے اور علم نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے ایسے جملے بولتے ہیں کہ ایمان خارج ہو جاتا ہے اور جہاں ایمان سے گئے تو شوہر بیوی سے کٹا اور بیوی نکاح سے نکلی......

جیسے مثال کے طور پر بعض لوگ کسی حسین کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ میاں نے فرصت میں بیٹھ کر اس کو بنایا ہے، بعض لوگ ٹی وی دیکھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ چلو ذرا حج کر لیں...... یہ بھی ہم نے اپنے کانوں سے سنا، مذاقاً واستہزاً اس کو حج بولتے ہیں، بعض لوگ بدنگاہی کے لیے نکلتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چلو ذرا خدا کی قدرت کا نظارہ کریں......بہت سارے جملے ہم اپنی گفتگو میں اس سے بھی زیادہ سخت بولتے ہیں، مثال کے طور پر کسی عورت کا بچہ مر گیا اب وہ کہتی ہے کہ اللہ میاں کو میرا ہی بچہ ملا تھا؟ اس نے ابھی دیکھا ہی کیا تھا؟ یہ کفریہ جملے ہیں......اسی طرح بعض دفعہ غصہ کی حالت میں ہماری مائیں بہنیں کہتی ہیں کہ اگر میں نے ایسا کہا تو مرتے وقت مجھے کلمہ نصیب نہ ہو...... بزرگوں نے لکھا ہے کہ ایسے جملے کہنا بالکل جائز نہیں ہے کبھی یہ کہتے ہیں کہ اگر ایسا جملہ کہا تو مجھے جنت میں جانا نصیب نہ ہو، ایسے جملے ہرگز نہ کہنا چاہیے۔

ایک بزرگ کی پکڑ:

ایک بزرگ تھے، بارش ہوئی تو انہوں نے کہا کہ کیا موقع سے آئی ہے! انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کیسی گزری؟ کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکڑ ہوگئی اور عذاب ہوا اور ہمیں یہ کہا گیا کہ ہم بے موقع کب برساتے تھے؟ ہم لوگ دن رات ایسے جملے بولتے رہتے ہیں......کہتے ہیں کہ بڑی بے موقع بارش آگئی......بھئی! تمہیں کیا پتہ کہ خدا کی کیا حکمت ہے؟ اور اس کے کیا معاملات ہیں؟ وہ تو ہر کام میں ایک حکیمانہ نظام رکھتے ہیں، وہ حکیم مطلق ہیں، اللہ جل شانہ کے کام عجیب، ان کے معاملات عجیب، تو بہت سے دفعہ ایسے جملے زبانوں پر آجاتے ہیں جن سے آدمی ایمان سے نکل جاتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر وقت اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہیں، اس پر پالش کرتے رہیں، اسے نیا بناتے رہیں......حدیث میں ہے:

جددوا ایمانکم بقول لا اله الا الله

''اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہو لا الہ الا اللہ کے ذریعے''۔

تو میں کہہ رہا تھا کہ اس سے بچنے کی شکل یہ ہے کہ اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور ایمان کو بگاڑنے والی اور ایمان کو خراب کرنے والی جتنی باتیں دنیا میں چل رہی ہیں ان تمام باتوں سے اپنا بچاؤ کریں اور ان سے دور رہیں ورنہ وہ ایمان کو لے ڈوبنے والی ثابت ہوں گی۔

صحیح اور ضروری علم کا حصول:

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو جہنّم کی آگ سے بچاؤ۔ سب سے بڑی چیز ضروری علم ہے......اگر ہماری ماؤں بہنوں کو حرام اور حلال کا، عقیدوں کا، موٹی موٹی باتوں کا' جو دیکھنے میں چھوٹی مگر حقیقت میں بہت اہم ہیں' ان باتوں کا شرعی علم نہ ہو تو ظاہر بات ہے کہ ہم ان چیزوں سے کیسے بچیں گے؟ سب سے پہلا فریضہ مردوں پر ماؤں اور بہنوں کے حق میں یہ ہے کہ وہ ان کو دین سکھائیں۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بزرگان دین کا ایک معمول تھا کہ وہ بچپن سے تربیت کرتے تھے۔

والدین کے اعمال کا اولاد پر اثر:

کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور بہت نالائق ہے، میری نافرمانی کرتا ہے، کیا اس کے ذمہ میرے کچھ حقوق ہیں؟ حضرت عمر فاروقؓ نے اس سے کہا کہ کیوں بھئی! تم اپنے باپ کے خلاف چلتے ہو اور باپ کی مخالفت کرتے ہو؟ ان کا کہنا نہیں مانتے؟ اس نے کہا

16 نومبر: صوبہ پکتیکا.........ضلع زرمت.........مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ.........1 نیٹو اہل کار.........3 شدید زخمی

حضرت! یہ بتایئے کہ بیٹے کا بھی باپ پر کچھ حق ہے؟ کہا کہ ہاں! پوچھا کیا حق ہے؟ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا پہلے تو یہ حق ہے کہ کسی شریف عورت سے شادی کرے، ظاہر بات ہے کہ ایسے ہی ادھر ادھر سے بازار میں گھومنے والی پکڑ لائے گا تو جیسی ماں ہوگی اس کے کردار کا اثر اولاد پر بھی پڑے گا......آج تو یہی ہے کہ اچھا چہرہ نظر آ گیا، رنگ اچھا معلوم ہوا، بس! ہوگیا عاشق اور بے چاری وہ عورت پریشان جو گھر میں ہے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا، وہ بے چاری اپنے شوہر کے بارے میں زبان حال سے کہتی ہے کہ دیکھو! میں اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے اس کے پاس آئی ہوں پھر بھی یہ میرا نہیں ہوتا، شاعر کہتا ہے کہ

ساری دنیا کے ہوئے میرے سوا
میں نے دنیا چھوڑ دی جن کے لیے

میں سب کچھ چھوڑ کر جس کے لیے آئی ہوں اس کا حال یہ ہے کہ وہ سڑک چھاپ عاشق بنا ہوا ہے، وہ بازاری عاشق بنا ہوا ہے۔ بناوٹی حسن و جمال پر فدا ہے۔ خیر! حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ پہلا حق یہ ہے کہ نیک عورت سے شادی کرے، تو بیٹا کہتا ہے کہ انہوں نے جس عورت سے نکاح کیا تھا وہ بس ایسی ہی تھی اور ظاہر ہے کہ جب ماں باپ بگڑے ہوئے ہوں تو نتیجہ ایسا ہی سامنے آئے گا۔ مثلاً زمین زرخیز نہ ہو اور دانہ بھی صحیح نہ ہو تو کیا نتیجہ برآمد ہوگا؟ ظاہر ہے تم چاہتے ہو کہ فصل اچھی ہو......لیکن اس صورت میں تو

این خیال است ومحال است وجنوں

ایک آدمی تھا، اس نے اپنے لڑکے کی بڑی اچھی تربیت کی، یعنی اس کو کھلایا پلایا، اخلاق وآداب سکھائے، اچھی تعلیم وتربیت کی، اچھی چیزوں کی ترغیب دلائی اور بری چیزوں سے بچایا۔ ایک دن اس کو کسی نے خبر دی کہ تمہارے بیٹے نے چوری کی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا، یہ ناممکن ہے، تو کہا کہ واقعتاً چوری کی ہے۔

جیسے حضرت تھانویؒ سے کسی نے قیام کانپور کے زمانہ میں کہا کہ حضرت! طالب علم نے چوری کی ہے، فرمایا ناممکن ہے۔ اس نے کہا کہ حضرت کی ہے چوری، حضرت نے فرمایا طالب علم کبھی چور نہیں ہوسکتا اس نے کہا کہ ایسا ہوا ہے اور ثابت بھی ہوگیا ہے۔ فرمایا طالب عالم چور نہیں ہوتا بلکہ چور طالب علم کی شکل میں آ گیا ہے، کچھ سمجھ میں آیا آپ کو؟ طالب عالم چوری نہیں کرتا، اس لیے کہ جو طالب علم ہو وہ چور کیسے ہوسکتا ہے؟......اس کو تو علم کی تلاش ہے۔

دین کا صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ آدمی ایمان کھو دیتا ہے۔ اس لیے اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو جہنّم سے بچانے کے لیے پہلی چیز علم کا ہونا ضروری ہے۔ بقدرِ ضرورت دین کا علم ہو ورنہ ایسا ہوتا ہے کہ بہت سی دفعہ ایک مسلمان اسلام کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔

ان صاحب سے بھی کہا کہ تمہارے بیٹے نے چوری کی، کہا ہو ہی نہیں سکتا، پھر ثابت ہو چکا ہے تو اس نے کہا کہ اگر ایسا ہوا ہے تو یقیناً اس کی ماں یعنی میری بیوی نے کچھ گڑبڑ کی ہوگی جس کا یہ اثر ہے۔ گھر گئے، پوچھا کہ کیا تم نے چوری کی؟ تو وہ سوچتی رہی سوچتی رہی اس کے بعد کہا کہ میں نے تو بہت لحاظ کیا بہت خیال رکھا، بہت دھیان رکھا کہ اچھی غذا اس کے پیٹ میں جائے اور کردار بھی اچھا رکھا، کہا سوچو! سوچتے سوچتے خیال آیا کہ ہاں ہاں......! یاد آیا، جب یہ حمل کی شکل میں میرے پیٹ میں تھا اس وقت مجھے شوق ہوا بیر کھانے کا، میں نے دیکھا کہ پڑوسن کے باڑے میں بیر کا ایک درخت ہے وہ گھر میں نہیں تھی، میں گئی اور جا کر بیر توڑے اور کھا لیے اور مجھے خیال نہیں رہا کہ جائز ہے یا ناجائز؟ بہرحال یہ کہ میں نے بغیر غور کیے ہوئے کھائے......تو شوہر نے کہا یہ اسی کا اثر ہے کہ تمہارے بیٹے نے چوری کی۔

تو پہلا سوال اس لڑکے نے یہ کیا کہ حضرت! یہ بتایئے کہ باپ کے ذمہ بیٹے کا کیا حق ہے؟ تو فرمایا نیک عورت سے شادی کرے......اس نے پوچھا کہ دوسرا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ جب بچہ پیدا ہو تو نام اچھا رکھے، نام کا بھی اثر پڑتا ہے۔ اس نے کہا کہ انہوں نے میرا نام ''جعل'' رکھا ہے......اور پھر دریافت کیا اور کیا حق ہے؟ فرمایا اس کے بعد دین سکھائے، اخلاق سکھائے، اس نے کہا انہوں نے تو میری تعلیم وتربیت پر کوئی دھیان نہیں دیا۔

اس پر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اے شخص! تو یہ شکایت کرتا ہے کہ تیرا بیٹا تیری نہیں سنتا اور تیری مخالفت کرتا ہے۔ میں تجھے یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اس نے اگر تیری مخالفت کی، تجھ پر جبر کیا اور زیادتی کی تو اس سے پہلے تو نے اس پر ظلم کیا جس کے نتیجہ میں یہ دن دیکھنا پڑا۔

حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا:

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو جہنّم کی آگ سے بچانے کے لیے دین کا ضروری علم حاصل کرنا چاہیے۔ ورنہ بعض دفعہ شریعت کا علم نہ ہونے کی وجہ سے کلمات کفریہ تو زبان سے سرزد ہوجاتے ہیں۔ اب لوگ آنکھ بند کر کے طلاق دے دیتے ہیں اور پھر مفتی صاحب کے پاس آ کر پوچھتے ہیں کہ مفتی صاحب! میرا منہ ادھر تھا اور وہ ادھر تھی تو طلاق ہوگی یا نہیں؟ سبحان اللہ! میرا منہ ادھر اور اس کا منہ ادھر......

اور دیکھو! مفتی صاحب سے تو جو آپ پوچھیں گے وہ وہی فتویٰ دیں گے مگر آپ اپنے اندر کا حال خوب جانتے ہیں کہ آپ ے کیا جملے کہے تھے اور دیکھو! اللہ تعالیٰ کا

16 نومبر: صوبہ پروان......ضلع کوہ صافی......آپریشن کے غرض سے آئے امریکی فوجی کمانڈوز پر مجاہدین کے حملے......7 امریکی کمانڈوز ہلاک......5 زخمی

احسان ہے کہ ہماری ماؤں اور بہنوں کے ہاتھ میں شریعت نے طلاق نہیں رکھی ورنہ یہ غصہ ہوتیں تو باورچی خانے میں صبح سے شام تک اسی ہزار دفعہ اپنے میاں کو طلاق دیتیں کہ موت پڑے جا مجھے نہیں رہنا تیرے ساتھ...... یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ عورت کے ساتھ میں یہ مسئلہ نہیں ہے ورنہ یہ ہوتا کہ جہاں طبیعت کے خلاف کوئی بات پیش آئی تو ادھر آنسو شروع ہوگئے اور ادھر طلاق، جاؤ چھٹی......!

صبح مسلمان شام کو کافر:

بہرحال دین کا صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ آدمی ایمان کھو دیتا ہے۔اس لیے اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو جہنّم سے بچانے کے لیے پہلی چیز علم کا ہونا ضروری ہے۔ بقدرِ ضرورت دین کا علم ہو ورنہ ایسا ہوتا ہے کہ بہت سی دفعہ ایک مسلمان اسلام کے دائرے سے خارج ہوجاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔

اور کبھی یہ فتنوں کی کثرت سے ہوگا جیسا کہ مسلم شریف کی رویت ہے کہ قربِ قیامت ایسے حالات ہوں گے کہ

یمسی مومنا ویصبح کافرا اویصبح مومنا ویمسی کافرا

اتنا بڑا انقلاب اور تغیّر پیدا ہوجائے گا۔ یہ بھی لادینی کا نتیجہ ہوگا۔معلوم ہوا کہ اس وقت جو الحاد چل رہا ہے اس سے بچانے کے لیے سب سے بڑی چیز اپنی اولاد کی دینی تربیت اور ان کا ذہن دینی بنانا ہے۔

ملمع سازی کا دور:

دیکھو! اس زمانہ میں بڑے بڑے فتنے ہیں لیکن ملمع سازی کا دور ہے آج جتنے فتنے آرہے ہیں کھل کر نہیں آئیں گے۔ایک یہودی، نصرانی، مشرک یا مجوسی آپ کے پاس آکر آپ کو سیدھا یہ نہیں کہے گا کہ آپ اسلام چھوڑ دو، کبھی بھی نہیں کہے گا، وہ آکر آپ سے میٹھی میٹھی باتیں کرے گا، دھیرے دھیرے دنیا کے سبز باغ دکھلا کر آپ کو لائن پر لائے گا پھر حملہ کرے گا۔

ایک واقعہ:

مدھیہ پردیش میں ایک دیہات کا قصہ ہے کہ وہاں ایک بہت بڑا اور بہت خطرناک بھینسا تھا اور اسی گاؤں میں ایک شیر بھی آتا تھا۔ایک روز ایسا ہوا کہ ان دونوں میں ان بن ہوگئی۔شیر تو آپ جانتے ہیں کہ بڑا شکاری جانور ہے! تو ہوا یہ کہ وہ بھینسا شیر کے پیچھے لگا اس پر حملہ کرنا چاہا تو وہ شیر پیچھے ہٹنے لگا اور بھینسا ادھر آگے بڑھنے لگا اور دیکھو! جانوروں کو بھی بڑی عقل ہوتی ہے، شیر اس انداز سے پیچھے ہٹا کہ وہ بھینسا اس کے ساتھ ساتھ آوے، ادھر ایک تنگ اور چھوٹی سی گلی تھی اب وہ شیر پیچھے ہٹتے جارہا تھا اور بھینسا اس کے آگے یہاں تک کہ وہ گلی میں پہنچ گیا، اب گلی تنگ ہوگئی اور پوزیشن ایسی تھی کہ بھینسا پلٹ نہیں سکتا تھا، اس لیے ادھر ادھر گھومنا ناممکن تھا۔اب بھینسا آ پھنسا تو شیر ایک دم سے اچھلا اور اس کی گردن پر سوار ہوکر اس کا نرخرہ پکڑ لیا اور خون چوسنا شروع کردیا۔

تو مجھے یہ بتلانا تھا کہ شیر جیسا جانور بھی تدبیر کرتا ہے تو آج کی اس مکار دنیا میں اور بدمعاش دنیا میں جس میں دن رات بدمعاشی ہی بدمعاشی ہے اور جہاں سے بھولاپن، سیدھاپن اور شرافت تو ختم ہی ہوگئی ہے بلکہ شرافت کے ٹکڑے ہوگئے ہیں اور ہر جانب شر اور نری آفت ہی رہ گئی ہے، ریاست سے ''ست'' نکل گئی، ''ریا'' رہ گئی، دکھاوا اور شورہ رہ گیا۔

مسلمانوں کو پھانسنے کے مختلف طریقے:

ایسے دور میں جو فتنے آرہے ہیں ان سے حفاظت کیسے کریں گے؟ اگر ہمارے پاس روشنی اور نور نہیں ہے تو ہم کیسے بچاؤ کریں گے؟ اس لیے سب سے پہلی چیز دین کا ضروری علم ہے۔لارڈ میکالے نے جب ہندوستان آزاد نہیں ہوا تھا یہ کہا تھا کہ دیکھو! ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے بچوں کے لیے ایسا نصابِ تعلیم تیار کریں کہ ان کا بدن تو ہندوستانی رہے اور ان کا دماغ انگلستانی بن جائے، ہم ایسا نصاب لانا چاہتے ہیں تاکہ وہ ہمارے پرزے بن جائیں کہ جب ہم چاہیں جہاں چاہیں ان کو فٹ کریں اور استعمال کریں، ان کا یہ منصوبہ اس وقت سے چل رہا ہے۔اور اب تو یہ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے، دن رات ٹی وی کے ذریعے، پمفلٹ کے ذریعے اور اخبارات کے ذریعے غلط پروپیگنڈے کیے جارہے ہیں۔لہٰذا آج کے اس دور میں ضروری ہے کہ ہر شخص بقدرِ ضرورت دینی علم حاصل کرے تاکہ ان کے فتنوں سے بچ سکے اور آخرت میں جہنّم سے نجات حاصل کرسکے۔اب آپ دیکھ لیجیے کہ بہت سی جگہوں پر ڈبوں کا گوشت کھایا جاتا ہے، خود مسلم ممالک میں بعض دفعہ یہ فتویٰ دیا جاتا ہے کہ یہ گوشت حلال ہے مگر جہاں سے آرہا ہے کیا وہاں یہ حضرات گئے ہیں؟ اور یہ بدمعاش اور نالائق قوم ہے، خدا جانے کیا کیا اگڑم بگڑم کرکے وہ ڈبے میں بھردیتے ہیں، وہ تو مختلف انداز سے عالم اسلام بلکہ دنیا کے مسلمانوں کو پھانسنا چاہتے ہیں کہ ان کے پیٹ میں اس طرح کی غذائیں پہنچیں، تعلیم سے غلط اثرات پہنچائے جائیں اور کسی طرح ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالا جائے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

''مسلمانانِ پاکستان کو یہ بات بھی ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ اسلام کا عملی نفاذ لادین، سیکولر اور حدود و شرع سے آزاد لوگ کبھی نہیں کرسکتے۔ یہ فریضہ تو انہی لوگوں کے ہاتھوں انجام پا سکتا ہے جو حقیقتاً اسلام، صالحیت، امانت اور تقویٰ کی صفات سے متصف ہوں۔اللہ کے دین کا نفاذ تو ایک عبادت اور بھاری امانت ہے جس کی ادائیگی صرف ایسے افراد ہی کرسکتے ہیں جو مخلص اور متبعِ شرع ہوں''۔شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

17 نومبر: صوبہ قندہار..........ضلع میوند..........ریموٹ کنٹرول بم حملہ..........3 ٹینک تباہ..........8 امریکی اور افغان فوجی ہلاک..........متعدد زخمی

زہد وورع کولازم پکڑو!

مولانا سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ

بزرگانِ کرام، برادرانِ عزیز، عزیزانِ گرامی قدر!

پھر وضعِ احتیاط سے رکنے لگا ہے دم
برسوں ہوئے ہیں چاک گریباں کیے ہوئے

آپ سے ملاقات کیے ہوئے اور آپ سے بات کیے ہوئے ایک مدت ہوگئی۔

جسے آپ گنتے تھے آشنا، جسے آپ کہتے تھے باوفا
میں وہی ہوں مومنِ مبتلا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

حضرات! جب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ وہ جماعت ہے، جس کی سرزمین گو آج بنجر ہوچکی ہے، مگر یہ وہی سرزمین ہے، جس سے کبھی مولانا حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ، مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ، مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ، حضرت عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ اور حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ ایسے لعل اور یاقوت وگوہر پیدا ہوئے تو یہ سوچ کر کہ شاید اس راکھ میں کوئی چنگاری باقی ہو، یہ شعر پڑھتا ہوا تمہاری طرف کشاں کشاں چلا آتا ہوں:

اَریٰ تَحتَ الرَّمَادِ وَمِیضَ جَمْرٍ
وَیُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ لَھَا ضِرَام

خاکستر کے نیچے کچھ چنگاریاں دیکھ رہا ہوں، شاید ان سے شعلے بھڑک اٹھیں۔

اور جب یہ آگ جلتی تھی، تو اسے تاپنے کے لیے حرارتِ ایمانی حاصل کرنے کے لیے لوگ پورب اور پچھّم سے آتے تھے۔ جب آپ لوگوں کی اڑنگا پٹخی، دھینگا مشتی اور سر پھٹول دیکھتا ہوں تو جی جلتا ہے۔ ہر طرف خاک اڑائی جارہی ہے۔ اتنی خاک کہ سب کے سروں پر خاک پڑی ہوئی ہے۔ سب کے چہرے خاک سے یوں لتھڑے ہوئے ہیں کہ میرے لیے شکلیں پہچاننی بھی مشکل ہوگئی ہیں۔ جب یہ صورت حال دیکھتا ہوں تو آپ لوگوں سے بھاگ جاتا ہوں اور سالہا سال آپ سے روپوش رہتا ہوں اور یہ شعر ان دنوں پڑھا کرتا ہوں:

وَنَارٌ لَوْ نَفَخْتَ بِھَا اَضَاءَتْ
وَلٰکِنْ اَنْتَ تَنْفَخُ فِی الرَّمَادِ

یہ راکھ جس میں تم پھونکیں مار رہے ہو، اگر اس میں کوئی چنگاری ہوتی تو وہ یقیناً بھڑک اٹھتی، مگر تم راکھ میں پھونکیں مار رہے ہو، راکھ میں پھونکیں مارنے سے اس کے سوا کیا حاصل ہوگا کہ تمہارے سر پر بھی راکھ پڑے گی۔

دوستو! میں تو دہقان ہوں۔ میرا کام دلوں کی زمین میں ہل چلانا ہے۔ تم نے کہا کہ تم ہماری زمین پہ ہل چلانے کے قابل نہیں ہو۔ میں تو خاندانی اور موروثی طور پر دہقان تھا۔ مجھے تو ہل چلانا ہی تھا۔ مجھے تو آب یاری کرنی ہی تھی۔ یہ بات میری گھٹی میں تھی۔ میرے خمیر میں گندھی ہوئی تھی۔ میں نے اور زمینیں ڈھونڈیں۔ دلوں اور روحوں کی زمینیں اور ان زمینوں پہ ہل چلاتا ہوں۔ دوستو! میں تو للاری ہوں، میرا کام دلوں کو خدا کے رنگ میں رنگ دینا ہے:

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ عَابِدونَ (البقرۃ:۱۳۸)

''خدا کا رنگ اور اس سے بہتر کس کا رنگ ہوسکتا ہے؟ اور ہم تو بس اس کی غلامی کرتے ہیں''۔

تم نے کہا کہ تمہیں رنگنا نہیں آتا۔ میں نے ملک میں ہانک لگائی کہ کوئی ہے جو دلوں کو رنگوانا چاہے؟ دیکھو! میرے دروازے پر گاہکوں کی بھیڑ لگی ہے۔

دوستو! میں تو دھوبی ہوں۔ میرا کام دلوں کی میل کچیل کو چھانٹ دینا ہے۔ دوستو! میں تو سقہ ہوں۔ میرا کام روح کی پیاس بجھانا ہے۔ تم نے کہا کہ تمہیں دھونا نہیں آتا۔ میں نے ملک میں ہانک لگائی کہ کوئی ہے جو دل کی سیاہی کو دھلوانا چاہے؟ تم نے کہا کہ ہم تیرے مشکیزے سے پانی نہیں پیتے۔ میں نے ملک میں ہانک لگائی کہ کوئی ہے جو دل کی پیاس بجھانا چاہے؟ دیوبندی آئے، بریلوی آئے، مولوی آئے، بابو آئے، انجینئر آئے، ایڈووکیٹ آئے، پروفیسر آئے، سب نے کہا کہ ہم تیرے مشکیزے سے پانی پیتے ہیں اور اس سارے دھندے سے خدا شاہد ہے، مقصود فقط یہ ہے کہ اپنے نفس کا تزکیہ کر سکوں، اپنے دل کا میل کچیل چھانٹ سکوں۔

دوستو! وعظ کیا ہے؟ روحانی اور اخلاقی بیماریوں کی تشخیص کرنا اور دوا دینا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوا تلخ ہوتی ہے اور بیمار ناک بھوں چڑھاتا ہے۔ لیکن مشفق طبیب کو چاہیے کہ دوا حلق میں انڈیل دے۔ مریض کو جب شفا ہوجاتی ہے تو دعا دیتا ہے۔

دوستو! اگر مریض کو زکام ہو اور طبیب اسے معدے کی دوا دے، تو اس کی نااہلی میں شک وشبہ کی کیا گنجائش باقی رہتی ہے؟ اپنی اور سامعین کی جو بیماریاں ہوں، انہیں ڈھونڈنا اور ان کی دوا دینا، یہ وعظ ہے، یہ طبِ روحانی ہے۔ میں چند باتیں عرض کروں گا جو میرے لیے مفید ہوں، جو آپ کے لیے مفید ہوں۔ وہ واعظ دنیادار ہے، جس

17 نومبر: صوبہ لوگر...........ضلع محمد آغا...........مجاہدین کا پیدل امریکی دستوں پر حملہ...........5 امریکی ہلاک...........متعدد زخمی

کا منتہائے نظر فقط یہ ہو کہ دھواں دھار تقریر کی جائے، جذبات کو بھڑکا دیا جائے، نہ اپنے آپ کو فائدہ، نہ دوسروں کو فائدہ۔ آج کل تو سر دُھننا، وجد میں آنا، نعرے لگانا، ہاؤ ہو کرنا، وعظ کے لوازمات بن کر رہ گئے ہیں۔ میری نظر میں وعظ تو یہ ہے کہ بیماریوں کو چُن چُن کر بیان کیا جائے اور ان کا علاج کیا جائے۔

توحید کے تقاضے:

پہلی بات میں یہ کہتا ہوں اور میرا اولین مخاطب خود میرا نفس ہے کہ یہ سمجھنا خود فریبی میں مبتلا ہونا ہے کہ صرف قبروں کی پُوجا نہ کر کے آدمی نے توحید کے سب تقاضے پورے کر دیے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللّهِ أَندَاداً (البقرة : ۱۶۵)

''اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو خدا سے ہٹ کر اوروں کو اس کا ہم پلّہ بنا لیتے ہیں''۔

آپ غور کیجیے کہ قرآن نے جہاں بھی توحید بیان کی مِن دُونِ اللّٰہِ کے الفاظ استعمال کیے:

إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ (الأعراف : ۱۹۴)

''خدا کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو، وہ بھی تمہارے طرح خدا کے بندے ہیں''۔

یہاں بھی لفظ مِن دُونِ اللّٰہِ کہا۔

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ لاَ يَخْلُقُونَ شَيْئاً وَهُمْ يُخْلَقُونَ (النحل : ۲۰)

''اور جو لوگ خدا کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں، وہ خود کسی چیز کے خالق نہیں، بلکہ انہیں پیدا کیا گیا ہے''۔

مِن دُونِ اللّٰہِ کے لفظ اتنے جامع ہیں کہ ان میں تمام غیر اللہ شامل ہیں۔ ان میں زندہ بھی شامل ہیں اور مردہ بھی شامل ہیں۔ تم میں سے بعض نے مردوں سے مرادیں مانگیں اور تم میں سے بعض نے زندوں سے مرادیں مانگیں۔ افسوس! تم نے مل کر غیر اللہ سے مرادیں مانگیں۔ قرآن اٹھا کر دیکھیے، قرآن کے تیس پاروں میں سب سے زیادہ زندہ فرعونوں کی نفی پر زور دیا گیا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام سے کہا گیا کہ یہ نمرود جو الٰہ بن بیٹھا ہے، اس کی نفی کرو۔ یہ قبر کی نفی نہیں ہو رہی تھی، بلکہ زندہ جابر حکمران کی نفی کا حکم دیا جا رہا تھا۔ حکیم الامت علامہ اقبال، خدا ان کی قبر کو نور سے بھر دے، انہوں نے دو مصرعوں میں اس مطلب کو بیان کیا۔

اے کہ اندر حجرہ ہا سازی سخن
نعرہ لا پیش نمرودے بزن

اے حجروں کے اندر بیٹھ کر باتیں بنانے والو!
کسی نمرود کے سامنے جا کر لَا کا نعرہ لگاؤ۔

قبر تو مٹی کا ڈھیر ہے، اس کی نفی میں کون سی دقت پیش آ رہی ہے؟ جس کسی نے قبر پر چادر نہ چڑھائی اور چراغ نہ جلایا، وہ اتراتا پھرتا ہے کہ توحید کے سب تقاضے اس نے پورے کر دیے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توحید کی ارتقائی منزلوں سے گزارا گیا، تو ان سے بھی یہی کہا گیا کہ:

اذْهَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى (طه : ۲۴)

''جاؤ، جا کر فرعون کی نفی کرو اور اس کے رُوبرو جا کر اس کی نفی کرو، وہ سرکش ہو گیا ہے''۔

اور حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھو کہ عزیز مصر کی نفی کر رہے ہیں۔ زندہ خداؤں کی نفی کرنا بڑی کٹھن منزل ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی توحید یہی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توحید یہی تھی۔ ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کی توحید یہی تھی۔ وہ تمام ضمیر فروش علما جو دنیا دار، جاہ طلب، سرمایہ داروں کی زکاتیں کھا کر سال بھر ان کی کاسہ لیسی اور حاشیہ برداری کرتے ہیں اور اس کے باوجود اپنے آپ کو توحید کے بلند ترین مقام پر فائز سمجھتے ہیں اور پوری ملت اسلامیہ کو حقیر اور ان کی توحید کا حال یہ ہے کہ حقیر ترین دنیوی اغراض کے لیے دنیا دار سرمایہ داروں کے گھروں کے طواف کرتے ہیں اور ان کی صبحیں اور شامیں ان کی چاپلوسی میں بسر ہوتی ہیں۔ کیا مِن دُونِ اللّٰہِ میں صرف حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ہی شامل ہیں؟ کیا فاسق و فاجر حکام اور دنیا دار سرمایہ دار مِن دُونِ اللّٰہِ میں شامل نہیں ہیں؟ یہ کیا منطق ہوئی؟ توحید کا یہ تصور ان لوگوں نے اپنے جی سے گھڑ لیا ہے۔ کتاب اللہ اور حدیثِ رسول کی توحید تو بڑی انقلاب آفریں ہے۔ وہ تو ساری دنیا کے بادشاہوں کے نام انقلابی خطوط لکھنے والی توحید ہے:

أَسْلِمْ تَسْلَمْ

''اسلام لاؤ تو محفوظ رہ سکو گے''۔

اس توحید کے نتائج کا ظہور تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعلان میں ہوا تھا:

إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ (صحيح بخاری، كتاب الأيمان والنذور، باب كيف كانت يمين النبی صلی الله عليه وسلم، ح :)

''مری آمد کا بدیہی نتیجہ قیصر و کسریٰ کی ہلاکت ہے اور یہ انقلاب جو میں برپا کر رہا ہوں، اس کا بدیہی نتیجہ قیصریت اور شہنشاہیت کی تباہی ہے''۔

دوستو! وقت کے فرعونوں کی بھی نفی کرو، دنیا داروں اور سرمایہ داروں کی بھی نفی کرو۔

17 نومبر: صوبہ زابل.................ضلع شاہ جوئی.................نیٹو سپلائی کا نوائے پر مجاہدین کا حملہ.................11 گاڑیاں تباہ.................2 ڈرائیور بھی ہلاک

لـا تسـئل الناس شيئا غیر اللہ سے کچھ نہ مانگو، مردوں سے مانگو، نہ زندوں سے کچھ مانگو۔ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فتوح الغیب میں توحید بیان فرماتے ہیں:

مـا دمـتَ قـائـمـاً مـع الـخـلـق، راضيـاً لعطاياهم، متردداً إلى أبوابهم، أنت مشرك بالله خلقه

''جب تک تو مخلوق کے سہارے لیتا ہے، زندوں کے سہارے لیتا ہے اور مردوں کے سہارے لیتا ہے، جب تک ان کی جیب پر تمہاری نظر ہے، جب تک ان کی بخشش اور نوال کی آس لگائے بیٹھا ہے، جب تک ان کے دروازوں پر تو دھکے کھا رہا ہے، تو خدا کے ساتھ ان کو شریک ٹھہرا رہا ہے''۔

محمد علی جوہر رحمہ اللہ توحید بیان فرماتے ہیں:

؎ توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

اور سلطان باہو رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

؎ چو تیغ لا بدست آری بیا تنہا چہ غم داری
مُجو از غیر حق یاری کہ لا فتّاح الا ہُو

جب لا کی تلوار تیرے ہاتھ میں ہے، تو حق کے سوا کسی کا سہارا نہ لو کہ اس کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں۔

اور شیخ شیراز رحمہ اللہ سے توحید سنیے:

؎ موحّد کہ دریائے ریزی زرش
وگر تیغ ہندی نہی بر سَرش
امید و ہراسش نہ باشد زکس
ہمیں است بُنیادِ توحید و بس

موحد وہ ہے جس کے قدموں میں تم سونے کے انبار لگا دو مگر اس کی رال نہ ٹپکے۔ جس کے سر پر آرا لٹکا دو لیکن خدا کے سوا کسی کا خوف اس کے دل میں نہ ہو۔ یہی توحید کی بنیاد ہے۔

توحید اور ادب یک جا کرو:

دوسری بات یہ عرض کرتا ہوں کہ موحد ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آدمی بے مہار ہو جائے، رسیاں تڑوا بیٹھے، بے ادب اور گستاخ ہو جائے، اہل اللہ کی شان میں گستاخیاں کرے، محسنوں کا گریبان پھاڑے اور سمجھے کہ میں توحید کے تقاضے پورے کر رہا ہوں۔

دوستو! میرا کام مرض کی تشخیص اور اس کا علاج ہے، گو مریض چیخے، چلّائے، ناک بھوں چڑھائے۔ مشفق ڈاکٹر وہ ہے جو حلق میں دوا انڈیل دے، آج تم کسمساؤ گے، مضطرب ہو ہو کے زانو بدلو گے، مگر کچھ عرصے کے بعد تم مجھے دعا دو گے اور کہو گے کہ بات ٹھیک کہہ گیا تھا۔ جب مریض شفایاب ہو جاتا ہے تو کڑوی دوا کھلانے والے کو بھی دعا دیتا ہے۔

دوستو! کچھ حدیثیں ایک مسجد میں بیان ہوتی ہیں، کچھ دوسری مسجد میں بیان ہوتی ہیں اور کچھ ایسی ہیں جو کہیں بیان نہیں ہوتیں، اس لیے کہ ان کا بیان کرنا فرقہ وارانہ مصلحت کے منافی سمجھتے ہیں۔ دوستو! احادیث میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ :

إذا كلم أطرق جلساؤوا كأنما على رؤوسهم الطير

''جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرماتے تو آپ کے پاس بیٹھنے والے گردنوں کو جھکا لیتے تھے اور حرکت نہ کرتے تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں''۔

یعنی حرکاتِ فاضلہ نہ کرتے تھے، فالتو حرکت سے بھی اجتناب کرتے، فالتو حرکت کو بھی خلافِ ادب جانتے تھے۔

دوستو! یہ بھی صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ عروہ بن مسعود صلح حدیبیہ کے موقع پر جب حضورِ اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا تو ساتھیوں سے کہا : عجب منظر ہے یہ وہاں:

إنه لا يتوضأ إلا ابتدروا وضوء

''وہ جب وضو کرتے ہیں تو ان کے وضو کا پانی زمین پر نہیں گرتا ہے، لوگ تبرکاً اور تیمناً اسے جسم پر ملتے ہیں''۔

ولا يبصق بصاقاً إلا تلقوه بأكفهم

''اور ان کا لعابِ دہن بھی گرتا ہے تو صحابہ کے ہاتھوں پر گرتا ہے''۔

ولا تسقط منه شعرة إلا ابتدروها

''ان کا کوئی بال بھی گرتا ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم اس پر لپکتے ہیں''۔

(بخاری: ۱۳۷۱/۲)

قرآن مجید پڑھ کر دیکھیں کہ وہ شخصیات جو خدا کی ربوبیت کی مظہر ہیں اور انسان کی تربیت کرتی ہیں، ان کا ادب ملحوظ رکھنے کی کس شدت سے تلقین کی گئی ہے۔ آپ دیکھیں کہ والدین جسمانی تربیت کرتے ہیں، ان کے متعلّق فرمایا:

فَلاَ تَـقُـل لَّهُـمَـا أُفٍّ وَلاَ تَـنْـهَـرْهُـمَـا وَقُـل لَّهُـمَـا قَوْلاً كَـرِيـمـاً

(الإسراء: ۲۳)

''دیکھو انہیں کبھی یہ بھی نہ کہو کہ تُف ہے تم پر۔ یہ میری ربوبیت کے مظہر ہیں، ان کے ذریعے سے میں تمہاری تربیت کر رہا ہوں، ان کو کبھی نہ جھڑکنا، ان سے جب بھی بات کرو تو بات کو جانچ لیا کرو''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

18 نومبر: صوبہ قندہار............ضلع میوند............مجاہدین اور افغان فوج کے مابین شدید لڑائی............6 افغان فوجی ہلاک

باطن کے تین تباہ کن گناہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ العالی

الحمدلله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل الله ومن يضلله فلا هادى له واشهد ان لا اله الاالله وحده لاشريك له واشهد اان سيدنا وبنينا ومولانا محمدا عبده ورسول صلى الله تعالىٰ وعلى آله واصحابه وبارک وسلم تسليما كثيرا كثيرا۔

امابعد!

فاعوذبالله من الشيطن الرجيم۔بسم الله الرحمن الرحيم

وَذَرُواْ ظَاهِرَ الإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُونَ الإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُواْ يَقْتَرِفُونَ(الانعام: ۱۲۰)

''اورتم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑ واور باطنی گناہ کو بھی چھوڑ و۔بلاشبہ جولوگ گناہ کررہے ہیں اُن کواُن کے کیے کی عنقریب سزا ملے گی''۔

گناہوں سے توبہ کا اہتمام:

اللہ جل شانہ نے ہمیں جن باتوں،کاموں اور عادتوں سے منع کیا ہے ان کو گناہ کہتے ہیں گناہوں سے بچنے کا حکم ہے۔جان بوجھ کر گناہ کرنا جائز نہیں ہے،اگر غلطی سے کوئی گناہ ہوجائے تو سچّی توبہ کرلیں بلکہ اگر جان بوجھ کر بھی کوئی گناہ کرلیا ہے اور اس کو کچھ احساس ہوا ہے کہ میں نے گناہ کا کام کیا تھا،مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا تو اس کو سچّے دل سے توبہ کرلینی چاہیے۔توبہ جان بوجھ کر کیے ہوئے گناہوں سے بھی ہوتی ہے اور بھول کر اور غلطی سے کیے ہوئے گناہوں سے بھی ہوتی ہے۔ہر قسم کے گناہوں سے توبہ ہوسکتی ہے۔

ظاہر وباطن کے گناہ:

گناہ دوقسم کے ہوتے ہیں،ظاہر کے گناہ اور باطن کے گناہ۔انسان دو چیزوں سے مرکب ہے،ایک ظاہر اور دوسرا باطن۔ظاہر وہ ہے جو ہمیں نظر آتا ہے اور باطن وہ ہے جو ہمیں نظر نہیں آتا اور اسی کو دل کی دنیا کہتے ہیں اور جو نظر آتا ہے اس کو ظاہر کی دنیا کہتے ہیں۔چوری کرنا،ڈاکہ ڈالنا،قتل کرنا،شراب پینا،سود لینا،سود کھانا،رشوت لینا، رشوت کھانا،غصب کرنا،ظلم کرنا،گالی دینا،الزام تراشی کرنا یہ سب ظاہر کے گناہ ہیں اور یہ سب حرام اور ناجائز ہیں۔اسی طرح دل سے متعلّق بھی بہت سے گناہ ہیں جیسے تکبر کرنا،ریا کاری کرنا،دنیا کی محبت کا دل میں غالب ہونا اور عُجب وخود پسندی وغیرہ کا ہونا۔یہ بھی حرام اور ناجائز ہیں۔

تکبر کی علامتیں:

تکبر اصل میں دل کے اندر ہوتا ہے اور دل میں ہونے کی وجہ سے ظاہر میں بھی اس کے اثرات نظر آتے ہیں۔جیسے اکڑ کر چلنا،دوسروں کے بارے میں حقارت آمیز باتیں کرنا،اپنی بڑائی کی باتیں کرنا،ایسے انداز سے اٹھنا بیٹھنا کہ گویا میں بالکل سب سے الگ،ممتاز اور بڑا ہوں،لوگ میرے سامنے جھکیں اور میری بات مانیں،کوئی میری غلطی نہ نکالے اور وہ دوسرے کی غلطی نکالنا پسند کرے...... یہ سب اس تکبر کے اثرات ہیں جو اس کے دل کے اندر ہوتا ہے۔تب ہی باہر بھی اس کے آثار نظر آرہے ہیں۔

خود پسندی کی وجوہات:

اسی طرح انسان اپنے دل میں اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے۔دل میں یہ سوچتا ہے کہ میں بہت ہی اچھا ہوں،میں بڑا صاحبِ کمال ہوں،میں بڑا حسین وجمیل ہوں،میں بڑا تندرست وتوانا ہوں،میں بڑا مال دار ہوں،میرا تعلّق بڑے اعلیٰ خاندان سے ہے......غرض میں تو سب سے اچھا ہوں،وہ دوسروں کو بڑا سمجھے یا نہ سمجھے مگر اپنے آپ کو دل میں اچھا سمجھتا ہے۔اسے عُجب اور خود پسندی کہتے ہیں۔

یہ بھی ایسا گناہ ہے جو باطن کے اندر پایا جاتا ہے،جس کے نتیجے میں آدمی کسی کو کچھ نہیں سمجھتا،وہ ہر کسی میں عیب نکالے گا اور اس کو اپنے عیب نظر نہیں آئیں گے،اپنی اچھائیاں نظر آئیں گی کیونکہ یہ اپنے آپ کو پسند کررہا ہے اور اچھا سمجھ رہا ہے۔ظفر کا شعر ہے

تھے جو اپنے عیوب سے بے خبر
رہے دیکھتے اوروں کے عیب وہنر
پڑی اپنے عیوب پر جو نظر
تو جہاں میں کوئی بُرا نہ رہا

جب تک اس کو اپنے عیب نظر نہیں آرہے تھے وہ اپنے آپ کو اچھا سمجھ رہا تھا، جس دن اپنے عیب نظر آئیں گے تو معلوم ہوگا کہ اچھائیاں نہیں،درحقیقت برائیاں ہی برائیاں ہیں اور اس کے اندر جو اچھائیاں ہیں وہ بھی نام کی اچھائیاں ہیں حقیقتاً ان کو اچھائیاں نہیں کہا جاتا۔پھر دنیا والے اس کو اچھے لگیں گے اور ان کے مقابلہ میں اپنا آپ اس کو برا لگے گا۔

18 نومبر:صوبہ فاریاب............ضلع قیصار............افغان فوج کے ساتھ جھڑپ............3 فوجی ہلاک اور 2 زخمی............مجاہدین نے 4 موٹر سائیکل بھی غنیمت کیے

ریا کاری کے اثرات:

ریا کاری کا جذبہ بھی اصل میں دل کے اندر ہوتا ہے۔ دل میں انسان یہ چاہتا ہے کہ میں عبادت نماز، روزہ اس لیے کروں، ذکر وتسبیحات اور اللہ اللہ اس لیے کروں تاکہ میں لوگوں کی نظروں میں عبادت گزار شمار کیا جاؤں! اور لوگ مجھے کہیں کہ یہ تو بڑا عابد اور زاہد آدمی ہے۔ یا وہ زکوٰۃ، صدقہ وخیرات اور دوسرے کاموں میں پیسہ اس لیے خرچ کرتا ہے تاکہ لوگ کہیں کہ یہ بڑا سخی آدمی ہے، یہ غریبوں کا باپ اور ماں ہے، کوئی اس کے در سے خالی نہیں جاتا، یہ تو یتیموں اور بیواؤں کا سرپرست ہے۔ بس ان کلمات اور شہرت کو سننے کے لیے وہ خوب اللہ کے راستے میں مال دیتا ہے تاکہ اس کو شہرت حاصل ہو، یہ آدمی جو شہرت کے لیے کام کر رہا ہے دراصل اس کے اندر ریا کاری کا جذبہ موجود ہے۔

دنیا کی محبت اور اس کی نشانیاں:

اسی طرح دنیا کی محبت بھی دل کے اندر ہواتی ہے اور خدانخواستہ وہ محبت حد سے آگے بڑھ جائے تو پھر نہ آدمی حلال حرام کی پرواہ کرتا ہے اور نہ ادب وتہذیب کی پرواہ کرتا ہے۔ وہ سارے اخلاق کی حدود پھلانگ کر اپنی من مانی کرتا ہے، چوری کرنا چاہے چوری کرنے میں اسے کوئی خوف نہیں ہوتا، رشوت لینا چاہیے تو اسے کسی کا ڈر نہیں ہوتا، اگر سود کھانا چاہے تو کوئی پرواہ نہیں کرتا، اس کے اوپر مال کی محبت غالب ہوتی ہے، اس لیے اب نہ اس کو آخرت کا ڈر ہے، نہ جہنّم کا خوف ہے، نہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا کوئی اندیشہ ہے۔ وہ ہر چیز سے آزاد ہو کر اپنی من چاہی میں لگا ہوا ہے۔

تین تباہ کُن گناہ:

دنیا کی محبت، تکبر، ریا کاری اور خود پسندی...... یہ سب دل کی دنیا کے حرام و ناجائز اور گناہ کبیرہ ہیں۔ باطن کے گناہوں میں سے تین اور بھی ہیں جن کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں ایک کینہ، دوسرا بغض اور تیسرا حسد کا گناہ ہے۔ یہ گناہ بھی دل کے اندر ہوتے ہیں۔ آج کل گھر گھر بغض، کینہ اور حسد سے بھرے ہوئے ہیں اور یہ دنیا کی زندگی کو بھی عذاب بنانے والے اور آخرت میں بھی انسان کو جہنّم میں داخل کرنے والے گناہ ہیں۔ اس لیے ان گناہوں سے بچنے کی بہت سخت ضرورت ہے۔ اس لیے میں نے ان کو بیان کرنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ ہم اپنے باطن کو ٹٹولیں اور اپنے دل کی دنیا میں جھانک کر دیکھیں کہ کون کون سے سانپ بچھو ہمارے اندر پل رہے ہیں اور اگر خدانخواستہ بغض، کینہ یا حسد سے دل بھرا ہوا ہے تو اس سے توبہ کریں اور اپنے سینے کو پاک کریں۔

بغض کی تعریف:

بغض کے معنی کسی سے نفرت کرنے اور اس کا برا چاہنے کے ہیں۔ کسی سے اپنے دل میں بغض رکھنا اور اس کا برا چاہنا دل کا گناہ ہے، جو بغض کہلاتا ہے۔ چاہے کسی بھی دنیاوی وجہ سے دل میں کسی کے لیے نفرت ہو، چاہے اس وجہ سے بغض رکھتا ہے کہ اس سے جھگڑا ہو گیا ہے یا اس وجہ سے بغض رکھتا ہے کہ اس نے دھوکہ دیا ہے یا اس وجہ سے بغض رکھتا ہے کہ اس نے مار پیٹ دیا اور ساتھ ہی دل سے اس کا برا چاہے۔

ایک غلط فھمی کا ازالہ:

آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ اگر کسی نے مارا ہے تو کیا ہم اسے دل سے بھی برا نہ سمجھیں اور کیا اس سے پیار کریں، محبت کریں، یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ اگر کسی نے آپ کے ساتھ بدسلوکی کی ہے، بدتمیزی کی ہے، ستایا ہے یا تکلیف دی ہے، مارا پیٹا ہے تو اس کی وجہ سے آپ کا جو دل دکھا ہے، یہ بغض و کینہ نہیں ہے۔ اس کو اپنے دل سے نکالنے کی ضرورت نہیں، یہ طبعی اثر ہے۔ اگر کوئی ہمارے ساتھ بدسلوکی کرے گا تو اس سے ہمارا دل دکھے گا اور اگر کوئی اچھا سلوک کرے گا تو ہمارا دل خوش ہوگا۔ یہ ہماری فطرت ہے۔

بدلہ لے لو یا معاف کردو:

شریعت کا کوئی حکم فطرت کے خلاف نہیں ہے۔ اگر کسی نے ہمیں ستایا ہے یا پریشان کیا ہے تو ہمیں شریعت نے دو اختیار دیے ہیں کہ بدلہ لے لو یا معاف کر دو۔ تیسری چیز کی اجازت نہیں ہے۔ اگر معاف بھی نہ کرو اور بدلہ بھی نہ لو اور اس کے بجائے دل کے اندر برائی رکھو اور اس کا برا چاہو اور اس سے ایسی نفرت کر کے بیٹھ جاؤ تو یہ قطع تعلقی ہوگی جس سے پھر مزید جھگڑا اور لڑائی ہوگی۔ یہ سب کچھ بغض رکھنے کی وجہ سے ہوگا۔ جو دل دکھ رہا ہے وہ صحیح ہے، یہ حکم نہیں ہے کہ کوئی تمہیں مارے تو تم ہائے مت کرو۔ ہمارے پاس دو اختیار ہیں کہ ہائے کرنے کے بعد یا تو تم بھی اس کو ایسا مارو کہ وہ بھی ہائے کرنے لگے اور اگر اللہ کے لیے معاف کر دو تو یہ اعلیٰ درجہ ہے:

وَالَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ○وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِيْنَ○وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُوْلَئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيْلٍ○إِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِيْ الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُوْلَئِكَ لَهُم عَذَابٌ أَلِيْمٌ○وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (الشوریٰ: ۳۹۔۴۳)

''اور (صاحبِ ایمان ومتوکل ایسے منصف ہوتے ہیں) کہ جب ان پر ظلم و تعدی ہو تو (مناسب طریقے سے) بدلہ لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے مگر جو درگزر کرے اور (معاملے کو) درست کر دے تو اس کا بدلہ اللہ کے ذمے ہے اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنے والوں کو

18 نومبر: صوبہ سرپل.................ضلع کوہستان.............9 افغان فوجیوں کی اسلحہ سمیت مجاہدین میں شمولیت اختیار

پسند نہیں کرتا اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اس کے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام نہیں الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو تکلیف دینے والا عذاب ہوگا اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو یہ ہمت کے کام ہیں''۔

اس سے معلوم ہوا کہ معاف کرنا اور درگزر کرنا سب سے بہتر اور اولوالعزمی ہے۔اس لیے معاف کر دینا چاہیے،اللہ کے لیے معاف کرنا تو ہر ایک کے اختیار میں ہے،معاف کرنے کے بعد بھی جو دل دکھا ہوا ہے وہ دکھتا رہے،اس حالت کو دور کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ حالت کوئی گناہ نہیں ہے۔اس کی بالکل ایسی مثال ہے جیسے کوئی آپ کو سوئی چبھو دے اور آپ سی کر کے رہ جائیں اور پھر وہ پاؤں پکڑ کر معافی مانگ لے اور آپ اس کو معاف کر دیں تو معاف کرنا درست ہے لیکن جلن تو پھر بھی رہے گی،معاف کرتے کے باوجود اس جلن کا ہونا فطری بات ہے۔بولہ لینا چاہو تو تم بھی سوئی چبھو لو کہ جس طرح تمہاری سی نکلی ہے اس کی بھی سی نکل جائے تاہم اگر آپ نے اسے معاف کر دیا تو اس کا گناہ معاف ہو گیا اور معاف کرنے میں زیادہ ثواب ہے جیسا کہ ابھی قرآنی آیت میں گزرا۔

کسی کی ذات قابل نفرت نہیں:

ایک بات اور سمجھ لیں کہ کوئی انسان کیسا ہی بدتر سے بدتر اور برے سے برا ہی کیوں نہ ہو ایک اس کی ذات ہے،اور ایک اس کا فعل ہے۔مثلاً ڈاکو ہے،ایک اس کی ذات ہے اور ڈاکہ ڈالنا اس کا فعل ہے۔ہمیں ڈاکہ ڈالنے کے عمل سے نفرت ہونی چاہیے نہ کہ اس کی ذات سے۔اس کی ذات قابلِ نفرت نہیں ہے صرف اس کا فعل قابل نفرت ہے۔اس کے فعل نے اس کو بدنام اور ذلیل و رسوا کر دیا ہے لیکن ہم اس کی ذات کو برا نہیں سمجھ سکتے۔اس کی ذات سے صرف جو حرام اور ناجائز فعل صادر ہو رہا ہے اس کو برا اور اس کو حرام سمجھنا چاہیے،اس سے بچنا چاہیے اور دوسرے کو بچنے کی تلقین کرنی چاہیے لیکن اس گناہ کی وجہ سے اس کی ذات کو حقیر اور ذلیل سمجھنا اور اس سے نفرت کرنا صحیح نہیں ہے۔

بغض اور کینہ:

بغض اور کینہ دونوں ایک ہیں۔الفاظ الگ ہیں مگر مفہوم دونوں کا ایک ہے۔ مثلاً جس شخص سے دل برا ہو جائے اس کی برائی چاہنا اور سوچنا شروع کر دے کہ کسی نہ کسی طرح وہ ذلیل و رسوا ہو جائے،برادری میں خوار ہو جائے،کوئی اس کو عزت نہ دے،کسی طرح وہ ناکام و نامراد ہو،کسی طرح اس کا کاروبار فیل ہو،کہیں اس کا حادثہ ہو اور اس کا خاتمہ ہو۔جب کوئی اس کو ذلیل کر دے تو اس کا دل خوش ہو جائے۔یہ ہے دوسرے کی برائی اور بدخواہی چاہنا،اسی کا نام کینہ اور بغض ہے۔اسی بغض اور کینہ سے آگے چل کر انسان کے دل میں ایک اور گناہ پیدا ہوتا ہے جس کو حسد کہتے ہیں۔

حسد کی تعریف:

حسد کے اندر انسان کسی دوسرے کے بارے میں دل کے اندر اپنے قصد و اختیار سے یہ چاہتا ہے کہ اس کو جو عزت ملی ہوئی ہے یہ کسی طرح ختم ہو اور وہ مجھے مل جائے۔اگر مجھے نہ ملے تو کم از کم اس کے پاس بھی نہ رہے۔اس کو جو صحت ملی ہوئی ہے وہ نہ رہے،وہ ختم ہو جائے۔اس کے پاس جو مال و دولت ہے وہ ختم ہو جائے،اس میں کوئی کمال اور خوبی ہے یا جو بھی اس کے پاس نعمت ہے اس کو دیکھ کر اس کے دل میں یہ کڑھن اور جلن ہوتی ہے کہ کسی طریقے سے اس کی یہ نعمت ختم ہو جائے،اس کی یہ ترقی ختم ہو جائے،اس کی عزت چلی جائے،اس کا عہدہ جاتا رہے،یہ اتنا آگے کیسے بڑھ گیا؟ میں کیوں پیچھے رہ گیا؟ بس یہ کسی طریقے سے میرے سے پیچھے ہو جائے۔جب انسان اپنے دل میں اپنے قصد و اختیار سے ایسا ارادہ کرتا ہے تو اس کو حسد کہتے ہیں۔

حسد سے بچنے کی نصیحت:

یہ تینوں گناہ بغض،کینہ اور حسد آج ہمارے معاشرے میں بہت پائے جاتے ہیں۔اور حدیث شریف میں ان سے بچنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے بیٹے! تم سے ہو سکے تو تم صبح و شام اس حال میں کرو کہ تمہارے دل میں کسی مسلمان کے لیے حسد نہ ہو''۔

ایک اور روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم سے پہلی امتوں کی بیماری حسد اور نفرت تمہارے اندر بھی سرایت کر آئی ہے۔یہ مونڈنے والی بیماری ہے،میں یہ نہیں کہتا کہ سر کے بال مونڈتی ہے،نہیں بلکہ یہ بیماری دین کا صفایا کر دیتی ہے''۔

ایک اور روایت میں ہے کہ:

''ہر ہفتہ میں دو مرتبہ سوموار اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں،پھر ہر مومن بندے کی بخشش ہو جاتی ہے مگر ان دو بندوں کی بخشش موقوف کر دی جاتی ہے جن کے درمیان نفرت اور کینہ ہو،ان کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ انہیں چھوڑ دو جب تک یہ آپس میں صلح نہ کر لیں''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کم گوئی اور حلم

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

حدیث شریف میں آیا ہے:

من وقاه الله شر اثنين والج الجنة مابين الحية وما بين رجليه (موطا امام مالک)

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کی برائی سے محفوظ رکھا تو وہ جنت میں داخل ہوا یعنی زبان اور شرم گاہ''۔

اس لیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین غیبت، بدگوئی، نکتہ چینی، فحاشی، سب وشتم اور لایعنی باتوں سے نہایت احتراز کرتے تھے۔ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نہایت کم سخن تھے۔ ایک بار انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کوئی ایسا عمل بتا دیجیے کہ جس کا میں التزام کرلوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اس کو قابو میں رکھو۔ وہ پہلے ہی کم سخن تھے، انہوں نے کہا کہ یہ تو نہایت آسان کام ہے لیکن ان کا بیان ہے کہ جب میں نے اس پر عمل کرنا چاہا تو وہ نہایت دشوار معلوم ہوا۔

ایک بار رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کو چند نصیحتیں کیں جن میں ایک یہ تھی کہ کسی کو برا بھلا نہ کہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے انسان تو انسان، اونٹ اور بکری کی نسبت بھی نا ملائم الفاظ استعمال نہیں کیے۔

اگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زبان سے کوئی سخت لفظ نکل جاتا تھا تو اس پر ان کو سخت ندامت ہوتی تھی۔ ایک بار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو ایک سخت کلمہ کہہ دیا جس پر ان کو سخت ندامت ہوئی اور حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم بھی مجھ کو ایسا ہی کلمہ کہو تا کہ بدلہ ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایسا نہیں کرسکتا۔ بولے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کروں گا۔ انہوں نے اب بھی انکار کیا، معاملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ربیعہؓ سے کہا کہ تم نے بہت اچھا کیا لیکن ابوبکرؓ کے لیے استغفار کرو۔ انہوں نے ان کے لیے دعا مغفرت مانگی تو وہ روتے ہوئے واپس آئے۔

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں سخت کلامی ہوگئی، بعد کو حضرت ابوبکرؓ کو ندامت ہوئی اور حضرت عمرؓ سے معافی مانگی۔ انہوں نے معافی سے انکار کیا تو گھبرائے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا خدا تمہاری مغفرت کرے۔ اب حضرت عمرؓ کو بھی پشیمانی ہوئی، دوڑے ہوئے حضرت ابوبکرؓ کے گھر آئے، ان سے ملاقات نہ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہے۔ اس حالت میں دیکھ کر خود حضرت ابوبکرؓ کے دل میں خوف پیدا ہوا کہ مبادا عمرؓ کے خلاف کوئی ناگوار بات پیش آجائے۔ اس لیے دو زانو بیٹھ کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے بڑا ظلم کیا (صحیح بخاری)۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی زبان پر قابو نہ تھا اس لیے وہ ہمیشہ اس پر نادم رہتے تھے اور اس کی اصلاح کرتے تھے۔ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ اپنی زبان کھینچ رہے ہیں۔ بولے کہ اللہ آپ کی مغفرت کرے اس فعل سے باز آیئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ اسی نے تو مجھے تباہ کیا ہے (موطا امام مالک)

حلم:

فیض تربیت نبوی نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نہایت نرم خو، حلیم اور بردباد بنا دیا تھا۔ ایک بار ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، وہ خاموش رہے اس نے دوسری بار پھر ناشائستہ کلمات کہے وہ چپ رہے، تیسری بار پھر ان کا اعادہ کیا تب اس کا جواب دیا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی پسند نہ کیا۔

حضرت سلمان فارسی مدائن کے گورنر تھے لیکن حلم و بردباری کا یہ عالم تھا کہ ایک بار راستے سے جارہے تھے، ایک شخص بانس کا بوجھ لیے جارہا تھا۔ اس سے ان کا بدن چھل گیا اس کے پاس پھر کے آئے اور اس کا شانہ ہلا کر کہا کہ جب تک نوجوانوں کی حکومت کا زمانہ نہ دیکھ لو تمہیں موت نہ آئے۔ وہ عبا اور جانگھیا پہن کر نکلتے تھے تو لوگ ان کو دیکھ کر کہتے تھے وکرک آمد کرک آمد۔ وہ پوچھتے کہ یہ کیا کہتے ہیں؟ لوگ کہتے کہ آپ کو ایک کھلونے سے تشبیہ دیتے ہیں لیکن وہ یہ سن کر صرف اس قدر کہتے کہ ان کو کوئی جرم نہیں نیکی آج کے دن کے بعد ہے۔

ایک بار چند نوجوان سپاہیوں کے سامنے سے گزرے تو وہ سب ان کو دیکھ کر ہنس پڑے اور تمسخر آمیز لہجے میں کہا کہ یہی تمہارے سپہ سالار ہیں۔ ایک شخص نے کہا کہ دیکھیے یہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ بولے، جانے بھی دو۔

☆☆☆☆☆

19 نومبر: صوبہ فاریاب.........ضلع قیصار.........مجاہدین کے خلاف آپریشن میں شریک افغان فوج پر حملہ.........39 فوجی ہلاک.........8 ٹینک بھی تباہ

اکرام کیسے کیا جائے؟

مولانا عبدالعزیز غازی دامت برکاتہم العالیہ

دعوت سے قبل کھانے کے آداب بیان کریں

عام طور پر لوگوں کو کھانے کے آداب کا علم نہیں ہوتا تو اس وجہ سے وہ لوگ کھانے کے آداب کا خیال نہیں کرتے۔کھانا زیادہ ڈال دیتے ہیں، برتن صاف نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ضائع کرتے ہیں اور بہت سی چیزوں کا اہتمام نہیں کر پاتے۔لہٰذا کھانے سے قبل ایک ساتھی جو بزرگ ہو یا بڑا ہو جس کو کھانے کے آداب آتے ہوں تو وہ کھانے کے سارے کے سارے آداب بیان کردے۔

کھانے کے مسنون آداب:

۱۔کھانے کے شروع میں کھانے کی دعا پڑھنا (بسم الله وعلى بركة الله)

۲۔کھانے کے شروع میں اگر دعا پڑھنا بھول جائیں تو یہ دعا پڑھیں (بسم الله اوله و آخره)

۳۔دستر خوان بچھانا ۴۔دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا

۵۔کلی کرنا ۶۔بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا

۷۔ایک پلیٹ میں کئی آدمیوں کا مل کر کھانا ۸۔فرش پر کھانا

۹۔ٹیک لگا کر نہ کھانا ۱۰۔جوتے اتار کر کھانا

۱۱۔کھانے کو زیادہ گرم نہ کرنا ۱۲۔گرے ہوئے لقمے کو اٹھا کر کھانا

۱۳۔خوب بھوک لگنے پر کھانا ۱۴۔دائیں ہاتھ سے کھانا

۱۵۔اپنے سامنے سے کھانا ۱۶۔دستر خوان پر کھانا

۱۷۔کھانے کے بعد دستر خوان صاف کرنا دینا

۱۸۔دوسرے کا جوٹھا کھانا ۱۹۔کھانے کے آخر میں میٹھا کھانا

۲۰۔تنہا نہ کھانا بلکہ اپنے ساتھ کسی کو شریک کر لینا۔

۲۱۔جتنی بھوک لگی ہو اس سے کم مقدار میں کھانا۔

۲۲۔گھر والے جو کھانا پیش کردیں اس کی تحقیر نہ کرنا۔

۲۳۔کھانے کے بعد دانتوں کا خلال اور کلی کرنا سنت ہے۔

۲۴۔کھانے کے دوران بالکل خاموش رہنا مکروہ ہے۔

۲۵۔کھانے کے بعد برتن، پیالہ، پلیٹ کو صاف کردینا، برتن اس طرح کھانے والے کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

۲۶۔دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد تولیے سے صاف نہ کرنا۔

۲۷۔کھانے کے بعد اپنے ہاتھوں کی انگلیاں چاٹنا۔

۲۸۔دستر خوان پر گرے ہوئے لقموں کو اٹھا کر کھانا

۲۹۔دو زانوں بیٹھ کر کھانا یا ایک گھٹنا کھڑا کر کے دوسرے گھٹنے کو بچھا کر کھانا اور بیٹھتے ہوئے آگے کی طرف ذرا جھک کر بیٹھنا۔

۳۰۔کھانے کے بعد الحمد لله الذى اطعمنا وسقنا وجعلنا من المسلمين کہے

۳۱۔اگر کسی کے گھر دعوت پر جائیں تو کھانے کے بعد یہ دعا پڑھیں (اللهم اطعم من اطعمنى واسق من سقانى)

۳۲۔اپنے مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرنا سنت ہے البتہ اگر غالب آدمی سود یا رشوت کی ہو یا وہ بدکارہ میں مبتلا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنی چاہیے۔اسی طرح جس دعوت میں گانا بجانا، تصاویر، ویڈیو اور بے پردگی ہو تو ایسی دعوت سے بھی بچنا چاہیے۔

۳۳۔اپنے عزیزوں، دوستوں رشتہ داروں اور مساکین کو ولیمہ کا کھانا کھلانا سنت ہے۔

۵۳۔میت کے رشتہ داروں کو کھانا کھلانا مسنون ہے۔آج کل میت کے رشتہ داروں کو کھانا دینے میں رسمیں بہت ہو چکی ہیں اس لیے ایسی تمام رسومات سے مکمل طور پر اجتناب کریں۔

کھانے کے دوران میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمتوں اور تحفوں کا جن کو ہم کھانے کے دوران استعمال کرتے ہیں، بچوں اور سب کے سامنے ذکر کریں۔اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہوگا نیز کوشش کریں کہ گوشت دالوں کی بجائے سبزیاں زیادہ استعمال کریں کیونکہ گوشت اور دالیں زیادہ استعمال کرنے سے انسان بہت سارے امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔

پانی پینے کی سنتیں اور دعائیں:

۱۔پانی پینے سے پہلے (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) پڑھنا ۲۔دائیں ہاتھ سے پینا

۳۔بیٹھ کر پینا ۴۔تین سانس میں پینا

۵۔سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کرنا

۶۔برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے نہ پینا

۷۔مشک یا کوئی بھی ایسا برتن جس سے اچانک پانی زیادہ آجانے کا احتمال ہو یا اندیشہ ہو کہ اس میں کوئی سانپ یا بچھو یا کیڑا مکوڑا آجائے گا، اس برتن میں نہ پینا۔ (بقیہ صفحہ ۴۰ پر)

19 نومبر: صوبہ فراہ.........ضلع خاک سفید.........ریموٹ کنٹرول بم حملہ.........ایک ٹینک کا تباہ.........4 افغان فوجی ہلاک

شمالی وزیرستان کے مظلوم عوام ناپاک فوج کے مظالم کا شکار

شاہد اللہ شاہد حفظہ اللہ، مرکزی ترجمان تحریک طالبان پاکستان

گذشتہ ایک ہفتے سے شمالی وزیرستان میں پاکستانی فوج کی طرف سے بلا جواز کرفیو نافذ کر کے بے گناہ عوام پر خوف ناک جنگ مسلط کر دی گئی ہے۔ اندھا دھند بم باری، شیلنگ اور مسلسل مارٹر گولے داغ کر تحصیل میر علی کو اجاڑ کر رکھ دیا ہے، مکانات، بازار اور مساجد سمیت کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں مرتد افواج نے ظلم کی مثال قائم نہ کی ہو۔ تحریک طالبان کے میڈیا ونگ عمر میڈیا کے ساتھیوں نے مسلسل جاں فشانی سے ان مظالم کو فلم بند کر کے دجالی میڈیا کو اصل حقائق سے مکمل آگاہ کیا، لیکن اقلیتوں اور روافض کے حقوق کے لیے مسلسل بولنے والا میڈیا 'غیور قبائل کی مظلومیت پر چند جملے بولنے سے بھی کنی کترا رہا ہے۔

خواتین، بچوں اور غریب مزدوروں سمیت اب تک ۷۰ سے زائد مسلمان شہید کیے جا چکے ہیں۔ صرف ایک ہوٹل میں لکی مروت کے ۲۴ بے گناہ مزدوروں کو قطار میں کھڑا کر کے گولیاں ماری گئی ہیں۔ میر علی کے بازار میں واقع جامعہ مسجد گلون پر بم باری کر کے ۶ نمازیوں کو شہید اور متعدد کو زخمی کر دیا گیا، غریب عوام پر بدترین کرفیو مسلط کر کے نقل مکانی کے راستے بھی مسدود کر دیے گئے ہیں اور بے گناہ مظلوم قبائل کی نسل کشی کا منصوبہ شروع کیا جا چکا ہے۔ کیا اس حقیقت سے قوم کو آگاہ کرنا صحافتی ذمہ داری نہیں ہے؟ کیا ان حقائق سے پہلو تہی ایک نئے بنگلہ دیش کو جنم دینے کا باعث نہیں بن سکتی؟

قبائل پہ جاری یہ بدترین ظلم ان مظالم سے ہرگز مختلف نہیں ہے جو مشرقی پاکستان میں بنگالی مسلمانوں پر کیے گئے اور بلوچستان کے مسلمان بھی کئی دہائیوں سے اس بدترین مشق کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ پاکستانی عوام، میڈیا اور دانش ور طبقہ اس حقیقت کو جاننے کی کوشش کرے کہ اس ملک کو انگریز کے غلام حکمرانوں اور امریکہ کے لیے کرائے کی قاتل یہ فوج کئی حصوں میں تقسیم کرنے کے منصوبے پر عمل پیرا ہے۔ یہ بات جان لو کہ اس ملک کے دشمن طالبان نہیں، عوام اور بے گناہ مسلمانوں کے قاتل یہ فوجی ہیں!!!

انہوں نے پہلے مذاکرات کا ڈھونگ رچایا اور اس کی آڑ میں تحریک طالبان کے امیر محترم حکیم اللہ محسودؒ کی جان کا سودا کیا اور اب ''بغل میں چھری منہ میں رام رام'' کے مصداق ''مذاکرات اولین مقصد ہے'' کہہ کر پاکستانی عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک کر وزیرستان کے مظلوم بے گناہ عوام پر قیامت ڈھا دی ہے۔

یاد رکھو ظالمو! اس طرح کے ہتھکنڈوں سے نہ تو قبائل کے استحصال میں تم کامیاب ہو سکتے ہو اور نہ مجاہدین کو جھکا سکتے ہو۔ ہم تم پر یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ شریعت مقدس کی اس جنگ میں ہم ہر حال میں کامیاب ہیں اور تم ہر حال میں ذلیل و خوار ہو گے، ان شاء اللہ۔ ''دہشت گردوں کی بیخ کنی'' کے نام پر قبائل کے مظلوم عوام کا خون بہانا بند کرو، کب تک ڈالروں کے عوض غریبوں کے خون کا سودا کرتے رہو گے؟ کب تک غیروں کے لیے اپنے ہی ملک کے عوام پر جنگ مسلط کرو گے؟

اگر طالبان کے نام پر بے گناہ عوام کا خون یوں ہی بہایا جاتا رہا تو یہ ایک ایسا شعلہ جوالہ بن سکتا ہے جس کے نتائج تمہارے لیے انتہائی خوف ناک ہوں گے!!! ہم تمہیں دعوت فکر دیتے ہیں! کہ امریکہ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی غلامی اختیار کر لو! اور جمہوریت کو چھوڑ کر رب کی شریعت کو اپنا لو! ہماری اور تمہاری جنگ یہیں ختم ہو سکتی ہے!!!

شاہد اللہ شاہد

مرکزی ترجمان تحریک طالبان پاکستان

۲۲ دسمبر ۲۰۱۳

☆☆☆☆☆

19 نومبر: صوبہ ہلمند ....صدر مقام لشکر گاہ..................ریموٹ کنٹرول بم حملہ..................4 نیٹو اہل کار و ہلاک

قضا اور اس کی شرعی بنیاد

مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی رحمہ اللہ

۱۹۱۷ء کا میمورنڈم:

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ نے اپنے خطبۂ صدارت آل انڈیا مسلم پرسنل لا کنونشن بمبئی میں یہ لکھا ہے کہ قیام قضا کے لیے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ۱۹۱۷ء میں حضرت مولانا محمد احمدؒ کی سربراہی میں ایک موقر وفد وزیر ہند سے ملا، اس میمورنڈم کی تھوڑی سی تفصیل خود حضرت قاری صاحبؒ کے الفاظ میں پڑھیے:

''اس میمورنڈم میں بنیادی مطالبے دو تھے۔ ایک یہ کہ ہندوستان میں مسلم پرسنل لا کے اجرا کے لیے محکمہ قضا قائم کیا جائے، دوسرا یہ کہ مسلمانوں کے مذہبی شعائر، مساجد، مدارس، خانقاہوں اور دوسرے دینی رفاہ عامہ کے تحفظ ونگرانی اور نظم ونسق کے لیے شیخ الاسلام کا عہدی قائم کیا جائے جو ان تمام شعائر کو تنظیم کے ساتھ چلانے کا ذمہ دار ہو''۔

مولانا عثمانی کا ارشاد گرامی:

صوبہ بہار کے مشہور شہر گوا میں جمعیۃ علمائے ہند کا اجلاس منعقد ہوا تھا، اجلاس کی صدارت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانی نور اللہ مرقدہ نے فرمائی اور اپنے خطبہ صدارت میں وضاحت اور صراحت کے ساتھ فرمایا:

''ایسی حالت میں کہ مسلمان ایک غیر طاقت کے زیر حکومت ہے اور ان کے اپنے معاملات میں مذہبی آزادی حاصل نہیں ہے، ضروری ہے کہ مسلمان اپنے لیے ''والی'' اور ''امیر'' مقرر کرلیں دار القضاء قائم کرکے قضاۃ اور مفتیین کا تقرر کریں''۔

۱۹۳۱ء میں دوسری گول میز کانفرنس ہوئی، اس سال مسلم کانفرنس دہلی نے صراحت کے ساتھ ایک خاص تجویز کے ذریعہ قیام دار القضاء کو اپنے مطالبہ میں شامل کرلیا تھا۔ پھر ان حضرات کی مزید تنبیہ اور تقویت کے لیے جمعیۃ علمائے ہند کے ذمہ داروں نے ان تمام حضرات کے پاس اپنا خاص فارمولا خصوصیّت سے بھیج دیا تھا۔ تذکرہ علمائے ہند پڑھیے تو معلوم ہوگا کہ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا کفایت اللہ صاحبؒ، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا محمد سجاد صاحبؒ اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ نے قیام امارت کی اہمیّت پر گفتگو کرتے ہوئے لکھا کہ:

''اب ضرورت ہے کہ مرکزی نظام شرعی اور قیام امارت فی الہند کی تجویزِ شرعی کو عملی شکل دی جائے''۔

حضرت العلامہ مولانا سید سلیمان ندویؒ نے ایک قیمتی تحریر اس سلسلہ میں ارقام فرمائی ہے جو ''مسئلہ امارت اور ہندوستان'' نامی کتاب میں بطور مقدمہ شامل ہے۔ اس تحریر میں علامہ نے امارت شرعیہ اور دار القضاء کے قیام کی اہمیّت کو بہت واضح لفظوں میں سمجھایا ہے۔

مولانا مونگیریؒ نے فرمایا:

قطب عالم حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ فرماتے ہیں:

''اسلام کے معاشرتی مسائل، فسخ نکاح، تفریق، خلع وغیرہ سب کے سب ایسے مسائل ہیں جن میں قضائے قاضی شرط ہے اور بغیر قضائے قاضی کے ان کا حل ممکن نہیں ہے۔ متقدمین ومتأخرین تمام اس پر متفق ہیں، موجودہ زمانے میں شرعی قاضی نہ ہونے کی وجہ سے کتنے مفاسد پیدا ہورہے ہیں۔ اس پر واقعات مسلمانوں کی زندگی کے شاہد ہیں حتیٰ کہ اب سنا جاتا ہے کہ بعض شریف عورتیں نعوذ باللہ ظالم شوہروں سے جانبر ہونے کے لیے ارتداد کی راہ تک رہی ہیں...... اسی طرح یہ بھی معلوم ہے کہ مسلمانوں کا کسی کافر کے سامنے اپنے مقدمات کو فیصلہ کے لیے ازخود لے جانا شرعاً حرام ہے، حتیٰ کہ کسی کافر کو حاکم بنانا بھی جائز نہیں، فقہائے کرام نے اس کی تصریح فرما دی ہے''۔

(خطبۂ صدارت اجلاس پنجم جمعیۃ علمائے بہار ۱۹۴۳ء)

حضرت مولانا لکھنویؒ کا فتویٰ:

حضرت مولانا عبدالحئی لکھنویؒ کے پاس بنگال سے ایک سوال آیا کہ ایک نابالغ لڑکی کی شادی اس کے غیر ولی مجبر نے کردی تھی۔ اس نے بعدِ بلوغ، خیار بلوغ کا استعمال کرتے ہوئے خود ہی بغیر قضائے قاضی کے نکاح فسخ کرکے دوسرے سے نکاح پڑھ لیا۔ اس کے جواب میں مولاناؒ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

''خیار بلوغ کی بنا پر نکاح کو فسخ کرنے میں قضائے قاضی شرط ہے، اس لیے دوسرا نکاح ناجائز ہوا اور جن شہروں پر کفار کا قبضہ ہے اور وہاں قضائے قاضی موجود نہیں ہے اور ایسا واقعہ ہوجائے تو یہ کرنا چاہیے کہ جہاں قاضی ہو وہاں معاملہ پیش کرکے انفصال طلب کرنا چاہیے مثلاً حجاز، روم، رام پور، بھوپال وغیرہ''۔

19 نومبر: صوبہ غزنی.................. ضلع شلگر.................. مجاہدین کا افغان فوجیوں پر گھات لگا کر حملہ.................. 6 اہلکار ہلاک.................. ایک فوجی گاڑی بھی تباہ

(مجموعۂ فتاویٰ عبدالحیؒ صفحہ ۲۶ ج ۲)

حضرت کشمیریؒ کا ارشاد:

پشاور میں جمعیۃ علمائے ہند کے اجلاس میں حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے جو خطبۂ صدارت پڑھا، اس میں آپ نے ''دارالقضاء شرعی کا فقدان'' کے عنوان کے تحت فرمایا:

''سب سے زیادہ اہم مصیبت ہندوستان کے مسلمانوں کی یہ ہے کہ ہندوستان میں دارالقضاء شرعی مفقود ہے، مذہبی احکام و معاملات میں بہت سے ایسے امور ہیں جن میں قاضی شرعی کے فیصلے کی ضرورت ہے۔ اور بغیر اس کے فیصلہ اور حکم کے وہ نافذ بلکہ جائز العمل نہیں ہوتے۔ نکاح، طلاق، خلع، میراث وغیرہ کے بہت سے معاملات ہیں جو ابنائے زمانہ کی مذہبی تعلیم اور مذہبی تربیت نہ ہونے اور ہوائے نفسانی کی اتباع کی وجہ سے ایسے الجھے ہوئے ہیں کہ بدون تنفیذی قوت کے ان کا سلجھاؤ نہیں ہوسکتا۔ علما و مفتیانِ دین کا کام صرف حکم شرعی نافذ کردینا ہے۔ لیکن اس حکم کو جاری کرنے کی کوئی طاقت علما اور مفتیوں کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اس لیے تمام ایسے معاملات میں جن کو قاضی شرعی کی عدالت سے فیصلہ ہونا چاہیے تھا غیر مسلم ججوں کی عدالتوں سے فیصل ہوتے ہیں۔ اور شرعی احکام کے موافق وہ احکام نافذ اور جائز العمل نہیں ہوتا، اس کے علاوہ بہت سے معاملات ایسے ہیں جن میں موجودہ قانون وقت مسلمانوں کی ضرورت کے لیے ناکافی یا ان کی ضرورت کے بالکل منافی واقع ہوا ہے اور اس لیے حکومت کی عدالتوں سے ایسے فیصلے ہوجاتے ہیں جو مصالح اسلامیہ کے بالکل خلاف اور احکام مذہبیہ سے متضاد واقع ہوتے ہیں۔

ان تمام وجوہ پر نظر کرکے جمعیۃ علمائے ہند کئی سال سے متواتر جمہور مسلمین کو متنبہ کررہی ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کو ادا کریں کہ اپنے معاملات و قضایا کے فیصلہ کے لیے شرعی قاضی مقرر کریں اور تمام ایسے معاملات جن میں قاضی شرعی کے فیصلہ کی ضرورت ہے اس کی عدالت میں رجوع کرکے اس کے شرعی فیصلہ پر کاربند ہوا کریں''۔

پھر حضرت موصوف نے مظلوم، مجبور اور بے کس عورتوں کی مشکلات کا واحد حل قاضی کے فیصلہ کو قرار دیتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ:

''مسلمان جب کہ باہمی اتفاق سے اپنے امیر اور قاضی منتخب کرلیں گے تو ان پر ان کے احکام اور فیصلوں کا تسلیم کرنا بھی لازم ہوگا اور ان میں امیروں، قاضیوں کو شرعی فیصلہ دینے کا حق ہوجائے گا اور اس طرح مسلمانوں کے شرعی معاملات قضائے شرعی کے ماتحت انجام پذیر ہوں گے......

ہندوستانی صوبوں میں سے بہار قابل مبارک باد ہے کہ اس نے امارت شرعیہ کا ایک نظام قائم کر رکھا ہے اور اس کے ماتحت بہت سے مفید قومی اور مذہبی کام انجام پاتے ہیں۔ اگر ہندوستان کے دوسرے صوبے بھی اس فرض کو ادا کریں تو پھر ان کی اجتماعی قوت سے ہر صوبہ کی مقامی حیثیت بھی بہت قوی ہوجائے گی اور تمام ہندوستان میں ایک منظّم محکمہ شرعی قائم ہوجائے گا''۔

(خطبۂ صدارت اجلاس پشاور ۱۳۴۶ھ)

حضرت مولانا حفظ الرحمن کی تقریر:

دارالقضاء امارت شرعیہ بھوجپور جدید، ضلع آرہ صوبہ بہار کے افتتاح کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ نے فرمایا:

''آج کی دنیا میں شدید ضرورت ہے کہ مسلمان اپنی زندگی کے تمام تر مسائل قرآن و سنت کی روشنی میں ڈھونڈیں اور مسلمان اسلامی قوانین نافذ و جاری کریں۔ نکاح و طلاق، فسخ و خلع اور دیگر باہمی معاملات اپنے قائم کردہ امارت اور دارالقضاء کے فیصلہ سے حل کریں۔ ہندوستان میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لیے جمعیۃ علمائے ہند کے سامنے اول یوم سے جو سب سے اہم ترین کام پیش ہے وہ مسلمانوں کی اسلامی تنظیم اور نظام شرعی کا قیام ہے''۔

(نقیب ۲۱/۵۹/۱۳۵۹ھ)

حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ کا ارشاد:

۱۳۹۲ھ میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ نے ''نظام قضا کا قیام'' کے عنوان سے ایک کتابچہ شائع کیا، جس میں انہوں نے قضا کے قیام کو ہندوستانی مسلمانوں کے دینی و ملی فریضہ و معاشرتی مسائل کا واحد شرعی حل قرار دیا۔ قضا کی اہمیّت اور تاریخ پر گفتگو کرتے ہوئے اُنہوں نے لکھا:

''حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ اول صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند کو قاضی مقرر فرمایا۔ پھر حضرت حافظ محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے بلالحاظ مسلک مختلف مسالک کے پانچ سو علمائے کرام سے نظام قضا کے مسئلہ پر تائیدی دستخط حاصل فرمائے۔ یہ تائیدی تحریرات اور دستخط آج بھی محافظ خانہ دارالعلوم میں محفوظ ہیں۔ اس مسئلہ کو متأخرین علما میں حضرت مولانا محمد سجادؒ نے پوری قوت سے اٹھایا''۔

(بقیہ صفحہ ۲۰ پر)

(آخری قسط)

خوارج کون؟

مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ

ہمیں ان درباریوں سے کوئی شکوہ نہیں جنہوں نے علم کا بوجھ اٹھایا ہی اس دن کے لیے تھا کہ ان کا علم دنیاوی عہدوں کے حصول کا ذریعہ بنے، ہمیں ان جبہ و دستار والوں سے بھی کوئی شکایت نہیں جو ایف بی آئی اور سی آئی اے کے دعوتی فنڈ سے کتابوں کی شکل میں ضخیم فتاویٰ شائع کرتے ہیں، بلکہ انہی کی گود میں بیٹھ کر اپنی کتاب کی تقریب رونمائی بھی کرتے ہیں...... نہ ہم ان کے ضخیم فتاویٰ سے پریشان ہوتے ہیں، نہ اس کی فکر کرتے ہیں، کیونکہ ان کی اور ہماری تو تاریخی کشمکش ہے۔ جب بھی اہلِ حق نے حق کی آواز کو بلند کیا، سرکاری علم کے حاملین بھی اسی طرح نمودار ہوئے جیسے برسات میں جگہ جگہ کھمبیاں اُگ آیا کرتی ہیں۔

نیز جنگوں میں دشمن کی صفوں سے پھول نہیں آیا کرتے...... بقول شاعر:

ولقد أمر علی اللئیم یسبنی فضمیت ثمة قلت لا یعنینی

لیکن گلہ تو ان سے ہے جن کے بارے میں ہم اس خوش فہمی میں رہے کہ وہ اہلِ حق کے قافلے کے راہی ہیں۔ جن کے بارے میں ہمیشہ یہ گمان رہا کہ ہم اگر آگے آ گئے تو پیچھے ہماری پشت کی حفاظت کرنے والی ایک مضبوط دیوار موجود ہے جو ٹوٹ تو سکتی ہے لیکن جھک جانا اس کی تاریخ میں نہیں لکھا...... لیکن افسوس صد افسوس......

دیکھا جو تیر کھا کے کمیں گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

افسوس کہ آپ کے قلم کے تیر ان جسموں پر برستے ہیں جن کو امریکی ڈرون، جیٹ طیاروں اور توپ و ٹینک نے پہلے ہی چھلنی چھلنی کیا ہوا ہے۔ کیا آپ کو جوشِ خطابت کی یلغار کے لیے اتنی بڑی دنیا میں کوئی اور نظر نہیں آیا جس پر بم باری کر کے کفر کے قلعوں کو کمزور کر دیا جاتا......؟ صرف مجاہدین ہی ملے ہیں کہ جن کے جوڑ جوڑ سے پہلے ہی درد کی ٹیسیں اٹھتی ہیں؟ مجاہدین کے دلوں کو قلم سے کاٹنے سے پہلے ایک بار ان دلوں میں اتر کر تو دیکھ لیتے کہ ان میں اب مزید اپنوں کے زخم سہنے کی جگہ نہیں...... شرفا تو وہ ہوتے ہیں جو:

زخم دینے میں بھی انصاف کیا کرتے ہیں

اگر اپنے الفاظ کے نشتروں پر اتنا ہی ناز تھا تو کچھ وار امت کے ان دشمنوں پر بھی کر دیے ہوتے جنہوں نے اس امت کو زخم ہی زخم دیے ہیں! کیا آپ کو ہمارے علاوہ امریکہ، اسرائیل، بھارت کی ہندو قیادت، کفر کے فرنٹ لائن اتحادی نظر نہیں آئے؟ اپنے آج کو بچانے کے لیے اپنا ماضی ہی مسخ کرنے پر آمادہ ہو گئے؟ آپ کی ہر تحریر ہمارے خلاف نہیں بلکہ اپنے ماضی کے خلاف ہے۔ آپ خود گواہ رہیے کہ ماضی سے تعلق ہم نے نہیں توڑا بلکہ ہم تو اپنی لاشوں کے پل بنا کر اس امت کے حال کو اپنے ماضی سے جوڑنا چاہتے ہیں، ماضی سے تعلق تو آپ توڑ رہے ہیں...... اسلاف کے دامن کو چاک آپ کا قلم کر رہا ہے......!

امریکی گرین کارڈ کو مقصدِ حیات بنانے والوں سے کیا گلہ..... گلہ تو ان سے ہے جنہوں نے بچوں کو انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا اور آج خود ہی معذور بن کر بیٹھ گئے! وہ جو کل تک قافلہ کی جان تھے...... ہدی خواں تھے...... جو اپنی جوشیلی ہدی سے قافلوں کے تن من میں آگ لگا دیا کرتے تھے...... آج کیا ہوا کہ خود کسی ہدی خواں کے منتظر ہیں؟ اور وہ جوان قافلوں کے محافظ تھے...... دیکھئے تو کشمیر کے قافلوں کو مشرف اور اس کے ٹولے نے لوٹ لیا...... شہدائے کشمیر کے خون کو دلّی کے بازار میں بیچ دیا گیا...... کشمیر کی بہن کی آواز بھی اب چیختے چیختے رندھیا گئی...... چیخیں آہوں اور سسکیوں میں تبدیل ہوئیں...... دریائے جہلم کی موجیں آج بھی اہلِ پاکستان کے نام کشمیر کی بیٹی کی فریادیں لے کر آ رہی ہیں...... آسام، گجرات، یوپی، حیدر آباد آج بھی ہماری راہ تکتے ہیں...... دلّی و سومنات کی فتح تو دور، بھارت کا تسلط اب کراچی تا اسلام آباد بڑھتا جا رہا ہے......! کیا اس مسافر سے زیادہ قابلِ ترس بھی کوئی ہو گا جو ساری عمر سفر میں رہا اور جب منزل سامنے نظر آنے لگی تو سو گیا بلکہ راستے کے پڑاؤ کو ہی منزل سمجھ بیٹھا؟

انصاف کیجیے! انصاف! کہ شرفا دشمنی میں بھی دیانت داری سے کام لیا کرتے ہیں۔ انصاف کیجیے! آپ اسلاف کے بیان کردہ تکفیر کے باب (وہ مسائل جن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مسلمان کلمہ پڑھنے کے باوجود کن باتوں سے کافر ہو جاتا ہے) کی روشنی میں فیصلہ کیجیے کہ کیا اللہ کی شریعت کو قوت کے زور پر رد کر دینے والا طبقہ اہل ایمان میں شمار کیا جا سکتا ہے؟ کافروں کے ساتھ مل کر اہل ایمان کے قتل کو آئینی (حلال) کہنے والا گروہ مسلمان کہلانے کا حق دار ہے؟ بھارت سے دوستی اور مسلمانوں سے جنگ کرنے والا مسلمان باقی رہ سکتا ہے؟ کفریہ نظام سے فیصلہ کرتی عدالتوں پر بضد رہنا، ان کی حفاظت کو فرض سمجھنا اور اہل ایمان کو جبراً اس کے تحت فیصلے پر مجبور کرنا، کفر اور کافروں کی تعظیم کرنا، شعائر اللہ (جہاد وغیرہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا مذاق اڑانا...... اگر یہی سب ایمان ہے تو پھر کفر کیا ہے؟ اگر یہی اہل سنت کا مسلک ہے تو پھر مرجئہ کس کو کہتے ہیں؟

ہمیں سمجھائیے کہ اگر دین سے خارج ہو جانے والوں کو کافر کہنا ہی خارجی ہونے کی علامت ہے تو خلیفۂ اول، رفیق غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے

20 نومبر: صوبہ ننگرہار...................ضلع دربابا..........مجاہدین کا حملہ.................3 افغان فوجی ہلاک

میں آپ کیا کہیں گے جنہوں نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کو کافر قرار دیا جب کہ وہ کلمہ پڑھتے اور نماز بھی ادا کرتے تھے، اور بعد میں تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کی تائید کی۔ کیا ان سرکاری فتوے داغنے والوں کے نزدیک وہ سب بھی (نعوذ باللہ) خوارج تھے؟

امام ابوحنیفہؒ نے ابوجعفر منصور کے خلاف خروج کو جائز قرار دیا اور خود بھی عملی تعاون کیا۔ بتاؤ کیا امام صاحبؒ خارجی تھے جو امامِ وقت کے خلاف خروج پر لوگوں کو ابھار رہے تھے؟ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے تاتاریوں کے خلاف اس وقت جہاد کیا جب کہ تاتاری اسلام قبول کر چکے تھے، کیا آپ کے نزدیک امام ابن تیمیہؒ بھی خارجی ٹھہرے؟

امام مالکؒ سے ایک روایت کے مطابق کسی ایک فرض کا تارک بھی کافر ہے۔ کیا کسی نے ان کو خارجی کہا؟

امام احمد بن حنبلؒ نماز چھوڑنے والے کو کافر کہتے تھے۔ جب کہ اس دور میں کسی نے بھی امام صاحبؒ کو خارجی نہیں کہا۔ ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

امام اسحاق ابن راہویہؒ فرماتے ہیں:

''جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے یہاں تک کہ ظہر سے مغرب اور مغرب سے آدھی رات ہو جائے تو وہ اللہ کا کفر کرنے والا ہے، اس کو تین دن تک توبہ کی مہلت دی جائے پھر بھی رجوع نہ کرے اور کہے کہ نماز کا ترک کرنا کفر نہیں تو اس کی گردن اڑا دی جائے جب کہ تارک ہو، اور اگر نماز پڑھتا ہو اور پھر یہ کہے تو یہ اجتہادی مسئلہ ہے''۔ (مجموع الفتاویٰ۔ ج:۷، ص:۳۰۷)

ان کے بارے میں بھی اپنی رائے بتائیے گا؟

اے علمائے کرام! آپ ہی انصاف سے بتائیے کہ خوارج کون ہیں؟ وہ جو بھارت کے ساتھ امن معاہدے کرتے ہیں؟ جو بھارت کو یہ سہولت فراہم کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے دریاؤں پر ڈیم بنائے؟ جو ہندوؤں کے ساتھ بقائے باہمی کی بنیاد پر رہنا چاہتے ہیں؟ اور جو دوسری جانب مجاہدین سے جنگ کرتے ہیں، اللہ کے دشمنوں سے صلح کرتے ہیں، ان کو دوست بناتے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف کافروں کا ساتھ دیتے ہیں؟ مجاہدین کے خلاف ہندو فوج کی مدد کرتے ہیں اور مجاہدینِ اسلام کے لیے بددعائیں کرتے ہیں؟ امریکی فوجیوں کی حمایت میں فتوے دیتے ہیں۔ امریکی فوجیوں کے ساتھ بیٹھ کر محبت کی پینگیں بڑھاتے ہیں اور انہی کے خرچے پر کتابیں لکھتے ہیں جب کہ مسلمانوں کے قتل کرنے کے لیے امریکیوں کو مشورے دیتے ہیں...... انصاف سے بتائیے کہ خوارج کون ہیں؟

☆☆☆☆☆

بقیہ: قضا اور اس کی شرعی بنیاد

موجودہ حالات کی مشکلات و پیچیدگیوں پر بحث کرنے کے بعد حضرت قاری صاحبؒ ارقام فرماتے ہیں:

''ان حالات میں مسلمانوں کی جماعتی زندگی کا قیام اور بقدر استطاعت احکام شرعی اسلامی کے نفاذ کے لیے نظام قضا کو ہندوستان گیر پیمانے پر پوری طرح منظم کر دینا ملت اسلامیہ کا فرض اولین ہونا چاہیے......اس بارے میں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ امارت اور اس کے تحت محکمہ دار القضاء کا ملک میں قیام کوئی دشوار امر نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی خاص رکاوٹ ہے۔ اس کا ایک صوبائی نظام صوبہ بہار اور اڑیسہ میں قائم ہے، صوبہ میں متعدد مقامات پر دار القضاء قائم ہیں جہاں امارت کی طرف سے قضاۃ مقرر ہیں......مسلمان ان دار القضاؤں میں اپنے ہر طرح کے مقدمات لاتے ہیں اور بہت آسانی سے انصاف حاصل کرتے ہیں اور سال ہا سال کا تجربہ ہے کہ ان دار القضاؤں کے فیصل شدہ مقدمات بے چون و چرا مسلمانوں میں مانے جاتے ہیں۔ اس پورے پچاس سال میں غالباً صرف گیارہ مقدمات ہیں جن کی اپیل سرکاری عدالت میں کی گئی۔ اگر پورے ملک میں اس طرح کے دار القضاء قائم ہو گئے تو اس کی پوری توقع ہے کہ نکاح و طلاق اور فسخ و تفریق کے سو فیصدی اور دوسری قسم کے بہت سے مقدمات ان دار القضاؤں میں دائر ہو کر فیصل ہوں گے اور پھر ان کے ذریعہ مسلمانوں کے بہت سے اندرونی و بیرونی جھگڑے خود بخود طے پاتے رہیں گے''۔

ایک غیر مسلم کا اعتراف:

اس تحریر کے خاتمہ پر بہتر ہے کہ ایک غیر مسلم کا اعتراف بھی پڑھتے جائیں۔ ہنٹر لکھتا ہے:

''ہم جانتے ہیں کہ با قاعدہ قاضیوں کی غیر موجودگی میں مسلمانوں کے لیے ناممکن ہے کہ وہ اپنی زندگی مذہبی قواعد کے ساتھ بسر کر سکیں، ان کی اجازت بعض مذہبی مراسم ہی میں ضروری نہیں بلکہ مسلمانوں کی روزانہ زندگی میں بھی کئی ایک چھوٹے چھوٹے مسئلے ایسے پیدا ہوتے رہتے ہیں جن کا صحیح حل صرف قاضی ہی کر سکتا ہے''۔

(ہمارے ہندوستانی مسلمان: صفحہ ۲۶۸، ۲۶۹)

پس قرآن و سنت اور علمائے امت کے فتاویٰ کی روشنی میں پورے ملک میں نظام قضا کا قیام اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کو شرعی فیصلہ حاصل کرنا اور خصوصیّت کے ساتھ معاشرتی و ازدواجی زندگی کی مشکلات کو حل کرنا ایک بڑا فریضہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اصحاب ہمت علما کو اس فریضہ کی انجام دہی کے لیے کھڑا کر دے۔ آمین

☆☆☆☆☆

21 نومبر: صوبہ لغمان......ضلع قرغئی......نیٹو سپلائی قافلے پر مجاہدین کا حملہ......2 رینجرز اور 5 بکتر بند گاڑیوں سمیت 14 گاڑیاں تباہ......11 فوجی ہلاک اور 15 زخمی

تعامل مع العلماء اور درست منہج

مولانا محمد ہارون العلوی

اسلام اور کفر کے مابین برپا ایک عالمگیر جنگ میں شیطانی طاقتیں مسلم معاشروں کو علمائے کرام سے بدظن کرنے کی بھرپور مہم ایک عرصہ سے جاری رکھے ہوئے ہیں اور اس کی کامیابی کا خاطر خواہ اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ معاشرہ کے دین بے زار یا نیم مذہبی حلقوں کے ساتھ ساتھ اب اسلام پسند حلقوں کے تحریکی مزاج کے ''نوجوان خون'' میں بھی علما کی بے توقیری کا عنصر بہت اہتمام کے ساتھ سرایت کرتا جارہا ہے جو کہ امت مظلومہ کے لیے سم قاتل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ایک نہایت افسوس ناک امر ہے۔

مدارس و طلبہ دین کی عظمت و احترام تو خیر قصہ پارینہ ہوئے جید علما دین کی بعض ''محتمل'' باتوں و دیگر امور کو لے کر بدگمانی کے سڑانڈ زدہ اذہان کے تحت لعن طعن کی زبان بھی اب ''اجتماعی تبرا'' کی صورت اختیار کرتی جارہی ہے۔ اور چونکہ اس اجتماعی تبرابازی کا مظاہرہ سوشل میڈیا جیسے ایک ہمہ گیر سٹیج پہ بے داری امت کے جذبوں کے حامل تحریکی جوانوں میں ایک عرصہ سے مسلسل دیکھا جارہا ہے سو اسی تناظر میں اس نہایت نامناسب رویہ کے اسباب اور سدباب کے حوالے سے مخلصانہ گفتگو کا داعیہ آج ان رویوں کا حل اور منہج حقیقی کو مختصر الفاظ میں گوش گذار کیا جارہا ہے...... اللہ اس میں کمی کو معاف فرمائے اور حق کو دلوں میں متحکم فرماویں۔

> اہل اسلام کی تاریخ علما کی لازوال قربانیوں سے بھری پڑی ہے امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام ابن تیمیہ سے لے کر زمانہ قریب میں ہمارے خطہ پاک و ہند میں حضرت شاہ ولی اللہ، حضرت سید احمد شہید، شیخ الہند محمود حسن گنگوہی، مولانا جعفر تھانیسری رحمہم اللہ تعالی اور دیگر اسیران مالٹا سے ہوتے ہوئے شاملی کے میدان سے لے کر قندھار تک علما ہی کے فیض یافتگان کے ہاتھوں قربانی کی داستانیں رقم ہورہی ہیں۔

ابتدا میں ہی عرض کردوں کہ ان رویوں کو مسلسل دیکھنے کے باوجود ذاتی طور پر نوجوان خون کے اس رویہ کو حسن ظن کے جذبہ کے تحت ان کے نیک ارادوں پر ہی محمول کرتا ہوں اور یہ ہی سوچتا ہوں کہ وہ امت کے غم میں ہی ایسے رویوں کی طرف آئے ہیں۔ لیکن ان ہی پیاروں کو عرض کروں گا کہ آپ سے زیادہ اس امت کا غم ان کو ہے جو ارض رباط میں کھلی آنکھوں سے، نہایت قریب سے یہ سب درد دیکھتے اور سہتے ہیں اور وہ بھی علما کے سکوت پر دل گرفتہ ہوتے ہیں اور یقیناً آپ سے زیادہ ہوتے ہیں لیکن وہ بہرحال اپنی گفتگو میں علمائے دین بارے حفظ مراتب کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہیں دیتے۔

اس حوالے سے قریب زمانہ میں ارض شام سے ایسے علما کے نام جاری ہونے والے ایک پیغاماتی سیریز کو دیکھ کر بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، جس میں شکوہ کے ساتھ ساتھ ان خاموش علما کو ان کے فضائل گرداننتے ہوئے بار بار انہیں اپنے سروں کا تاج کہا جاتا ہے...... سو یہاں اپنے ان بھائیوں کو خاص طور پر کہنا چاہوں گا جو ولولہ انگیز تحریر کا ملکہ رکھتے ہیں کہ آپ اپنے قلم کی حرمت کے ساتھ علم و اہل علم کی حرمت کو بھی ملحوظ رکھا کیجیے، بات بے بات مسلسل تنقید، ناپختہ قارئین (جو کہ زیادہ اور بہت بڑی تعداد میں ہیں) کو یہ ماحول فراہم کرتی ہے کہ وہ اس معاملے میں بے باک ہوجائیں۔ اور ایسا ہورہا ہے جس پہ آپ یقیناً روز جزا جواب دہ ہیں۔

دوم یہ بھی عرض کردوں کہ طبقہ علما کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟ اس بابت گو کہ یہ موقف ایک ذاتی حیثیت بھی رکھتا ہے لیکن ان شاء اللہ اقرب الی الصواب ہے۔ اور یہ دعویٰ بھی ہے کہ آپ کو یہی موقف ان شاء اللہ ان شیوخ علما کا بھی ملے گا جو ایک مضبوط اور متحکم بنیاد پہ قائم اعلائے کلمۃ اللہ کی عالمی تحریک جہاد سے وابستہ ہیں، ان کا عمل تو اس کی گواہی دیتا ہی ہے، قولی تصدیق کے لیے بے شک ان سے تصدیق کروالیجیے۔

بندہ کے اس موقف کے مطابق وہ علما جو جہاد و مجاہدین کی اعلانیہ حمایت نہیں فرمارہے انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جائے ایک تو وہ گروہ جو مجاہدین کے خلاف اور عساکر، افواج و حکومت کی حمایت میں صریح فتوی دیتے ہیں...... ایسے علمائے سو کے ساتھ اعلانیہ حرب ہے اور اس میں ان کے عمل کے مطابق ان کے ساتھ معاملہ کیا جائے گا...... یعنی تحریر و تقریر میں اعلانیہ رد کے ساتھ نوبت ان کو راستے سے ہٹانے تک پہنچے تو وہ بھی کیا جائے گا لیکن جتنا ان کا عمل ہو اس کو دیکھ کر ہی معاملہ روا رکھا جائے گا......

دوسرا وہ گروہ ہے جو اگرچہ موجودہ جہادی تحریک کی حمایت نہیں کرتے تو دوسری طرف افواج کے حق میں صریح فتاویٰ بھی نہیں دیتے۔ ان کے ساتھ سکوت اور چشم پوشی کا معاملہ کیا جائے...... کیونکہ ایک حد تک وہ ہمارے محسن ہیں کہ کم از کم افواج کے حق میں فتویٰ نہیں دیتے۔ اگر وہ بھی افواج کے حق میں فتوی دیں تو اہل جہاد کے لیے رکاوٹیں بڑھ جائیں اور یہ افواج ہی اس وقت سب سے بڑی رکاوٹ ہیں اور ان کی بھرپور کوشش

21 نومبر: صوبہ زابل......................صدر مقام قلات...................ریموٹ کنٹرول بم حملہ...................3 افغان فوجی ہلاک

ہوتی ہے کہ وہ ایسے علما سے اپنے حق میں فتاویٰ ضرور حاصل کریں، اس کا اندازہ ان ہی کو ہے جو اہل مدارس سے وابستہ ہیں۔

اسی لیے دیکھا گیا ہے کہ بہت سے کبار علما جہاد و مجاہدین کے حق میں زیادہ نہیں صرف ایک ایک فتوی پہ ہی راہ سے ہٹا دیے گئے......سو علما کا اٹھ جانا اور یوں ان کا قتل عام بھی تحریک جہاد کے لیے اور عامۃ المسلمین کے لیے بہت بڑا نقصان ہوتا ہے......

چونکہ علما نے عوام میں ہی رہنا ہے اور ان کی سیکورٹی کا معقول بندوبست اسباب کے درجہ میں نہیں ہوتا لہٰذا وہ علما جو افواج کے حق میں اعلانیہ فتوی نہ دیں گو کہ وہ جہاد و تحریک جہاد کی حمایت میں بھی نہ بولتے ہوں تو ان کے ساتھ حفظ حدود و حفظ مراتب کا مکمل لحاظ کیا جائے اور ان کی توہین و تنقیص سے اجتناب برتتے ہوئے ان کو ان کے حال پہ چھوڑا جائے۔ کیونکہ ایسے علما میں بھی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو خفیتاً بہت سے امور خیر بابت تحریک سرانجام دیتے ہیں جو عامۃ المجاہدین کے علم میں بھی نہیں ہوتے۔ آپ کے علم میں کیسے آئیں؟

یادر کھیے! آپ اپنے علما کو جمود کا نام دے کر عیسائی پادریوں کے ساتھ نہیں ملا سکتے، عیسائی معاشروں میں جاہل پادریوں کے پیدا کردہ مسائل والی صورت حال مسلم معاشروں میں کبھی بھی ظہور پذیر نہیں ہوئی، بلکہ عیسائی معاشروں کے بالکل برعکس مسلم معاشروں میں علمائے دین نے اپنی جانوں کی قربانی دے کر سلف صالحین کے منہج پر دین کی درست تعبیر کو باقی رکھا......

اہل اسلام کی تاریخ علما کی لازوال قربانیوں سے بھری پڑی ہے امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام ابن تیمیہ سے لے کر زمانہ قریب میں ہمارے خطہ پاک و ہند میں حضرت شاہ ولی اللہ، حضرت سید احمد شہید، شیخ الہند محمود حسن گنگوہی، مولانا جعفر تھانیسری رحمہم اللہ تعالی اور دیگر اسیران مالٹا سے ہوتے ہوئے شاملی کے میدان سے لے کر قندھار تک علما ہی کے فیض یافتگان کے ہاتھوں قربانی کی داستانیں رقم ہو رہی ہیں، حتی کہ خاموش رہنے والے علما کو تو اللہ بیٹھے بٹھائے شہادت کے بلند رتبہ سے سرفراز فرما رہے ہیں، یادر کھیے شہادت اسی کو ملتی ہے جو اللہ کو محبوب ہوتا ہے۔

یادر کھیے! اصل مدار آخری عمل پہ ہے جو یقیناً اللہ کے سوا کوئی بندہ دوسرے کی بابت تو کجا اپنے بارے بھی نہیں جانتا...... بندہ ذاتی طور پر اس کا مشاہدہ کر چکا ہے کہ ایسے ہی علما کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جن کی شہادت یا وفات پہ شیوخ الجہاد بھی بلک بلک کر روتے ہیں جب کہ یہ بھی دیکھا ہے کہ کارکن ان علما کی حیات میں ان پہ تبرا کرتے رہے فقط ایک مثال کے طور پہ مولانا اسلم شیخوپوری شہید رحمہ اللہ کا تذکرہ کر دوں کہ سانحہ لال مسجد کے وقت اور بعد بہت سے نو جوانوں کو حضرت پہ طعن کرتے دیکھا جب کہ شیخ کی شہادت پہ شیوخ الجہاد صدمہ سے نڈھال پائے گئے اور ان کے باقاعدہ تعزیتی بیانات سنے گئے......

اسی طرح اسی سانحہ کے وقت اور بعد ازیں ایک کثیر نوجوانوں کی تعداد دیکھی جو مولانا علی شیر حیدری شہید رحمہ اللہ کو نہایت برا بھلا کہتی رہی جب کہ وہ اس دنیا سے بہت اچھی موت گئے اور ان کی قبر سے خوشبو کا ظہور ثقہ احباب اور بڑی تعداد کے مشاہدہ میں آیا......اسی طرح ابھی حال ہی میں سانحہ جامعہ تعلیم القرآن کے موقعہ پہ مولانا شمس الرحمٰن معاویہ رحمہ اللہ پر تبرا بہت سنا (کیونکہ وہ جماعت اہلسنت یعنی SSP کے پنجاب کے صدر تھے) لیکن ابھی ان کی شہادت پہ ان کا پر سکون چہرہ ان کی کامیابی کا اظہار تھا۔

لہٰذا اپنے پیاروں کو مختصر کہوں گا کہ ان علما نے تو جاتے ہوئے ایمان بچا لیا کیونکہ اللہ نے بہر حال وراثت نبوت کے لیے چنا ہے تو وہ ان کی جاتے ہوئے ایمانی حالت برقرار رکھ دیتا ہے......لیکن آپ اور مجھ ایسے اپنی فکر کریں۔ یہ نہ ہو تبرا کرتے کرتے ہی چلے جائیں اور............جی ہاں آپ سمجھ جائیں مزید کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مزید بر آں اس دوسرے گروہ کے علما کی بابت اس منہج پہ شیوخ نے تو عمل بھی کر کے دکھایا پر نچلا طبقہ ہنوز افراط و تفریط کا شکار ہے اور اس دوسرے گروہ کے علما کی مسلسل توہین و تنقیص علم اور اہل علم پر سے عامۃ المسلمین کے عدم اعتماد کی فضا پیدا کرتی ہے جو قطعاً مناسب نہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی کافی مفاسد موجود ہیں۔

خاص طور پہ جب سوشل میڈیا میں جہاں ''اِٹ پٹو'' تو ایک عدد ''شیخ الجہاد'' برآمد ہوتا ہے۔ اس فضا کے اثرات بد بہت دیکھے جا رہے ہیں۔ اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہاں عملاً کسی امیر کی سر پرستی اور اس کی ہدایات کے بغیر دعوتی کام کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ایسے افراد اپنی فہم کے مطابق جو کچھ کرتے ہیں بہت سے اوقات وہ مستحسن ہی نہیں ہوتا بلکہ مسلسل کیے جائیں تو جہادی تحریک کے لیے مضر بھی ہوتے ہیں۔

سو ایسے افراد کے لیے اگر خود کو کسی باقاعدہ نظم کے تحت لانا ممکن نہ ہو تو انہیں چاہیے کہ وہ سوشل میڈیا پہ اپنی دعوت محدود بنیادوں پہ یعنی خاص ٹارگٹس کو سامنے رکھیں اور ہر معاملہ یا بابت میں دخل اندازی نہ فرمایا کریں (آسان لفظوں میں ٹانگ نہ اڑائیں) اس سے کام میں برکت ہوگی ان شاء اللہ۔ اور اسی حوالے سے ایک اہم بات طبقہ علما کے ساتھ تعامل کی وضاحت ہے۔ امید ہے احباب توجہ فرمائیں گے......

☆☆☆☆☆

''یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ آج پاکستان میں عملاً امریکہ ہی کی حکومت اور اسی کا نفوذ و غلبہ ہے، اور یہ امریکہ ہی ہے جس کے حکم پر اس سرزمین سے اٹھنے والی ہر دینی تحریک کو کچلا جاتا ہے۔ لہٰذا جب تک امریکہ کو پاکستان و افغانستان سے نابود کر کے پاکستان کو امریکی غلامی سے آزاد نہیں کروایا جاتا، یہاں اصلاحِ احوال ناممکن ہے''۔

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

21 نومبر: صوبہ ہلمند............ضلع مارجہ............مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ............7 افغان فوجی ہلاک............3 زخمی

ادائیگی فریضہ جہاد پر اعتراضات اور اُن کا علمی محاکمہ

مولانا محمد عیسیٰ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

اعتراض: بدر ہمارے لیے دلیل نہیں بن سکتا۔ بدر تو صحابہ کرامؓ کے لیے بھی دلیل نہیں تھا۔ اگر بدر دلیل ہوتا تو خندق میں پریشان ہونے کی ضرورت کیوں تھی؟ سارے سر جوڑ کر بیٹھے ہیں کہ کیا کریں؟ دس ہزار کا لشکر لے کر ابوسفیان آ رہا ہے، کوئی ایک تو کھڑا ہو کے کہہ دیتا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بات ہے، آ رہا ہے تو آنے دیں۔ بدر میں فرشتے نہیں آئے تھے؟ اب بھی فرشتے آئیں گے، ہمیں گھبرانے کی کیا ضرورت ہے؟ بدر کو تو صحابہ کرامؓ بنیاد نہیں بنا رہے اور کہہ رہے ہیں کہ کیا کریں بھائی اتنا بڑا لشکر آ رہا ہے، کیا کریں؟ آخر طے ہوا کہ خندق کھودو تب جان بچے گی۔ تین اطراف باغ تھے، ایک طرف مدینہ کی کھلی تھی۔ چھ میل لمبی خندق کھودی گئی، تین ہفتے میں یہ ساری خندق تیار ہوگئی۔ ڈیڑھ ہزار صحابہؓ لگے ہوئے ہیں، خود اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کدال تھی اور مار مار کر کھدائی کر رہے تھے۔ یہ سب کچھ وہ کر رہے ہیں جنہوں نے بدر میں فرشتوں کو آنکھوں سے اترتے ہوئے دیکھا تھا''۔

الجواب: سورۃ الانفال میں ہے

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدْوَّ اللّهِ وَعَدُوَّكُمْ(الانفال: ۶۰)

''کافروں کے مقابلے میں جس قدر استطاعت ہو، اپنی قوت مہیا کرو اور گھوڑوں کے باندھنے سے جس سے تم اللہ اور اپنے دشمنوں کو ڈرا سکو''۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور حیات میں اور خلفائے راشدین نے اپنے دور امارت میں کبھی اس حکم کی تعلیم سے صرف نظر نہیں کیا۔ بدر کی لڑائی ہنگامی طور پر پیش آئی۔ اس میں بھی جس قدر سامان جنگ اور جس قدر رسد کا مہیا کرنا ممکن تھا، پوری تیاری کی۔ اس طرح ایک ایک نفر کو تلاش کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لے گئے، احسن تدبیر اور رائے سے کام لیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ ہمارا مقابلہ ایک نبرد آزما اور اسلحہ سے لیس طاقت ور دشمن سے ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب بدر میں اپنے صحابہؓ سے مشاورت کی۔ مشاورت اور اللہ تعالیٰ کی عنایات ونصرت کے وعدہ وبشارت پر جنگ کا آغاز کیا اور یہی منشائے خداوندی تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّهِ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَO إِن يَنصُرْكُمُ اللّهُ فَلاَ غَالِبَ لَكُمْ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ وَعَلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكِّلِ الْمُؤْمِنُونَ (آل عمران: ۱۵۹، ۱۶۰)

''اپنے کاموں میں ان سے مشاورت لیا کرو اور جب (کسی کام کا) عزم مصمم کر لو تو اللہ پر بھروسہ رکھو بے شک اللہ بھروسہ رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اگر اللہ تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے؟ اور مومنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں''۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں، اُحد میں، غزوہ خندق میں اور فتح مکہ میں، اسی طرح غزوۂ حنین میں حسب حال اس قاعدہ اور ضابطہ کو کبھی ترک نہیں کیا۔ حیرت ہے کہ معترضین کو بدر کے نام اور بدری تعداد سے کیوں چڑ ہے۔ آج بھی اگر وہی احوال اسلامی مرکز سے متعلّق پیش آجائیں جو دارالہجرۃ مدینہ منورہ میں بدر کے وقت پیش آئے تھے تو بدر ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔ بدر کا حکم منسوخ نہیں ہوا۔ بشرطیکہ جذبہ جہاد ہو، جہاد کے لیے شرح صدر ہو، شوق شہادت ہو تو فتح ونصرت ہمارا استقبال کرے گی۔

الحاصل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خندق میں بددل اور مایوس نہیں ہوئے، لشکر کفار کو دیکھ کر ان کو اللہ اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ یاد آیا اور مطمئن ہوگئے۔ البتہ شروع میں آزمائش میں مبتلا ہوئے اور ایک قسم کا جھٹکا لگا۔ اسی طرح کی آزمائش بدر میں بھی پیش آئی۔ خندق میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین کو اللہ تعالیٰ کی نصرت کا وعدہ سنایا اور بشارت دی، تسلی دی۔ البتہ منافقین اور ان کے ہم نوا لوگ یہ حالت دیکھ کر کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جو وعدہ کیا ہے، دھوکہ ہی ہے:

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُوراً (الاحزاب: ۱۲)

''اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہنے لگے کہ خدا اور اس کے رسول نے تو ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا''۔

اور خندق میں بھی بدر کی طرح ملائکہ اترے اور مادی قوتیں یعنی تند و تیز طوفان بھی آیا جس سے مشرکین کی کمر ٹوٹ گئی۔ سورۃ الاحزاب میں ہے:

لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَن صِدْقِهِمْ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَاباً أَلِيماًOيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحاً وَجُنُوداً لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيراً (الاحزاب: ۸،۹)

(بقیہ صفحہ ۳۲ پر)

مسلمان آبادیوں میں دھماکے، بلیک واٹر اور پاکستانی ایجنسیوں کی کارستانی ہیں

شیخ مصطفیٰ ابوالیزید رحمہ اللہ

'خونِ مسلم کی حرمت' کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس میں گاہے بگاہے مجاہدین کی قیادت کی طرف سے آنے والے بیانات شائع کریں گے۔ مجاہدین کے لیے اس موضوع کی بہت زیادہ اہمیت اس لیے بھی ہے کہ وہ تو اپنی جنت کے لیے مارتے اور مرتے ہیں...... اگر ناحق خون کر کے جنت کو جہنّم میں بدل لیں تو اس سے بڑا خسارہ کیا ہوگا؟

امریکہ اس وقت صرف اور صرف افغانستان سے باعزت واپسی کا راستہ ڈھونڈنے کی کوشش میں ہے۔ افغانستان میں شکست کی صورت میں روس کی مثال اُس کے سامنے ہے۔ جنرل میک کرسٹل ایک جرنیل ہوتے ہوئے صرف فوجی کی حیثیت سے سوچتا ہے، اُس نے امریکی حکومت پر زور دیا ہے کہ اگر فوری طور پر مزید فوج نہ بھیجی گئی تو افغانستان میں شکست ہو سکتی ہے۔ دوسری طرف امریکہ کی قومی سلامتی کے مشیر جنرل جیمز جونز نے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''افغانستان میں مزید فوج بھیجنا' بے وقوفی ہے۔ افغانستان میں دو لاکھ فوج بھی بھیجی جائے تو وہ اُسے نگل جائے گا۔ ماضی میں بھی دیگر قوموں کے ساتھ یہی ہوتا رہا ہے''۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ مزید فوج بھیجے یا نہ بھیجے' شکست اُس کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔ مزید فوج بھیجنے کی صورت میں صرف ایک فرق پڑے گا' وہ یہ کہ مزید صلیبی جنگ کا ایندھن بنیں گے۔

اس حقیقت کو جانتے ہوئے امریکہ متبادل راستے تلاش کر رہا ہے، جس سے وہ افغانستان سے نکل بھی جائے اور اُس کی ساکھ بھی بچے رہے۔ اس لیے وہ مجاہدین میں رخنہ ڈالنے کی کوشش بھی کر رہا ہے اور ساتھ ساتھ ایسی کٹھ پتلیاں بھی ڈھونڈ رہا ہے جو اُس کے جانے کے بعد اُس کا کام سنبھال سکیں۔ مجاہدین نے محض اللہ ہی کی مدد سے صلیبی دنیا کو اس حال کو پہنچایا ہے اور اُسی کی نصرت سے صلیبی چالوں کو بھی ناکام بنائیں گے اور ان کا انجام ان شاء اللہ روس سے بھی بدتر ہوگا۔

الحمد لله و الصلوٰة والسلام علىٰ رسول الله و آله و صحبه و سلم

پوری امتِ مسلمہ اور بالخصوص پاکستان کے مسلم معاشرے کے نام پیغام

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آج میں آپ سے اُن مجرمانہ بم دھماکوں کے متعلّق کچھ گفتگو کرنا چاہوں گا جو چند دن قبل پشاور میں کیے گئے۔ جن کا ہدف مسلمانوں کے بازار تھے اور جن کے ذریعے معصوم بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور مردوں کا قتلِ عام کیا گیا۔ ان مجرمانہ دھماکوں کے متعلّق ہمارا موٴقف یہ ہے کہ اولاً ہم مسلمانوں کے بازاروں اور عام رہائشیوں کے درمیان اس قسم کے دھماکوں کی شدت کے ساتھ مذمت اور ان سے اِظہارِ برأت کرتے ہیں۔

ہم اور ہمارے دیگر مجاہد بھائی کئی مواقع پر یہ موٴقف بیان کر چکے ہیں کہ مجاہدین تو صرف اللہ کی راہ میں اس کے کلمے کی سربلندی، اس کی شریعت کے نفاذ اور اپنی امّتِ مظلومہ کی مدد و نصرت کے لیے کھڑے ہوئے ہیں، نہ کہ نعوذ باللہ ان کا قتلِ عام کرنے کے لیے۔

تمام مسلمانوں کو اچھی طرح یہ بات جان لینی چاہیے کہ مجاہدین سے ایسے گھٹیا اور مکروہ افعال کا صادر ہونا محال ہے! کیونکہ مجاہدین تو راہِ جہاد پر نکلے ہی اس لیے ہیں کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے دین، ان کی سرزمین، عزت و ناموس اور ان کی جان و مال کا دفاع کر سکیں، جسے صلیبیوں اور ان کے مرتد اتحادیوں نے مباح قرار دے رکھا ہے، اور اُن کے ہاتھ اِن معصوم مسلمانوں کے لہو سے تر ہیں۔

ثانیاً مجاہدین کا ہدف صرف اور صرف مرتد ریاست کی افواج، سکیورٹی ادارے اور انٹیلی جنس ایجنسیاں ہوتی ہیں۔ یعنی ہمارا ہدف تو وہی لوگ ہیں جو بلواسطہ لال مسجد، سوات، وزیرستان، باجوڑ، مہمند، خیبر اور اورکزئی ایجنسی میں معصوم و کمزور مسلمانوں کا قتلِ عام کرنے کے ذمّہ دار ہیں۔ لیکن ڈالر کے پجاری یہ نشریاتی ادارے مجاہدین کے اس موٴقف کو یکسر نظرانداز اور فراموش کرتے ہوئے، امریکی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے، مجاہدین کو دہشت گرد قرار دے کر ان کی نیک نامی کو داغ دار کرنے کی کوشش میں ہیں۔

ثالثاً مجاہدین انتہائی باریکی اور توجہ کے ساتھ اپنے اہداف منتخب کرتے ہیں۔ جن جگہوں پر عوام النّاس کا آنا جانا ہو، ان سے مکمل گریز کرتے ہوئے صرف مخصوص اہداف کو نشانہ بنایا جاتا ہے مثلاً جی ایچ کیو، آئی ایس آئی کے مراکز اور نام نہاد 'دہشت گردی' یعنی اسلام کے خلاف جنگ کے ٹریننگ سینٹرز مجاہدین کا ہدف بنتے ہیں۔

رابعاً ہماری سوچی سمجھی رائے یہ ہے کہ یہ بم دھماکے' اللہ کے دشمن صلیبی، اُن کی اتحادی حکومت اور ایجنسیوں کی کارستانی اور اُن کی مکروہ جنگ کا ایک حصّہ ہیں اور ہوں بھی کیوں نا! کیونکہ یہ تو وہی لوگ ہیں جو نہ ہی کسی مومن کے متعلّق کسی عہد اور ذمّہ کا لحاظ و پاس رکھتے ہیں اور نہ انھیں کسی مومن کی حرمت کا کوئی احساس ہے، بلکہ ان کے نزدیک تو خونِ مسلم کی کوئی قدر و قیمت ہی نہیں۔

تمام لوگ اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ اس مجرم و فاسق حکومت اور اس کے سکیورٹی اداروں کی حمایت اور اجازت سے بلیک واٹر اور دیگر مجرم مافیا نے پاکستان میں

21 نومبر: صوبہ کنڑ............ضلع مانوگئی............دو چوکیوں پر مجاہدین کے حملے............12 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ پاکستان ان کے لیے کھلی شکارگاہ بن چکا ہے۔ یہی لوگ ایسے مکروہ جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں اور بعد ازاں میڈیا کے زور پر ان کارروائیوں کو مجاہدین کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں۔ تاکہ ایک طرف مسلمانوں کی نسل کشی سے انھیں تسکین ملے اور دوسری طرف ان کے ذریعے مجاہدین کی کردارکشی کی جاسکے۔ دونوں لحاظ سے ان کا فائدہ اور مسلمانوں کے لیے سراسر نقصان ہے۔ اب میں وہ ثبوت بیان کروں گا جو اس بات کو مزید واضح کرتے ہیں کہ مذکورہ بم دھماکے انھی خونی ایجنسیوں کا کیا دھرا ہے۔

اول یہ کہ عراق و افغانستان میں یہی سیاست کئی مرتبہ دہرائی جا چکی ہے اور اب ذلیل امریکی یہی پرانے حربے پاکستان کی طرف منتقل کر رہے ہیں، جب کہ کئی مرتبہ وہ یہ صراحت بھی کر چکے ہیں کہ وہ اپنے پرانے تجربے پاکستان میں منتقل کریں گے۔

دوئم یہ کہ پھر ان مجرمانہ دھماکوں کے لیے عین وہی وقت منتخب کیا جاتا ہے جب اعلیٰ امریکی عہدیدار پاکستان کا دورہ کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی پریس کانفرنس میں یہ کہہ سکیں کہ ان دھماکوں کے ذمّہ دار وہی دہشت گرد ہیں جن کے خفیہ ٹھکانوں پر ہم قبائلی علاقوں میں ڈرون حملے کرتے ہیں اور یہ دعویٰ کر سکیں کہ امریکہ تو دراصل ان دہشت گردوں یعنی مجاہدین کے خاتمے کے لیے پاکستانی عوام اور حکومت کی مدد کرنا چاہتا ہے۔

سوئم یہ کہ پاکستان کے صحافتی حلقوں نے بھی یہ بات نقل کی ہے کہ بلیک واٹر اور مغربی سفارت کاروں سے اسلام آباد میں اسلحہ اور دھماکہ خیز مواد ضبط کیا گیا ہے اور یہ سب کچھ یوں اچانک ہی رونما ہو گیا، جس کے بعد فوری طور پر اس معاملے کو دبانے کی کوشش کی گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی خفیہ سازشیں اور جرائم اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اللہ ان لوگوں کو رسوا کرے! ان کا ہدف ہر اُس معزّز عالم، داعی، دانشور، لکھاری اور صحافی کی ٹارگٹ کلنگ کرنا ہے جو مجاہدین کی مدد کرتا ہے یا ان سے ہمدردی رکھتا ہے۔

چہارم یہ کہ ان تمام دھماکوں میں ایسی گاڑیاں استعمال کی گئی ہیں جنھیں دھماکہ خیز مواد سے بھر کر بازاروں میں کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ دنیا بھر کی خفیہ ایجنسیاں دہشت گردی پھیلانے کے لیے عموماً یہی طریقۂ کار اختیار کرتی ہیں، اور ایسے کتنے ہی دھماکے یہ مجرمین عراق اور دوسرے علاقوں میں کروا چکے ہیں۔

میرے پیارے مسلمان بھائیو! اِن جرائم کے پیچھے وہی ہاتھ کارفرما ہیں جو قبائلی علاقوں اور افغانستان میں مسلمانوں کی بستیوں اور مساجد پر ٹنوں وزنی بم برساتے ہیں۔

آخر میں، ہم تمام مسلمانوں اور بالخصوص پاکستانی عوام کو یہ دعوت پیش کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے خلاف کی جانے والی اِن سازشوں اور اِن کے پھیلاؤ کو اچھی طرح سمجھیں اور اِس حقیقت کا ادراک کریں کہ اُن کا دشمن اپنے مفادات کے حصول میں نہ کسی دین کا پابند ہے اور نہ ہی اسے انسانیت کا کوئی پاس ہے۔ جنگوں میں مجرمین کو کھلی چھوٹ ہوتی ہے کہ وہ جو چاہیں کرتے پھریں۔ یقیناً یہ ایک فتنہ اور آزمائش ہے۔ لہٰذا آپ اللہ پر توکّل کیجیے اور جان رکھیے کہ اللہ کی مدد و نصرت صبر ہی کے ساتھ حاصل ہوتی ہے۔ حق اور اہلِ حق کو پہچانیے اور ان کی مدد کیجیے۔ خصوصاً صحافیوں، مفکرین اور لکھاریوں میں موجود اہلِ خیر سے ہمارا مطالبہ ہے کہ حق کے ساتھ ڈٹ کر کھڑے ہو جائیں! انصاف کا ساتھ دیں! اور اِن مکروہ سازشوں کا پردہ چاک کریں! یقین کیجیے خدانخواستہ اگر اِس جنگ میں مجاہدین کو شکست ہوئی تو بلیک واٹر، صلیبی طاقتوں اور مرتدّین کا اگلا ہدف خود آپ لوگ ہی ہوں گے۔ آپ کے مجاہد بھائی تو آپ کی اپنی اُمّت اور آپ کے دفاع کا خطِ اوّل ہیں، اور اللہ تو اہلِ ایمان ہی کا دوست اور مددگار ہے۔

تمام تعریفیں اللہ ربّ العالمین کے لیے ہیں اور ظالموں کے سوا کسی پر کوئی زیادتی نہیں۔

والسّلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

بیان اعظم طارق صاحب، سابق ترجمان تحریک طالبان پاکستان

نحمده و نصلي علی رسوله الكريم،اما بعد

میں بطور مرکزی ترجمان' تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کی طرف سے امتِ مسلمہ پر عموماً اور پاکستانی عوام پر خصوصاً یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ عوام کے اندر دھماکے ہم طالبان مجاہدین نہیں' بلکہ پاکستان کے خفیہ مکار ادارے اور بلیک واٹر کروا رہے ہیں۔ پاکستان کے ناپاک خفیہ ادارے عامۃ المسلمین میں مجاہدینِ طالبان کے خلاف بداعتمادی اور نفرت پیدا کرنے کے لیے اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد اور پشاور کے خیبر بازار اور قصہ خوانی بازار جیسے دھماکوں کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

تحریک طالبان پاکستان کے اہداف بڑے واضح ہیں۔ وہ سرکاری ادارے جو امریکی احکامات کے تحت تحریک طالبان پاکستان کے خلاف لڑتے ہیں اور اُن کے ہاتھ تحریک کے شہدا کے خون سے رنگے ہوئے ہیں' ہم اُن کو اپنا ہدف بنانے میں شرعی طور پر مجاز ہیں، اُن کو اپنا ہدف بناتے ہیں اور بناتے رہیں گے اور آخری دم تک اُن کے خلاف لڑتے رہیں گے۔ کیونکہ یہ ہمارے شرعی اہداف ہیں، ہم طالبان' شریعت کے پابند ہیں، شرعی جہاد کر رہے ہیں، کسی ایک عام مسلمان کو بھی ہدف بنانا ہم شرعی طور پر حرام سمجھتے ہیں۔ عوام ہماری طرف سے بالکل مطمئن رہیں، ہم اِن کے خیرخواہ، محافظ مسلمان بھائی ہیں۔ ہم ان شاء اللہ بہت جلد ان ظالم امریکی آلۂ کار پاکستانی خفیہ اداروں سے اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد اور پشاور کے ان دھماکوں کا انتقام لیں گے' جن میں ان ظالموں نے سیکڑوں معصوم مسلمانوں کو شہید کروایا، بے گناہ عوام کو بلیک واٹر اور اُن کے میزبانوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتے۔ امریکہ کے لیے اپنا ایمان و عقیدہ قربان کرنے والوں کو ان شاء اللہ بہت جلد اُن کے انجام تک پہنچایا جائے گا۔

وآخر دعوانا عن الحمد لله رب العالمين

☆☆☆☆☆

22 نومبر: صوبہ بادغیس............ضلع مرغاب............مجاہدین کے حملے............2 رینجر گاڑیاں تباہ............8 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

ہرات کا ستر فیصد کنٹرول مجاہدین کے پاس ہے

امارت اسلامیہ افغانستان کی جانب سے صوبہ ہرات کے جہادی رہنما حاجی عبدالرحمٰن حفظہ اللہ سے گفتگو

صوبہ ہرات افغانستان کے مغرب میں واقع ہے جس کے شمال میں ترکمانستان، مغرب میں ایران، جنوب میں صوبہ فراہ اور مشرقی جانب صوبہ غور اور بادغیس واقع ہیں۔ صوبہ ہرات کا کل رقبہ کلومیٹر ہے، اور اس کی کل آبادی حالیہ سروے کے مطابق پندرہ لاکھ کے قریب ہے۔ صوبہ ہرات کے پندرہ اضلاع میں انجیل، گذرہ، کرخ، رباط سنگی، کشک کہنہ، گلران، کوہستان، غوریان، زندہ جان، ادرسکن، شینڈنڈ، اوبے، پشتون زرغون، فارسی اور چشت شریف شامل ہیں۔ اسی صوبے میں امارت اسلامیہ کے اہم رہنما حاجی عبدالرحمٰن سے انٹرویو کیا گیا ہے جو قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

حاجی عبدالرحمٰن کا تعلق صوبہ فراہ کے ضلع بکوا سے ہے، امارت اسلامیہ کے دور حکومت میں مختلف عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں، جب امریکہ نے افغانستان پر فوج کشی کی اور اس کے نتیجے میں امارت اسلامیہ کی اسلامی حکومت ختم ہوئی تو انہوں نے صوبہ فراہ میں قابض افواج کے خلاف عملی طور پر جہاد میں حصہ لیا اور ایک بار پھر جارح دشمن کے خلاف میدان کارزار اپنے لہو سے گرم رکھا اور دشمن پر تابڑتوڑ حملوں کا آغاز کر دیا، گزشتہ بارہ برس کے دوران مختلف جہادی ذمہ داریاں سرانجام دے چکے ہیں، اس سلسلے میں انہوں نے صوبہ فراہ کے صوبائی کمیشن کی سربراہی، ضلع بکوا میں عسکری قیادت، بالا بلوک کی سربراہی اور صوبہ نیمروز میں جہادی کارروائیوں کی قیادت کر چکے ہیں اور گزشتہ چھ ماہ سے صوبہ ہرات میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

سوال : محترم حاجی صاحب صوبہ ہرات میں جہادی سرگرمیوں سے متعلق آگاہ کیجیے گا؟

جواب : صوبہ ہرات میں جہادی کارروائیاں توقع سے بڑھ کر ہیں، اگرچہ مجاہدین کے خلاف دشمن پروپیگنڈہ اور طاقت کا استعمال بھی کر رہے ہیں، لیکن پھر بھی اللہ کے فضل و کرم سے مجاہدین پہلے سے بہت منظّم اور مضبوط ہیں اور ان کے حوصلے بہت بلند ہیں۔ ہرات کے تمام اضلاع میں مجاہدین موجود اور سرگرم عمل ہیں، میں خود چند ماہ سے ہرات کے مختلف اضلاع میں جہادی کارروائیوں کی نگرانی اور مشاہدہ کر رہا ہوں، اللہ کا شکر ہے کہ مجاہدین بہت بہتر انداز سے دشمن کے خلاف برسرپیکار ہیں، مجموعی طور پر ہرات کا ستر فیصد کنٹرول مجاہدین کے پاس ہے، صرف ہرات کے دارالحکومت اور گذرہ، پشتون زرغون اور انجیل میں مشکلات درپیش ہیں جہاں حکومتی حامی ملیشیا کے اہل کاروں کے ساتھ مجاہدین برسرپیکار ہیں باقی تمام اضلاع میں مجاہدین منظّم انداز سے سرگرم عمل ہیں۔

سوال : ہرات میں ضلع شینڈنڈ کی اہمیّت کے پیش نظر امریکہ نے بہت بڑا فوجی اڈہ قائم کیا اور امریکیوں نے اس ضلع پر کنٹرول برقرار رکھنے کے لیے گزشتہ دس برس کے دوران کئی فوجی آپریشنز کیے، اب صورت حال کیا ہے اور حالات کیسے ہیں؟

جواب : آپ کی بات بالکل درست ہے کہ شینڈنڈ اہم ضلع ہے جہاں نہ صرف امریکہ کا بڑا فوجی اڈہ قائم ہے بلکہ فوجیوں کے تربیتی مراکز بھی قائم کیے گئے ہیں، اور یہاں سے جنوبی افغانستان کی طرف ایک اہم شاہراہ بھی گزر رہا ہے۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران قابض افواج اور ان کے مقامی حواریوں نے بہت کوشش کی، عوام پر مظالم ڈھائے، قتل عام کیا، شہریوں کو تشدد کا نشانہ بنایا، جگہ جگہ چیک پوسٹس اور نا کے قائم کیے گئے اور جرائم پیشہ عناصر کو مسلح کر کے حکومتی حامی ملیشیا کے نام سے مسلح لشکر بنایا گیا لیکن پھر بھی اللہ کی نصرت اور مدد سے امریکی یہاں سے فرار ہو گئے اور خالد بن ولید آپریشن کے تحت ایک بار پھر اس ضلع پر مجاہدین نے کنٹرول سنبھال لیا۔ شینڈنڈ جو پہلے مکمل طور پر دشمن کے قبضے میں تھا اب اس کے اسی فیصد علاقوں پر مجاہدین کا کنٹرول ہے، دشمن کا کنٹرول صرف فوجی اڈے تک محدود ہے۔

شینڈنڈ میں زیرکوہ اہم علاقہ ہے جہاں پہلے حکومتی حامی ملیشیا کے چوبیس چیک پوسٹیں قائم تھیں، لیکن للہ الحمد مجاہدین نے خالد بن ولید آپریشن کے آغاز کے بعد کئی اہل کاروں کو دعوت کے ذریعے سرنڈر کر دیا گیا ہے اور بہت سی چیک پوسٹوں کو جنگ کے ذریعے تباہ کر دیا گیا ہے، اب صورت حال یہ ہے کہ بائیس چیک پوسٹیں تباہ کر دی گئیں اور صرف دو رہ گئیں، اسی طرح پولیس اور آرمی کی چیک پوسٹیں ختم کر دی گئیں ہیں، اب یہ علاقہ مجاہدین کا گڑھ ہے۔

میں اس بات کی بھی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ان علاقوں کا کنٹرول دوبارہ حاصل کرنے میں جہادی کارروائیوں کے ساتھ دعوت وارشاد کمیشن نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے اور ایک بڑی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو دعوت وارشاد کے ذریعے دشمن کی صف سے نکل کر مجاہدین سے آملے ہیں۔

سوال : آپ نے کہا کہ قابض افواج کے نکلنے کے بعد مجاہدین نے ان علاقوں پر دوبارہ کنٹرول حاصل کر لیا ہے، کیا دشمن نے مجاہدین کو بے دخل کرنے کے لیے کوئی آپریشن نہیں کیا ہے؟

جواب : دشمن نے اس کے بعد ایک بار پھر قسمت آزمائی کی لیکن انہیں کچھ ہاتھ نہ آیا، مثلاً زیرکوہ پر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنے اور وہاں سے طالبان بے دخل کرنے کے

لیے انہوں نے دو بڑے فوجی آپریشن کیے جنہیں گن شپ ہیلی کاپٹروں اور جنگی طیاروں کی مدد بھی حاصل تھی۔لیکن نقصان اٹھانے کے علاوہ انہیں کوئی کامیابی نہیں ملی،نومبر کے وسط میں ان علاقوں میں دشمن کی جانب سے شروع کیے گئے آپریشن میں ان کے چار ٹینک تباہ ہوگئے اور کئی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے جس کے نتیجے میں انہیں واپس راہ فرار اختیار کرنا پڑا،اس سے قبل ماہ اکتوبر میں بھی دشمن نے فوجی آپریشن کے ذریعے ایک ناکام کوشش کی جس میں وہ مکمل طور پر ناکام رہا اور اسے اس بار بھی پسپائی اختیار کرنا پڑی۔

سوال : حاجی صاحب رواں سال کے خالد بن ولید آپریشن کے حوالے سے کچھ بتادیں کہ ہرات میں کونسی قابل ذکر کامیابیاں ملی ہیں؟

جواب : خالد بن ولید آپریشن کے تحت ہم نے پورے ملک کی طرح ہرات میں بھی اہم کامیابیاں حاصل کیں،شینڈنڈ جیسا بڑا ضلع بھی مجاہدین نے دوبارہ فتح کرکے وہاں ایک موثر نظام قائم کردیا جہاں اس سے قبل دشمن کا کنٹرول تھا یہ قابل ذکر کامیابی ہے۔اس کے علاوہ ہرات کے مختلف علاقوں میں دشمن کی درجنوں چیک پوسٹیں تباہ کرکے ان علاقوں میں دوبارہ اپنا کنٹرول حاصل کرلیا،دشمن کی چیک پوسٹیں تباہ کرنے کا عمل ہرات کے تمام اضلاع میں کامیابی سے مکمل کیا گیا کئی آلات حرب مال غنیمت کے طور پر بھی ملے۔ہرات کی اہم شاہراہ پر دشمن کی سپلائی پر کئی بار بڑے حملے بھی کیے گئے جس کے باعث دشمن کو بھاری مالی نقصان بھی پہنچا اسی طرح شینڈنڈ میں دشمن کے دو بڑے سرچ آپریشن بھی ناکامی سے دوچار ہوئے۔

رواں سال کی بڑی کامیابی یہ بھی ہے کہ ایک بڑی تعداد میں لوگ دشمن کی صف سے نکل کر مجاہدین سے آملے،ہرات بھی ان صوبوں میں سے ہے جہاں یہ سلسلہ زوروشور سے جاری ہے۔اس حوالے سے کئی بار ایسے واقعات بھی رونما ہوئے کہ دشمن کی صف میں موجود اہل کار حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے اپنی چیک پوسٹوں میں اپنے ساتھیوں پر فائرنگ کرکے مجاہدین سے آملے ہیں،حال ہی میں پہلوان نامی ایک اہل کار نے چیک پوسٹ میں موجود اپنے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور اسلحہ سمیت وہ مجاہدین سے آملا،گزشتہ ہفتہ ہی شینڈنڈ کے زیرکوہ علاقہ میں رحمت اللہ کے نام سے ایک اہل کار ایک فوجی گاڑی،دومشین گن،تین عدد کلاشنکوف اور تین وائرلیس اپنے ساتھ لاکر مجاہدین کو سرنڈر ہوا،ان واقعات کے بعد دشمن کی صف میں بداعتمادی پیدا ہوگئی ہے، امید ہے کہ دعوت وارشاد کمیشن مزید کامیابیاں حاصل کرے۔

ہرات میں دشمن کے درمیانے درجے کے ذمہ داران بھی رواں سال ہلاک کیے گئے،اس سلسلے میں ضلع کرخ میں خفیہ ادارے کے مقامی سربراہ اور کرزئی کے مشیر ڈاکٹر سپنتا کے بھائی بھی گوریلا کارروائی میں ہلاک ہوا۔

ہرات میں رواں برس ایک اہم واقعہ ضلع شینڈنڈ میں پیش آیا جہاں زاول کے علاقے میں دشمن کے تربیتی مرکز قائم ہے وہاں ایک پہاڑ بھی ہے جس کا نام تخمر ہے جس پر ہیلی کاپٹر اترتے تھے اور فوجیوں کو پیدل مشق کے لیے لے آتے تھے،مجاہدین نے ایک حکمت عملی بنائی جہاں ان کے ہیلی کاپٹر اترتے تھے وہاں بم نصب کردیئے گئے،جب ہیلی کاپٹر وہاں پر اترا تو زوردار دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہوا اور اس میں سوار تمام فوجی بھی ہلاک ہوئے۔مختصراہرات میں حاصل کی گئی اہم کامیابیوں کا ذکر کیا مزید تفصیل جاننے کے لیے امارت اسلامیہ کی ویب سائٹ وزٹ کیجیے۔

سوال : حاجی صاحب آپ نے صوبہ ہرات کے مختلف اضلاع کا دورہ کیا وہاں کئی اہم سرکردہ لوگوں سے ملاقاتیں کیں اس حوالے سے کچھ معلومات دیں؟

جواب : گزشتہ دوماہ کے دوران میں نے ہرات کے تمام اضلاع کا تفصیلی دورہ کیا اس سلسلے میں، میں نے ہرات کے تمام اضلاع کا دورہ کیا طویل مسافت کی وجہ سے ضلع کرخ کا دورہ نہیں ہوسکا، میں نے اپنے دورے کے دوران مجاہدین اور علاقے کے معتبرین اور قبائلی عمائدین سے ملاقاتیں کیں اور ان کے مسائل پر ان سے گفتگو ہوئی۔

ہرات کے حوالے سے ہم نے ماضی میں یہ بات سنی تھی کہ وہاں کمانڈر اسماعیل نے لوگوں میں بڑی مقدار میں اسلحہ تقسیم کیا ہے لیکن جب ہم نے صوبے کا دورہ کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ یہ افواہ ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، ہرات کے عوام مجاہدین کے ساتھ قریبی روابط رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور تمام اضلاع میں مجاہدین کے حامیوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔

بہت شکریہ حاجی صاحب۔

حاجی صاحب: آپ کا بھی شکریہ

☆☆☆☆☆

''میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اگر کسی ملک میں اسلام کے تمام ظاہری احکامات اس بنیاد پر نافذ کردیئے جائیں کہ پارلیمنٹ نے انہیں منظور کیا ہے اور انہیں محترم قانون کا درجہ دیا ہے نہ کہ اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو ان شرعی احکام کا درجہ بھی باقی دنیاوی قوانین جیسا ہی کہلائے گا۔کیونکہ شریعت تو لوگوں سے پوچھ کر نافذ نہیں کی جاتی اور جو چیز لوگوں سے پوچھ کر نافذ کی جائے وہ شریعت نہیں ہوتی۔یہ تو پارلیمنٹ نامی ایک بولنے والے بت اور معبُود کی طرف سے نازل کردہ احکام ہیں۔تباہی اور ہلاکت ہو اس بت کے لیے بھی اور اس کے نافذ کردہ قانون کے لیے بھی''۔

شیخ ابویحییٰ اللیبی رحمہ اللہ

23 نومبر:صوبہ اروزگان..........ضلع چارچینہ..........مجاہدین کے حملے..........4 پولیس اہل کار ہلاک

افغانستان پر صلیبی حملے سے حاصل ہونے والے اسباق

القائد شیخ سیف العدل حفظہ اللہ

۳۔ ہم نے طالبان کے ساتھ طے کیا تھا کہ اینٹی ائیر کرافٹ گنوں سے فائر نہ کیا جائے......اس کہ وجہ یہ تھی کہ یہ طیارے ان کی رینج سے باہر تھے۔دوسرا وہ ان گنوں کی لوکیشن معلوم کر لیتے اور پھران پر بم باری کرتے......ہمارا منصوبہ یہ تھا کہ طیاروں کو یہ موقع نہ دیا جائے۔فضائی دفاع کے لیے استعمال کی ترتیب یہ تھی کہ سام 7 راکٹ ،سٹنگر میزائل ، شلکا گنیں اور دوسری اینٹی ائیر کرافٹ گنیں گاڑیوں پر نصب کی گئی تھیں......اس طرح سے تمام اینٹی ائیر کرافٹ اسلحہ گاڑیوں پر لوڈ تھا اور ایک جگہ پر ساکن نہیں تھا۔ہم نے انہیں اچھی طرح کیموفلاج کیا ہوا تھا،ہم منتظر رہتے کہ ہیلی کاپٹر آئے اور کسی جگہ اترنے کی کوشش کرے تو ہم اس پر اپنے اسلحہ کے دھانے کھول دیں۔اس طرح ہم نے دشمن کو سرپرائز بھی دیا کہ جب اس نے امیرالمومنین نصرہ اللہ کے گھر پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو اس کا ایک طیارہ گرادیا۔

۴۔انتظامی معا ملا ت

ہمارے ہاں انتظامی معاملات میں بہت لچک تھی۔وہ اس طرح کہ ہم نے لڑائی کے لمبے دورانئے میں منظّم اور غیر منظّم دونوں انداز میں کام کیا، ہر گروپ کے لیے چھوٹا مخصوص باورچی خانہ تھا وہ اپنی مطلوبہ اشیا لکھواتے جو انہیں مرکز کی جانب سے مہیا کی جاتی۔اور جب لڑائی کی شدت بڑھ گئی تو ہم نے ایک مرکزی باورچی خانہ تشکیل دیا جو لڑائی کے لمبے دورانیہ میں تین اوقات میں مقرر وقت پر گرم کھانا پہنچاتا۔

گھوڑا اور موٹر سا ئیکل:

انتظامی معاملات میں نقل وحرکت کے لیے گاڑیوں کی جگہ گھوڑے اور موٹر سائیکل نے لے لی۔معسکر ابوعبیدہ میں ۳ موٹر سائیکل تھے جنہیں سابقہ ایام میں بھائی استعمال کرتے تھے ،ان کا استعمال بہت کامیاب رہا۔امریکی اس جانب متوجہ نہ ہو سکے اور انہوں نے اس پر ایک بھی راکٹ فائر نہیں کیا...... باوجود اس کے کہ ہمارے بھائی ان کے ذریعے راستے سے زخمی اٹھا کے لے جاتے رہے،کھانا پانی اور معلومات لے جاتے رہے......اس دوران میں تمام اقسام کے طیارے ان کے اوپر گھومتے تھے۔یہاں تک کہ بعض بھائیوں نے اپنے لیے موٹر سائیکل خرید لیے اور اس پر جہاد کرنا شروع کر دیا۔اس سے وہ جہاد کی خدمت کرتے،انہوں نے اس کو'فُرسان الحدید'(لوہے کے گھوڑے) کا نام دیا۔

۵۔مجا ھدین کے اھل خانہ کو محفوظ مقامات پر پھنچانے کا کام:

ہماری یہ نصیحت ہے کہ دوران جنگ بڑے شہروں کو عورتوں اور بچوں سے خالی کر دیا جائے تا کہ آپ اطمینان سے لمبے عرصے تک لڑائی اور دفاع کر سکیں۔افغان مجاہدین اور ہم بھی ایسا ہی کیا۔قندھار میں ۱۱۶ خاندان تھے جن کی تعداد ۴۶۴ افراد تک پہنچتی ہے......جب کہ قندھار میں عرب مجاہدین کی تعداد ۸۰۰ تھی۔

ہم یہ کہہ سکتے ہیں بم باری شروع ہونے کے وقت سے لے کر (یعنی ۲۰ رجب لے کر ۲۲ رمضان) ہمارے زرمت میں پہنچنے تک شہدا کی تعداد ۱۷۹ تھی۔جن میں سے ۶ عورتیں اور ۲ بچے تھے...... یہ اللہ ہی کا فضل تھا کہ صلیبی افواج اور ان کے جھنڈے کے تحت کام کرنے والے ایجنٹوں میں سے کسی کو بھی کوئی عرب مجاہد نہیں ملا کہ وہ اس کو گرفتار کر سکے اور نہ ہی ان افواج کو کسی عرب خاندان کی بھنک پڑ سکی۔

۶۔لڑائی کے دوران زخمیوں کو نکالنا:

ہم کسی بھی زخمی کو شہر کے ہسپتال میں رکھنے کا رسک نہیں لیتے تھے......ابتدائی طبی امداد کے بعد انہیں پاکستان بھیجنے میں جلدی کرتے۔خطرناک ترین حالات میں بھی ہم نے ایسا ہی کیا......انسحاب (پسپائی) والے دن ہسپتال میں صرف ۱۵ زخمی بھائی رہ گئے ان میں سے بھی جو ۹ بھائی حرکت کر سکتے تھے انہیں ہم نے محفوظ طریقے سے نکال لیا۔جب کہ بقیہ ۶ اس قابل نہیں تھے کہ حرکت بھی کر سکیں۔افغان بھائیوں نے ان کو مسلح کر دیا اور وہ نقل وحرکت پر قدرت نہ رکھنے کے باوجود امریکیوں کے خلاف مزاحمت کرتے رہے۔اُنہوں نے اس بے جگری سے امریکیوں کا مقابلہ کیا کہ بالآخر امریکیوں نے ہسپتال میں گرنیڈ پھینک کر اور آرپی جی 7 فائر کر کے انہیں شہید کر دیا۔اور پھر ان کو جلا کر امریکیوں کی غلیظ تاریخ میں ایک اور رسوائی کا پیغام ریکارڈ کروایا۔

۷۔گھروں کے باغیچوں میں ایک سے زیادہ راستوں والی خندقیں کھودی جائیں جن پر چھت ڈالی گئی ہو تا کہ بم باری سے بچا جائے اور پتھر گرنے سے داخل ہونے کے راستے بند نہ ہوں۔یہ شہر کے رہائشی علاقوں کے لیے ہے یا ان علاقوں کے لیے جہاں بم باری کی توقع ہو۔جب کہ شہر کا دفاع کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی الگ خندقیں کھودیں۔لیکن خندقیں کھودتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے اور ایسی جگہ کا انتخاب کیا جائے کہ وہ اُس مقصد کو پورا کر سکیں جس کے لیے اُنہیں بنایا جائے......

خندوقوں کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ کھلے علاقوں میں بغیر کسی فضائی کور کے لڑائی کرنا (یہاں تک کہ اگر چہ آپ اچھے فضائی دفاع کے وسائل کے مالک ہوں) بہت بڑا جوا ہے۔دفاع کرنے والے کو چاہیے کے وہ اپنے آپ کو چھپائیں۔

23 نومبر: صوبہ قندہار......ضلع میوند......ریموٹ کنٹرول بم حملہ......ایک رینجرز گاڑی تباہ......7 اہل کار ہلاک اور 3 زخمی

شہروں میں گنجان عمارتیں دشمن کی حرکت اور فضائی ریکی میں رکاوٹ بنتی ہے۔اس طرح کھیتی باڑی کا علاقہ یا کاشت شدہ زمین لوکیشن کو چھپانے اور کسی بھی حملہ آور فورس کے خلاف گھات لگانے میں معاون ثابت ہوسکتی ہے۔

ہماری دوسری نصیحت یہ ہے کہ ریکی، گھات لگانے اور حملہ کرنے پر زیادہ سے زیادہ تربیت کی جائے چھوٹے گروپوں کے ذریعے کام کیا جائے۔اور جہاں تک ہوسکے بڑا گروپ استعمال کرنے سے گریز کیا جائے۔

۸۔اہم بات یہ ہے کہ ہم مناسب میدان کا چناؤ کریں اور اسے اس طرح تیار کریں کہ ہمیں دشمن کی پیش قدمی اور مجاہدین کی لگائی گئی گھات کی زد میں آنے کی صورت میں دشمن کے ساتھ قریبی (دوبدو) جنگ کے کا موقع میسر آسکے...... چونکہ اس موقع پر دونوں اطراف میں گھمسان کی جنگ چھڑی ہوگی اور درمیانی فاصلہ نہ ہونے کے برابر ہوگا، ایسی صورت میں دشمن کی فضائی قوت اپنی ساری صلاحیت کھو بیٹھے گی اور اسے لڑائی کے مکمل خاتمے تک لڑائی سے باہر رہنا پڑے گا۔جیسا کہ ہم نے پہلے کہا کہ امریکی سپاہی صرف فلمی کردار ادا کرنے کا اہل ہے۔گھات لگانے کی ایسی حکمت عملی کے نتیجے میں دشمن کو بہت نقصان اٹھانا پڑے گا۔

۹۔دشمن جس قدر بھی اسلحہ سے لیس ہو اور فنی وجدید ٹیکنالوجی صلاحیتوں کا مالک ہو،لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس کا ایسی قوم کے خلاف غالب آنا محال ہے جو آزاد رہنا چاہتی ہو۔امریکہ پر غلبہ پانا عین ممکن ہے اور اتنا آسان ہے کہ جس کا کوئی تصور نہیں کرسکتا۔امریکہ پر فتح پانے کے لیے مندرجہ ذیل محوروں پر کام کرنا ضروری ہے۔جن میں سے اہم ترین منافقین کی قوت پر ضرب لگانا جو امریکی سپاہی کی جگہ لڑتی ہے۔یہ ٹولہ عسکری طور پر کمزور اور نفسیاتی طور پر شکست خوردہ ہے۔جس کے پاس لڑنے کی کوئی بنیاد نہیں اور جنگ میں اس کا کردار بہت کمزور ہے۔اسی طرح کوئی بھی ایسا ملک جس کے پاس فضائی دفاع کے لیے اچھا میزائل سسٹم موجود ہو اس کے لیے باقاعدہ جنگ میں امریکہ کو بری طرح سے شکست دینا ممکن ہے جب تک کہ وہ وسیع تباہی پھیلانے والے ہتھیار استعمال نہ کرے۔

امریکی فوج بے جگری اور بہادری سے لڑنے والے ایسے افراد سے محروم ہے جن کے ذریعے وہ جنگ کی ابتدا ہی میں پیش قدمی کرسکے اور کسی زمین پر قبضہ کرسکے۔بلکہ اُس کا تمام دارومدار فضائی کارروائی پر ہوتا ہے۔اس موقع پر پھر امریکی ''بہادری'' سامنے آتی ہے اور فضائی بم باری سے تباہ علاقے میں ایسے سپاہی اتارے جاتے ہیں جو ''آزاد'' کروائی گئی زمین پر اپنا جھنڈا لہرائیں۔

آخری اور اہم بات:

اس طرح سے کہ کسی ایسے ملک اور حکومت کو موقع نہ دیا جائے کہ وہ ویسا کردار ادا کرسکے جیسا کہ پاکستانی خبیث حکومت نے کیا۔یہ سب سے خطرناک کردار تھا جس کا افغانستان پر سب سے زیادہ اثر پڑا،اسی نے اپنی زمین فراہم کی جس سے امریکی افواج نقل وحرکت کرتی تھیں،اسی نے امریکیوں کو انٹیلی جنس معلومات فراہم کیں،اسی نے انہیں طالبان حکومت کے متبادل کے طور پر منافق عناصر مہیا کیے......

۱۰۔اچھی کمیونیکیشن بہت ضروری ہے۔دشمن کمیونیکیشن کے ذرائع کاٹنے اور ان میں رکاوٹ ڈالنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اور یہ چیز بہت نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔اس لیے اس کا متبادل موجود ہونا بہت ضروری ہے۔ہمیں چاہیے کہ جدید ٹیکنالوجی پر کُلّی انحصار کی بجائے پیغام رساں افراد اور کمیونیکیشن کے پرانے طریقوں کے استعمال کی طرف آئیں۔

قندھار کے واقعات کے حوالے سے میری یادداشت میں آخری پانچ ایام کا تذکرہ:

اگلے دن نصرت کی خوش خبریاں آنی شروع ہوگئیں، جب امریکیوں نے آخر میں فیصلہ کیا کہ گل آغا کی فوج کو پیش قدمی پر مجبور کیا جائے۔امریکیوں نے گل آغا سے کہا کہ انہوں نے پچھلے کئی دنوں سے بھرپور بم باری کرکے اس سارے علاقے کو مکمل طور پر تباہ کرڈالا ہے، اب زمین پر ان کی افواج کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں۔چنانچہ اب تمہیں پیش قدمی کرنی چاہیے۔دشمن نے پیش قدمی شروع کردی ،ٹوٹے ہوئے پل پر پہنچا اور گھات لگائے مجاہدین کی زد میں آتا چلا گیا...... ہمارے بھائیوں میں سے ایک نے دیکھا کہ گاڑی جیسی کوئی چیز دشمن کی جانب سے پل پر آگے کی جانب بڑھ رہی ہے۔یہ بھائی بڑی احتیاط سے حتی الامکان چھپ کر اس کی طرف بڑھنے لگا۔اس کے پاس وائرلیس سیٹ بھی تھا جس کے ذریعے وہ ابوالحسن کو صورتحال سے آگاہ کررہا تھا۔

یہاں تک کہ اچانک انہوں نے اسے دیکھ لیا تو وہ دوبارہ سے بھاگ نکلے۔اس بھائی نے ان پر فائر کرنا شروع کردیا اور وہ اس کی گولیوں کی بارش میں بھاگ نکلے۔اس طرح سے انہیں اس جگہ کے خالی ہونے کے بارے میں جو یقین تھا وہ ختم ہوگیا، اس کے بعد امریکی طیارے فضا میں چاروں طرف منڈلانے لگے اور انہوں نے اس جگہ پر بے دریغ بم باری شروع کردی......اس دوران تمام اقسام کے طیارے بم باری کی کارروائی میں باری باری اپنا حصّہ ڈالتے رہے۔C-130 طیارے اپنی شلکا گنوں کے ذریعے فائر کررہے تھے، جیٹ طیارے میزائل داغ رہے تھے، ہیلی کاپٹر میزائل اور مشین گنوں کے ذریعے فائر کررہے تھے۔ایک گھنٹے سے زیادہ بم باری کے بعد یہ سارا علاقہ تباہ ہوگیا اور راکھ کا ڈھیر بن گیا۔اس کے بعد گل آغا کی فوج نے دوبارہ اس یقین پر پیش قدمی شروع کی کہ اس علاقے میں کوئی بھی جاندار یا ذی روح چیز باقی نہیں بچی۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

23 نومبر: صوبہ فراہ......ضلع فراہ رود......مجاہدین کے حملے......4 رینجرز اہلکار ہلاک اور زخمی

مذاکرات کی رَٹ مگر شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن شروع!

کاشف علی الخیری

نظامِ پاکستان نے ریاستی 'رٹ' منوانے کے نام پر ہمیشہ سے پاکستانی مسلمانوں کو تہہ تیغ کیا ہے.....مشرقی پاکستان سے لے کر بلوچستان تک لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں کو اس نظام کی اصل محافظ' فوج نے کاٹ کر رکھ دیا.....سوات اور آزاد قبائل کے غیور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی رٹ کے سامنے تسلیم ہونے کی ایسی سزا دی گئی کہ اُن کے گھر، مساجد، مدارس، بازاروں کو کھنڈر بنا کر رکھ دیا اور وہاں کے مسلمانوں کا بے دریغ خون بہایا گیا......

جب کہ دشمن کے مقابلے میں پاکستانی فوج نے ہمیشہ سپر اندازی اور بے بسی ہی کو اپنا شعار بنایا ہے.....پلٹن میدان سے لے کر 'ایک فون کال' کی دھمکی تک......ایک ہی کہانی ہے، کردار اگرچہ مختلف ہیں لیکن ان کرداروں کی سرشت میں موجود دین بے زاری، بے حمیتی، عیش پرستی و اوباشی اور رنگین مزاجی جیسے سفلی خصائص بھی بدرجہ اتم موجود ہیں اور کفر کے خوف، زمینی '' خداؤں'' کے ڈر، اللہ کے دشمنوں کے رعب اور '' سپر پاوروں'' کی ہیبت سے ان کے دل بھی بیٹھے چلے جاتے ہیں......

اسلام اور جہاد سے دشمنی تو اس فوج کی گھٹی میں پڑی ہے.....پچھلے بارہ سال سے جاری صلیبی جنگ نے بہت سے سادہ لوح ذہنوں میں موجود اس فوج کے تقدس کو بھی ختم کیا ہے اور اس کا اسلام دشمن اور کفر پرور چہرہ بھی پوری طرح بے نقاب کیا ہے...... وطنیت کے تعصب میں مبتلا ہو کر عقل و خرد کو رخصت پر بھیج دینے والوں کی تو خیر کیا بات کی جائے لیکن جس دل میں بھی دینی حمیت، اسلامی غیرت اور شریعت کی محبت ہوگی وہ کسی بھی صورت اس فوج کی ظالمانہ تاریخ کو بھلا سکے گا نہ ہی صلیبی جنگ میں کفر کے 'ہراول دستہ' کے کردار سے صرفِ نظر کر پائے گا۔ اسی صلیبی ہراول دستے کے نئے سپہ سالار نے عہدہ سنبھالتے ہی اپنے آقاؤں سے اپنی وفاداری ثابت کرنے اور آرمی چیف کا ہما اُس کے سر رکھنے پر اُن سے 'احسان مندی' کے تعلقات بڑھانے کے لیے اُن کے دربار میں شمالی وزیرستان کے مسلمانوں کے خون کا '' ہدیہ'' پیش کیا ہے......

۱۸ دسمبر کو شمالی وزیرستان میں کھجوری چیک پوسٹ پر مجاہدین نے فدائی حملہ کیا، جس کے نتیجے میں درجنوں پاکستانی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے.....مجاہدین نے اس کارروائی کو امیر حکیم اللہ محسودؒ کی شہادت کے سلسلہ وار بدلے کا ایک جز قرار دیا......جب کہ پاکستانی فوج نے اپنی فطری جبلت اور خصلت کے عین مطابق عام مسلمان آبادیوں پر وحشیانہ بم باری کر کے اپنے تئیں فدائی حملے کا '' بدلہ'' لیا......

شمالی وزیرستان کے علاقوں میر علی، موسکی، خضر خیل، ایپی میں ۱۹ دسمبر سے شروع ہونے والی فوجی کارروائی کو شمالی وزیرستان آپریشن کا آغاز قرار دیا جا سکتا ہے...... فوج نے ان علاقوں میں مجاہدین کو تو خیر کیا ہدف بنانا تھا، مجاہدین کی جوابی کارروائی کا خوف ہی فوجیوں کے اوسان خطا کیے رکھتا ہے......ان کا بس چلتا ہے تو صرف اور صرف نہتے اور بے بس عوام پر......میر علی کے بازار میں واقع مسجد حاجی گلون، میر علی کی سبزی منڈی، بازار چوک میں قائم مارکیٹیں اور تجارتی مراکز، اشیائے خورد و نوش کی دکانیں، ہوٹل اور سرائے، سکول اور شاہراہیں، میڈیکل سٹور اور ہسپتال سمیت کوئی ایک جگہ بھی فوج کی فضائی بم باری اور توپ خانے کی گولہ باری سے محفوظ نہ رہی......مسجد حاجی گلون کا مینار بھی شہید ہوا، اُس کا مرکزی ہال بھی تباہ ہوا اور ۶ نمازی شہید اور درجنوں زخمی بھی ہوئے......میر علی میں قائم ایک ہوٹل میں کھانے کی میزوں پر موجود ۲۴ مزدوروں کو قطار میں کھڑا کر کے گولیوں سے بھون ڈالا گیا......عام آبادیوں کے مکینوں کو کرفیو لگا کر محصور کیا گیا کہ وہ کسی جانب نقل و حرکت بھی نہ کر سکیں اور پھر اُن پر ہیلی کاپٹروں سے شیلنگ اور توپ خانے سے گولہ باری کی گئی......اس بہیمانہ گولہ باری میں خواتین، معصوم بچوں اور ضعیف العمر افراد سمیت ۸۰ سے زائد افراد شہید ہوئے جب کہ سیکڑوں زخمی حالت میں بے یار و مددگار پڑے ہیں......کہ نہ کوئی اُن کا پرسان حال ہے اور نہ ہی ظالمانہ فوجی کرفیو کی وجہ سے وہ کسی شفا خانے اور ہسپتال ہی جا سکتے ہیں......اس فوج کی نظر میں ہر مسجد 'لال مسجد' ہی ہے اور ہر مسجد اس کے اُسی طرح ہدف اور نشانے پر ہے جس طرح لال مسجد اور اس آپریشن میں مسجد حاجی گلون نشانہ پر رہی......

مجاہدین سے مردوں کی طرح میدان میں مقابلہ کرنے کی بجائے صلیبی افواج کے فرنٹ لائن اتحادیوں نے عام مسلمانوں کی آبادیوں کو نشانہ بنا کر ثابت کیا ہے کہ کفار نے ہر خطے میں اپنے جو مہرے مقرر کیے ہوئے ہیں وہ اُن کی حفاظت اور اہل ایمان کی دشمنی میں ایک سے بڑھ کر ایک کا کردار ادا کرنے میں مگن رہتے ہیں۔ شام میں اگر بشار قصائی عامۃ المسلمین کو بری طرح ذبح کر رہا ہے تو یہی کام پاکستان میں فوجی وردی والے پوری 'تندہی' سے کر رہے ہیں!

۲۰ دسمبر کو وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا کہ '' دہشت گردوں کے حملوں کا جواب دینا فوج کا حق ہے''۔ یہ وہی خواجہ آصف ہے جو اپوزیشن میں موجود ہو تو اسمبلی فلور پر فوجی جرنیلوں کے کچے چٹھے کھول کر شہرت کے چار چاند اپنے سینے پر سجاتا ہے اور

24 نومبر: صوبہ قندہار.................ضلع پنجوائی میں.................بارودی سرنگوں کی نشاندہی میں مصروف افغان فوجیوں پر مجاہدین کا حملہ.................5 افغان فوجی ہلاک

جب حکومت میں ہوتو سرکاری منافقانہ روش پر چلتے ہوئے فوج کی ایک ''بریفنگ'' پر ''لیس باس'' کرکے ہر قسم کی مروت و جھجک کو ایک طرف رکھ کراور پاس ولحاظ کے تمام قرینے بھلا کر اُس سفاکیت کے دفاع میں جُت جاتا اور اُس کی دلالی میں لگ جاتا ہے۔

اس وزیر دفاع سے کوئی پوچھے کہ تم اپنی غیرت اور حمیت کا سودا تو کرہی چکے ہو، اب کم ازکم اتنا ہی بتادو کہ اگر پاکستانی فوج کو اپنے دفاع کی اس قدر فکر ہے اور وہ دفاع کے لیے کسی بھی حد کو عبور کرسکتی ہے تو بھارت کی طرف سے لائن آف کنٹرول پر آئے روز گولہ باری کرکے پاکستانی فوج کو ''حق دفاع'' استعمال کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے......اورتو اور اب رافضی ایران کی فوج بھی گاہے بگاہے بلوچستان کے علاقوں پر بم باری کرکے پاکستانی فوج کی 'دفاعی نبض' کوٹٹولتی رہتی ہے......کیا کوئی ایک بھی ایسی مثال پیش کی جاسکتی ہے کہ افواج پاکستان نے ''بھرپور دفاع'' کرتے ہوئے بھارتی افواج یا ایرانی شیعہ فوج پر ایف سولہ طیاروں سے بم باری ہو، گن شپ ہیلی کاپٹروں سے اُن کے مورچوں کو نشانہ بنایا ہو، بھاری توپ خانے سے اُن کی پوسٹوں پر گولے داغے ہوں؟ ایسے موقع پر تو سرکس کے مداریوں کی طرح تماش بینوں کا دل بہلاتے ''پاک'' فضائیہ کے جنگی طیارے کہیں نظر نہیں آتے!......پھر ایک عام مسلمان کیوں نہ کہے کہ جب ازلی وابدی دشمنوں سے سابقہ پیش آئے تو تمہارے جہاز ہواؤں میں رنگین دھواں چھوڑتے ، فضاؤں میں اٹھکیلیاں کرتے اور کرتب دکھاتے 'تماشائیوں کا دل لبھاتے نظر آتے ہیں اور جب مسلمانوں پر وار کرنا ہوتو تمہاری سفاکیت اور درندگی حیوانوں کو بھی مات دے جاتی ہے!

خاکی وردی والوں کے مظالم اور عامۃ المسلمین کو خون میں نہلا دینے جیسے جرائم پر ذرائع ابلاغ اور ''بے باک'' میڈیا بھی خاموشی کی چادر اوڑھے سورہا ہے......آئی ایس پی آر کی جانب سے اگر پریس ریلیز جاری ہوکہ ''آپریشن میں فوج نے ۲۷ ازبکوں کو ہلاک کردیا'' تو یہ میڈیا اپنی خبروں، ٹکرز، تجزیوں، تبصروں اور پروگراموں میں اسی پریس ریلیز کی جگالی کرتا ہے ......جب کہ فوج کے بقول مارے جانے والے ''دہشت گردوں'' کی اصل تعداد ۸۰ سے تجاوز کرچکی ہے اوران میں درجنوں بچے اور خواتین بھی شامل ہیں......لیکن چونکہ ''فوج دفاع کا حق محفوظ رکھتی ہے'' لہٰذا اس دفاع کی زد میں جتنے بھی مسلمان آئیں وہ سب کے سب لازماً ''دہشت گرد'' ہی تصور ہوں گے!!!

ایک اور مثال سے اسے سمجھنے کی کوشش کیجیے! اس فوجی کارروائی کے دوران میں شمالی وزیرستان میں فوج نے تین قبائلیوں کو صرف اس لیے شہید کردیا کہ اُن پر 'کرفیو کی خلاف ورزی' کا الزام تھا......اس کے برعکس معاملہ راولپنڈی رہا کہ جہاں ۲۴ دسمبر کو روافض کے چہلم کے موقع پر کرفیو لگایا گیا لیکن اس کرفیو کے دوران میں ہزاروں رافضی سڑکوں پر دندناتے رہے اور جلوسوں کی شکل میں اپنی خباثتوں کے مظاہرے کرتے رہے لیکن کسی طرف سے 'کرفیو کی خلاف ورزی' کا ڈھنڈورا نہیں پیٹا گیا......تصور کریں کہ اگر کسی ایک رافضی پر بھی اس موقع پر 'کرفیو توڑنے' پر کوئی پولیس اہل کار صرف بندوق ہی تان لیتا تو یہاں کے ذرائع ابلاغ اور میڈیائی بندروں نے کیسا کیسا تماشا برپا کرنا تھا!!!

اب اس بات میں کوئی شک نہیں رہا کہ پاکستانی فوج شمالی وزیرستان میں آپریشن کے منصوبے پر عمل پیرا ہے۔ ۱۸ دسمبر کو طالبان مجاہدین کے ترجمان برادر شاہد اللہ شاہد نے کہا کہ ''پاکستانی حکومت امریکہ کی کٹھ پتلی، ڈالر کی بھوکی اور کمزور ہے۔ ہمیں علم ہے کہ حکومت فوجی کارروائی کرنے کے منصوبے بنارہی ہے مگر طالبان ان حملوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں، ہم نے ماضی میں بھی فوجی آپریشنوں کا مقابلہ کیا ہے، اب بھی ان کا انتظار کررہے ہیں''۔ اس بیان سے اگلے ہی دن میر علی اور اس سے ملحقہ علاقوں میں فوج نے اپنی کارروائی کا آغاز کیا۔ اسی تناظر میں امریکی وزیر دفاع چک ہیگل کے حالیہ دورہ پاکستان کو بھی خصوصی اہمیّت حاصل ہے۔ اس دورہ میں ہیگل پاکستانی حکام کے لیے دیگر بہت سے معاملات کے ساتھ شمالی وزیرستان میں کارروائی اور آپریشن کے حتمی اور خصوصی احکامات بھی صادر کرکے گیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ پاکستانی فوج اور اُس کے خفیہ اداروں نے آپریشن کی حکمت عملی طے کرنے اور اُس کی شروعات کرنے کے لیے وہی پرانا اور گھسا پٹا طریقہ اختیار کیا۔ سوات میں کوڑوں والی فلم اکثر لوگوں کے ذہن میں ہوگی، جس کی پہلے پہل الیکٹرانک میڈیا میں بے پناہ تشہیر کی گئی، اگرچہ بعد میں اس فلم کی حقیقت بھی کھُل گئی اور جعل سازی بھی عیاں ہوگئی لیکن اسی فلم کو بنیاد بنا کر پاکستانی فوج نے سوات میں آپریشن کا آغاز کیا۔

بعینہٖ یہی حرکت دوبارہ دہرائی جارہی ہے لیکن اس بار الیکٹرانک میڈیا کی بجائے سوشل میڈیا کا انتخاب کیا گیا ہے......سوشل میڈیا پر بیک وقت بہت سارے پیجز سے ایک جعلی ویڈیو اچانک نمودار ہوگئی تاکہ طالبان کی ''سفاکیت'' ظاہر کرکے عوام کو طالبان سے متنفر کیا جائے اور پھر امریکی ایجنٹ پاکستانی فوج مذاکرات کے بجائے شمالی وزیرستان میں آپریشن کا آغاز کردے......لیکن طرفہ تماشا یہ ہوا کہ اس ڈرامہ کو شام میں بھی مجاہدین کے خلاف یہ کہہ کر استعمال کیا جانے لگا کہ شامی مجاہدین سرکاری اہل کاروں کو قتل کرکے اُن کے سروں سے فٹ بال کھیل رہے ہیں اور پاکستان میں طالبان کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنے کے لیے اس کو پھیلایا جانے لگا کہ طالبان باڑہ پولیس چوکی سے اغوا کیے گئے پولیس اہل کاروں کو مار کر اُن کے سروں سے کھیل رہے ہیں......معلوم نہیں اور کن کن محاذوں پر کفر اپنی ایک ''پروڈکشن'' کو مجاہدین کے خلاف استعمال کرے...... شیطان کی چالوں کو یوں ہی ضعیف قرار نہیں دیا گیا اور ''مکڑی کے جالے'' سے اُنہیں بلاوجہ تشبیہ نہیں دی گئی......بے شک ہدایت کے چھن جانے کے بعد ذہنوں کا فتور اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ بڑے بڑے منصوبہ سازوں کے شیطانی ذہن بھی اپنے منصوبوں میں موجود صریح وصاف غلطیوں اور بھیانک نقائص کو دیکھ تک نہیں پاتے اور ذلیل ورسوا

25 نومبر: صوبہ ہلمند......ضلع مارجہ......ریموٹ کنٹرول بم حملہ......ایک نیٹو ٹینک بارودی تباہ......کئی نیٹو اہل کار ہلاک

ہوکر رہ جاتے ہیں......

مجاہدین کی قیادت بارہا اس عزم کو دہرا چکی ہے کہ اگر پاکستان فوج اپنے صلیبی آقاؤں کو خوش نودی کے لیے آپریشن کا سلسلہ شروع کرنا چاہتی ہے تو اُسے کم از کم اتنے حوصلے تو مانگ تانگ کر اکٹھے کر ہی لینے چاہئیں جن کی مدد سے وہ مجاہدین کی جوابی عملیات کو سہار سکے......امریکہ کے اتحادی سپورٹ فنڈ پر پلنے والے اس کے صف اول کے غلام اس بات کو جان لیں کہ یہ مجاہدین موت سے اتنی محبت کرتے ہیں جتنی تم ڈیفنس ہاوسنگ اتھارٹیز، گولف کلبوں، گیریژن کلبوں اور عیاشیوں سے کرتے ہو!!!اس فوج کے پاس ٹیکنالوجی بھی ہوگی، کثیر فوج اور صلیبی آقاؤں کی پشت پناہی بھی ہوگی......لیکن جس چیز یہ یکسر محروم ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اُس کی مدد و تائید ہے......جو اول تا آخر مجاہدین کے ساتھ ہے......اور اُن کے ساتھ آخر اللہ کی مدد کیوں نہ ہو جب کہ وہ اُسی کی توفیق سے اس حال کو پہنچے کہ

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَاناً وَتَسْلِيماً (الاحزاب: ۲۲)

''اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور اس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہوگئی''۔

یہ کثیر لشکر کل بھی ان مجاہدین کا کچھ نہیں بگاڑ سکے اور آئندہ بھی اس کے شر کے مقابلے میں مجاہدین کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے......کیا شیطان کی پیروی میں اپنے لیے آگ کے گڑھے تیار کرنے والے مرتدین سوچتے نہیں کہ آخر پچھلے بارہ سالوں میں تحریک جہاد کو مٹا دینے اور ختم کر دینے کی ایسی کون سی کوشش ہے جو وہ کر نہیں بیٹھے ہیں؟ ملاکنڈ تا وزیرستان، باجوڑ تا مہمند، اورکزئی تا خیبر آخر انہوں نے اس مبارک تحریک جہاد کو دبا دینے میں کیا کوئی کمی چھوڑی ہے؟ لیکن نتیجہ کیا سامنے آیا؟ ایک علاقے میں فوجی آپریشن ہوا تو اس سے ملحقہ تمام علاقوں میں اللہ تعالیٰ نے جہادی بیداری پیدا کر دی......ایک جگہ عامۃ المسلمین کو مجاہدین کی نصرت کے جرم میں تہہ تیغ کیا گیا تو اردگرد کے دیگر تمام علاقوں کے مسلمانوں نے مجاہدین کے لیے اپنے دروازے کھول دیے......سوات اور آزاد قبائل کا تمام علاقے میں مجاہدین نے اللہ کے فضل و احسان سے اس ناپاک فوج کو مکمل ناکامی سے دوچار کیا ہے......اب اگر یہ شمالی وزیرستان میں مجاہدین کو سرنگوں کرنے کے خواب لے کر آپریشن شروع کرنے جارہی ہے تو مجاہدین اس کے لیے تیار ہیں......وہ تمام آزمائشوں، مشکلات اور مصائب و آلام کے باوجود دین کی راہ میں قربانیوں سے پیچھے نہیں ہٹیں گے کیونکہ بڑی منزلوں کے مسافر دل چھوٹا نہیں رکھتے!

☆☆☆☆☆

بقیہ: ادائیگی فریضہ جہاد پر اعتراضات اور اُن کا علمی محاکمہ

''تاکہ سچ کہنے والوں سے ان کی سچّائی کے بارے میں دریافت کرے اور اس نے کافروں کے لیے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔مومنو! اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جو (اس نے) تم پر (اس وقت کی) جب فوجیں تم پر حملہ کرنے کو آئیں تو ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر (نازل) کیے جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور جو کام تم کرتے ہو خدا ان کو دیکھ رہا ہے''۔

معلوم ہوا کہ فرشتوں نے بھی اور صحابہ کرامؓ نے بھی کفار کی پسلیاں توڑ کر رکھ دیں اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی بھی دی اور نصرت کا وعدہ سنایا، تسلی دی کہ ڈرو نہیں، غم نہ کرو۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مطمئن اور صحابہ کرامؓ بھی مطمئن۔بدر میں اللہ تعالیٰ نے نصرت کی اور وہ تمام معرکہ ہائے جنگ کے لیے نمونہ ہے۔خندق میں وہ کون سا عمل ہے جس میں بدر کی نفی ہوتی ہے۔معترضین کی جسارت ہے کہ ان سب باتوں کی اپنی خام خیالی اور فرسودہ زبان سے نفی کر رہے ہیں۔شبلی نعمانی نے لکھا ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدود خود قائم کیے۔داغ بیل ڈال کر دس دس گز زمین تقسیم کی۔خندق کا عمق پانچ گز رکھا، بیس دن میں ۳ ہزار متبرک ہاتھوں سے انجام پائی''۔(سیرۃ النبی ص ۴۲۱ ج ۱)

مذکورہ بالا تحریر کے حساب سے خندق کا طول ڈیڑھ کلومیٹر بنتا ہے اور اس کی لمبائی چھ میل قرار دینا کس قدر مبالغہ آمیز ہے۔معترضین بار بار معاشرہ کا رونا روتے ہیں اور بلا استثنا تمام اہل اسلام کو کچے مسلمان قرار دیتے ہیں، اس پر یہ حکم سرزد فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے دور نبوی اور خلفائے راشدین کے دور میں کوئی نمونہ نہیں۔ہمیں بنی اسرائیل کی طرف جانا پڑے گا اور اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ ہم تلوار نہیں اٹھا سکتے، مقابلہ نہیں کر سکتے۔غیبی نصرت آئے اور دشمن ہلاک ہو، اسی توکل پر ہم عیش و آرام اور سکون کی زندگی بسر کر سکیں۔معترضین دور نبوی اور خلفائے راشدین کی نفی کر کے اپنے لیے بنی اسرائیل کے دور کو نمونہ قرار دیتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے مشرک موحد بن گئے، بت پرست، چور، قزاق تائب ہو کر شب بیدار اور متقی بن گئے، گمراہی اور تاریکی میں ڈوبے ہوئے لوگ رہ نما اور ہادی بن گئے۔آج بھی اگر معاشرہ کی اصلاح ممکن ہے تو کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔اس امت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کی سنت پر عمل پیرا ہونے میں ہے اس امت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور اسلاف امت سے ورغلا کر بنی اسرائیل کی دعوت دنیا جہالت اور سراسر گمراہی ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

25 نومبر: صوبہ کابل......ضلع سروبی......مجاہدین کے حملے......4 افغان اور امریکی فوجی ہلاک......5 شدید زخمی

شمالی وزیرستان کے علاقوں میر علی، موسکی، خضر خیل، اپی میں ۱۹ دسمبر سے شروع ہونے والی فوجی کارروائی کو شمالی وزیرستان آپریشن کا آغاز قرار دیا جاسکتا ہے۔ میر علی کے بازار میں واقع مسجد حاجی گلون، میر علی کی سبزی منڈی، بازار چوک میں قائم مارکیٹیں اور تجارتی مراکز، اشیائے خوردونوش کی دکانیں، ہوٹل اور سرائے، سکول اور شاہراہیں، میڈیکل سٹور اور ہسپتال سمیت کوئی ایک جگہ بھی فوج کی فضائی بمباری اور توپ خانے کی گولہ باری سے محفوظ نہ رہی...... میر علی میں قائم ایک ہوٹل میں کھانے کی میزوں پر موجود ۲۴ مزدوروں کو قطار میں کھڑا کر کے گولیوں سے بھون ڈالا گیا...... اس بہیمانہ گولہ باری میں خواتین، معصوم بچوں اور ضعیف العمر افراد سمیت ۸۰ سے زائد افراد شہید ہوئے جب کہ سیکڑوں زخمی حالت میں بے یارو مددگار پڑے ہیں

۵ دسمبر کو جماعت قاعدۃ الجہاد برائے جزیرۃ العرب کے مجاہدین نے صنعاء میں یمنی وزارت دفاع کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا۔
مجاہدین نے ہیڈ کوارٹر میں قائم ڈرون طیاروں کے کنٹرول روم کو تباہ کرنے کے علاوہ ایک دن ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کیے رکھا اور چن چن کر فوجیوں کو مارتے رہے۔
اس حملے میں ۲۰۰ سے زائد فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والوں میں یمنی فوجی افسران کے علاوہ امریکی اور جرمن فوجی ماہرین بھی شامل ہیں۔

شینڈنڈ، ہرات میں تباہ ہونے والا امریکی OH58 ہیلی کاپٹر

قندھار میں افغان فوجی و پولیس گاڑیوں کا قبرستان

۱۴ اکتوبر ۲۰۱۳ء۔ ہلمند میں زخمی ہونے والے امریکی فوجیوں کو وطن واپس بھیجا جا رہا ہے۔

بگرام میں امریکی فوجی گاڑیوں کا قبرستان

۱۶ نومبر کو کابل میں افغان فوجی کانوائے پر فدائی حملے کے بعد کا منظر

۳ نومبر ۲۰۱۳ء۔ ہلمند میں اپاہج ہونے والے امریکی فوجی

امریکی فوجی چیک پوسٹ کو مجاہدین کے حملے کے بعد آگ لگی ہوئی ہے

فرانسیسی بکتر بند گاڑی ریموٹ کنٹرول بم حملے کا نشانہ بننے کے بعد

لغمان کابل ہائی وے پر مجاہدین کے حملے کا شکار ہونے والے نیٹو سپلائی کنٹینر

۲ نومبر ۲۰۱۳ء۔قندھار میں افغان شہری امریکی بکتر بند گاڑیوں کی باقیات اٹھا رہے ہیں

۷ نومبر ۲۰۱۳ء۔خوست میں NDS ایجنسی پر مجاہدین کے حملے کے بعد کا منظر

۱۶ نومبر ۲۰۱۳ء۔افغان فوجی کانوائے پر فدائی حملے میں ۱۳۲ افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

۱۷ نومبر ۲۰۱۳ء۔مزار شریف میں بلخ کے ڈپٹی گورنر کی گاڑی مجاہدین کے حملے کے بعد

16 دسمبر 2013ء تا 15 جنوری 2014ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	6 عملیات میں 8 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	138
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	132	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	301
ٹینک، بکتر بند تباہ:	119	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	61
کمین:	39	جاسوس طیارے تباہ:	1
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	95	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	3
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1702	صلیبی فوجی مردار:	280
سپلائی لائن پر حملے:	35		

لاپتہ افراد......سرکش خفیہ ایجنسیاں کسی آئین وقانون کو خاطر میں نہیں لاتیں

سلسبیل مجاہد

منتظر نگاہیں، کرب ناک چہرے شکستہ لہجے، ٹوٹے دل، فریادی آہ وزاریاں، اشک بار آنکھیں، رنج والم کی تصویر، لمحہ لمحہ جینے مرنے کے مراحل، دربدر کی ٹھوکریں کھاتے بزرگ، بچے، عفت ماب بہنیں اور مائیں اور اس ساری خاک اڑانے کا حاصل صرف آبلہ پائی......؟

ان کرب ناکیوں سے گزرنے والے یہ تمام افراد امید و مایوسی کی ایسی کیفیات سے گزر رہے ہیں جن کا اندازہ صرف وہی کرسکتا ہے جس کا کوئی اپنا، جگر کا ٹکڑا، آنکھوں کا تارا، گھر کا سائبان، بوڑھے بازوؤں کو تھامنے والا جیتے جاگتے اس کی آنکھوں سے سامنے سے غائب کردیا گیا ہو، بغیر کسی وجہ کے، بغیر کسی ثبوت کے، بغیر کسی الزام کے، دن دہاڑے، کسی بھی جگہ، کسی بھی وقت، بغیر کسی ضابطے واصول کے......ایسے میں ان کے پیارے جیتے جی مرجاتے ہیں......''لاپتہ افراد'' جو کہ امریکی دہشت گردی کا ایک اذیت ناک عنوان ہیں۔ان میں ۸۰ سالہ بزرگ بھی ہیں تو معصوم بچے بھی شامل ہیں۔گزشتہ ۱۲ سالوں سے یہ شرم ناک کارروائیاں ایک اسلامی مملکت کی ''ایمان، تقوی، جہاد'' کا ماٹو رکھنے والی ''محبّ وطن'' فوج کی جانب سے تواتر سے کی جارہی ہیں، جن کا شکار آج ملک کا ہر شہر، محلّہ اور گاؤں ہے۔

یہ بے ضرر اور معصوم لاپتہ افراد امریکی ڈالروں کی لالچ اور طمع میں اٹھائے گئے ہیں جن کے چہرے اور عدد دکھا کر امریکی حکومت سے اپنی محنت کے خوب ڈالر وصول کیے گئے ہیں، جس کے ہاتھ جو لگا اس نے اس کو دہشت گرد بنا ڈالا۔اس بات کا ثبوت آمنہ مسعود جنجوعہ نے بھی ایک ٹی وی چینل سے گفتگو کرتے ہوئے دیا کہ ایک نوعمر لڑکے کو ایبٹ آباد سے لاکر امریکیوں کے سامنے پیش کیا گیا جب اس بچے نے ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بتایا کہ وہ تو ابھی زیر تعلیم ہے تو فوج اور امریکیوں میں پیسے کے لین دین میں جھگڑا شروع ہوگیا۔ہر فرد کے عوض ۵۰۰۰ ہزار امریکی ڈالر وصول کرکے جو جنگ اس مکار، عیار، بے ضمیر فوج نے لڑی ہے وہ پوری تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے......

غداری، بے حمیتی کا مظاہرہ فرد یا افراد کی جانب سے تو ہوسکتا ہو لیکن ایک پورا ادارہ صرف ان ہی مقاصد کے حصول کے لیے کارفرما ہو یہ ایک سیاہ تاریخ ہے۔خود اخبارات میں شائع ہونے والی ایک بزرگ کی تصویر جس میں وہ بے بسی، بے کسی، کمزوری ونقاہت کی بنا پر اپنی ٹانگوں پر کھڑے ہونے سے بھی قاصر ہے......حالت یہ ہے کہ اُسے انسداد دہشت گردی کی علالت میں پیش کیا جارہا ہے جب کہ اُس کے نحیف ونزار بازو ہاتھوں کو جکڑے ہتھکڑی کی زنجیروں کا بوجھ اٹھانے کے بھی قابل نہیں ہیں......فقط یہ ایک تصویر ہی بتانے کو کافی ہے کہ کس قسم کہ ''دہشت گرد'' لاپتہ کردیے جاتے ہیں ہیں۔

لاپتہ افراد ...... اب تک کیا ہوتا رہا؟

ملک بھر سے لوگوں کو لاپتہ کرنے کا سلسلہ ۲۰۰۲ء میں اس وقت شروع ہوا جب خفیہ طریقے سے سیکڑوں افراد کو سی آئی اے کے حوالے کیا گیا۔یہ افراد چاروں صوبوں سے تعلّق رکھتے ہیں۔سرکاری اعداد وشمار کے مطابق ان کی تعداد ہزاروں میں ہے جن کے زندہ یا مردہ ہونے کی تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔نہ تو ان افراد کا جرم بتایا جاتا ہے اور نہ ہی یہ کہ وہ کس کی تحویل میں ہیں۔بارہ سال قبل شروع کیا جانے والا یہ سلسلہ صرف چھ سال قبل سپریم کورٹ میں شنوائی کے قابل ہوا۔جس سے اب تک ہر سماعت کے دوران حکومت اور خفیہ اداروں کی جانب سے ٹال مٹول اور حقائق چھپانے کا ہی عمل جاری رہا ہے۔

''اعلیٰ'' عدلیہ کی جانب سے یاد دہانی کے طور پر خود یہ بات کہی گئی ہے کہ ۵ اگست ۲۰۱۳ء سے متعدد مرتبہ ہدایات جاری کرنے کے باوجود گمشدہ افراد کو فہرست کے مطابق پیش کرنے کا معاملہ اب تک حل نہیں ہوسکا ہے۔عدالت نے یہ بھی ثابت کیا کہ ۳۵ افراد مالاکنڈ کے حراستی مرکز سے اٹھائے گئے جن کی کوئی براہ راست معلومات سیکرٹری دفاع تک کو بھی نہیں ہے۔واضح رہے کہ ابتدائی سماعت کے دوران وزارت دفاع کی جانب سے ان افراد کی فوج کے پاس موجودگی بارے انکار کیا گیا تھا۔اس وقت سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ میں ۲۱۷ مقدمات زیر سماعت ہیں۔آمنہ مسعود جنجوعہ کے مطابق انہوں نے نہ صرف ہر حکومتی ذمہ داران کو خط لکھا بلکہ عدالت میں ان کی طرف سے ۹۹۶ پیٹیشنز داخل ہیں جن میں سے ایک کا بھی جواب نہیں دیا گیا ہے۔

لاپتہ افراد کے نام پر چمکا ئی گئی سیاسی دکانیں:

جو اصحاب اقتدار آج حکومتی ایوانوں میں اقتدار کے مزے لوٹ رہے ہیں، یہی کل تک لاپتہ افراد کے لیے ان کے لواحقین کی جانب سے لگائے گئے کیمپوں میں اشک شوئی کرنے موجود ہوتے تھے......ان کا دعویٰ تھا کہ وہ اس مسئلے کے حل کے لیے نہ صرف مخلص ہیں بلکہ سنجیدہ بھی ہیں، آج ان کی جانب سے ٹال مٹول اور مختلف قسم کی بہانے بازیاں لواحقین کو واضح طور پر یہ پیغام دے رہی ہیں کہ ہر سیاسی جماعت نے اس نام پر صرف اپنی دکان چمکائی اور لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کروانے کے لیے اس ایشو کو

25نومبر: صوبہ فراہ......ضلع بکوا......نیٹو سپلائی قافلے پر مجاہدین کا حملہ......4افغان سیکورٹی اہل کار ہلاک......3زخمی

گرم رکھا۔آج جب ان کے پاس اقتدار بھی ہے''بھاری عوامی مینڈیٹ'' بھی ،تو بھی مسئلہ ابھی تک اسی جگہ ہے۔

فوج ہر قانون سے بالاتر:

عدالت ''عظمیٰ'' ۲۵ نومبر سے اب تک ۸ ڈیڈ لائنز دے چکی ہے لیکن اب تک سوائے نشستند ،گفتند، برخاستند کے سوا کچھ نہیں ہوسکا ہے۔آئی جی ایف سی کو سپریم کورٹ پیش کیے جانے کا نوٹس دیا گیا لیکن اس نے دو تین نوٹسز کو مسلسل نظر انداز کردیا، اور تیسرے نوٹس پر اپنی بیماری کا بہانہ بنا دیا۔فوج کے مطابق'' آئی جی ایف سی کے پیش ہونے سے ادارے کی ساکھ متاثر ہوتی ہے''۔یہ ساری صورت حال اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ فوج کا تکبر، رعونت اور فرعونیت اس حد تک جا پہنچی ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہر ضابطے، اصول اور قانون سے بالاتر سمجھتی ہے......

مجاہدین اسلام پر آئین پاکستان نہ ماننے کی فردجرم عائد کرتی یہ ساری انتظامیہ' فوج کے اس رویے کو کیا نام دے گی کہ ان کی ہی عدالت''عظمیٰ'' بار بار کیس کے بارے میں سنجیدہ ہونے کی ہدایت جاری کرتی رہی، مختلف ڈیڈ لائن جاری کرتی رہی، سول انتظامیہ بھی مارے باندھے کسی نہ کسی حد تک عدالت میں پیش ہوتی رہی اور گمراہ کن وناقص ہی سہی کچھ پلندہ تو سامنے لاتی رہی ہے لیکن مقدمے کا سب سے اہم فریق، بلکہ مجرم عدالت میں پیش ہونے کو اپنی توہین سمجھتا ہے، اس کے لیے مختلف حیلے بہانے تراشتا ہے اور ٹس سے مس نہیں ہو رہا ہے......کیا آئین وقانون کی پاس داری صرف غریب عوام کے کرنے کا کام ہے؟......فوج اور اس کے ادارے خنزیروں کی طرح دندناتے پھرتے رہے، کوئی ان کو روکنے ٹوکنے والا تو دور کی بات، جواب طلبی بھی نہیں کرسکتا! حد تو یہ ہے کہ یہی عدالت سول انتظامیہ پر تو خوب چڑھ دوڑی تھی، دو وزرائے اعظم کو عدالت پیش کیا گیا، ارکان پارلیمنٹ کو نااہل قرار دیا گیا، کئی ایک پولیس افسران کو برطرف کیا گیا، لیکن فوج اور اُس کے خفیہ اداروں کے آگے یہ بھی بے بس نظر آئے، ان کے کسی بھی نوٹس کو فوج کا کوئی بھی ادارہ اب تک خاطر میں نہیں لایا۔

عدالت میں جاری رہنے والی یہ ساری مشق لاحاصل دیکھ کر یوں ہی محسوس ہوتا رہا کہ لاپتہ افراد کے لواحقین کی بے بسی اور مظلومیت کا خوب مذاق اڑایا جا رہا ہے......جس کے پاس وہ انصاف کی امیدیں لے کر سرد ترین موسم میں خوار ہو رہے ہیں، وہ خود بھی بے بس نظر آرہے ہیں، سول انتظامیہ بھی خاکی وردی والوں کی ہٹ دھرمی کے اس رویے پر بے اختیار ہے اور عدالت بھی سوائے نئی تاریخیں جاری کرنے کے کچھ نہیں کرسکتی۔جس آئین وقانون کی بالادستی اور احترام کی تقریریں کرتے ان کی چونچیں بند نہیں ہوتی اس کو جوتے کی نوک پر رکھ کر اور'' بلڈی سویلینز'' کے ہاتھوں میں موجود تمام معاملات تضحیک واستہزا ہی کے قابل گردان کر فوج نے یہ ثابت کردیا ہے کہ وہ اصل میں صرف اور صرف ایک صلیبی ہرکارہ ہے جس کا مقصد امریکی عزائم کی تکمیل کے لیے کسی بھی حد تک گر جانا ہے۔مشرف، پاشا، کیانی ہوں یا ظہیر اور راحیل سے لے کر تمام جرنیل......ان کا کام ڈالروں سے اپنی جیبیں بھاری کرنا ہی رہا ہے......کیانی کے بعد یہ ماحول بنانے کی کوشش کی گئی تھی کہ نیا آرمی چیف راحیل شریف امریکہ سے غیرت کا معاملہ کرے گا لیکن اب تک ہونے والے معاملات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ اول و آخر امریکی غلامی ہی ان کا مقصود و منشا ہے جس میں صرف چہرے تبدیل ہو سکتے ہیں لیکن مقصد نہیں۔

فوجی رعونت کا علاج:

اس صلیبی دستے سے جان چھڑانے اور ان کے غرور وتکبر کو خاک میں ملانے کے لیے ضروری ہے کہ'' ہماری فوج، ہمارے جوان، ہمارے خفیہ ادارے ایجنسی'' کی رٹ چھوڑ کر ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو یہ امریکہ کے ساتھ مل کر مجاہدین کو زک پہنچانے کے لیے کرتے ہیں......جس طرح یہ عامتہ المسلمین کو امریکی مقاصد کے لیے کیڑے مکوڑوں کی طرح مسلتے ہیں، اسی طرح امت مسلمہ کے ان غداروں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے مجاہدین اور ان کی برپا کردہ تحریک جہاد کا ساتھ دیا جائے

حالات وواقعات اس نظام کے سڑیل اور بدبودار ہونے کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں۔دفاع کرنے والے ہی غدار نکلیں، انصاف کرنے والے ہی بے بس اور انتظامیہ ہی انسانوں کے سوداگروں کا تحفظ کرنے والے نکلے تو عام مسلمانوں کو اس نتیجہ پر پہنچنے میں تاخیر نہیں کرنا چاہیے کہ اصل نجات صرف اور صرف شریعت اسلامی کے نفاذ میں ہے......جہاں انصاف کا حصول صرف چند گھنٹوں میں یقینی بنایا جائے وہاں لوگ خود بخود اس جانب مائل ہو جاتے ہیں......اس کا ثبوت لاپتہ افراد میں سے ایک کے لواحقین کی جانب سے طالبان سے کی جانی والی اپیل ہے جس میں ایک بزرگ نے اپنے بیٹے کی بازیابی کے لیے طالبان سے مدد کی اپیل کی ہے۔افغانستان میں طالبان کی جانب سے قائم کی جانے والی عدالتیں اور لوگوں کا جوق درجوق ادھر آنا اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلامی نظام شریعت کس طرح لوگوں کو فوری انصاف دلاتا ہے۔یہی نظام انصاف یعنی شریعت کی کارفرمائی کا نظام اس ملک کے باسیوں کو نااہل اور بدعنوان سیاست دانوں سے نجات بھی فراہم کرے گا اور خائن وغدار بوٹ والوں کے خونی شکنجہ کو توڑ کر اُس کے ڈھائے جانے والے مظالم کا حساب بھی بے باق کرے گا۔ان شاءاللہ

☆☆☆☆☆

25 نومبر: صوبہ نورستان......ضلع کامدیش......مجاہدین کے ساتھ جھڑپ......افغان فوج کے 3 اہل کار اور 4 زخمی

وہی ہے چال بے ڈھنگی

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

۲۰۰۱ء میں بش نے اعلان کیا تھا: ''یہ ایک صلیبی جنگ ہے۔ دو لشکر، ان کے میدان ہائے جنگ، طریق جنگ سب اعلان شدہ تھے''۔ اس نے کہا تھا کہ ''اس جنگ میں پوری دنیا، اعتدال پسند، روشن خیال مسلمان ایک فریق ہیں اور انتہا پسند مسلمان دوسری طرف (ہدف، نشانے پر ہیں)''۔ اگرچہ اسلام تو اسلام ہے...... پورا مکمل...... جسے آخری حج کے موقع پر اعلان کر کے گویا سر بمہر (Seal) کر دیا گیا۔ آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے پسند کر لیا ہے۔ (المائدۃ: ۳)

اب کوئی مائی کا لال اس میں سے نہ کچھ نکال سکتا ہے نہ اس میں شامل کر سکتا ہے۔ لہٰذا اسلام نہ اعتدال پسند، روشن خیال ہے نہ انتہا پسند بلکہ کامل، اکمل اور مکمل...... ارفع و اعلیٰ ترین ہے۔ اس وضاحت کے بعد لوٹ چلیے صلیبی جنگ کے اعلامیے، پلاننگ اور اہداف کی جانب۔ تازہ کیجیے دل و دماغ اور ڈالر کے عنوان سے ڈیوڈ ای کپلان کی اپریل ۲۰۰۵ء کی رپورٹ اور مسلم دنیا بالعموم اور پاکستان بالخصوص میں اس کی کارفرمائی۔ عسکری میدان میں جولانیاں دکھانے کے ساتھ ساتھ درپردہ کس طرح امریکہ نے ڈالر لٹا کر ایک پوری فکری، نظریاتی جنگ لڑی ہے۔ اسلام کا چہرہ بدلنے کو۔ اگر آپ چہرے کی تبدیلی کو ایک مثال سے سمجھنا چاہیں تو وہ مائیکل جیکسن ہے۔ جس کے چہرے کے مسلسل آپریشن پلاسٹک سرجریاں ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ امریکی میڈیا میں یہ شائع ہوا کہ وہ جو ایک سیاہ فام مرد کی شناخت کے ساتھ پیدا ہوا تھا بالآخر ایک سفید فام خاتون دکھائی دینے لگا! سو یہ ہے وہ سب جو گزشتہ بارہ سالوں میں (اسلام کی سرجری) اس رپورٹ کے مطابق ۲۰۰۳ء میں سر جوڑ کر پلان کی گئی۔ ۲ درجن مسلم ممالک میں اربوں ڈالر جھونک کر روشن خیال اسلام تخلیق کیا۔ اس رپورٹ کے مطابق، ریڈیو، ٹی وی شوز، سکولوں کے نصاب، سیاسی ورکشاپوں، مسلم تھنک ٹینک (نام نہاد سکالروں، فتویٰ فروشوں کی نئے اسلام کی فیکٹریاں)، سپانسر شدہ فلموں، ایکس چینج پروگراموں (کم عمر طلبا و طالبات کی ذہن سازی اور اساتذہ کی نئی تربیت کے لیے امریکہ یورپ کے دورے) امریکی کلچرل سنٹروں کے ذریعے ماڈریٹ اسلام کا ایجنڈا آگے بڑھایا گیا۔ اس وقت یہ بتایا گیا کہ کامیابی سے رواداری، برداشت پڑھانے کو انڈونیشیا میں ایک ٹاک شو ۴۰ شہروں میں ٹی وی پر دکھایا جا رہا ہے۔ ایک کالم ۱۰۰ اخباروں میں چھپ رہا ہے۔ اس سے موازنہ کر لیجیے، قیاس کر لیجیے اپنے ہاں ذہن سازی کے لیے میڈیا کا کردار! ساتھ ہی پوری امریکی مشینری کا ہدف یہ تھا کہ خالص اسلام کے داعیوں اور امریکہ مخالف رجحانات والے افراد کو القاعدہ کا لیبل لگا کر متنازع بنا دیا جائے۔ جو زیادہ زور آور ہوں ان سے نمٹنے کے لیے پھر دوسرے طریقے موجود ہیں۔ ان طریقوں میں قانون کی حیا بالائے طاق رکھ دی گئی۔ اصول یہ ٹھہرا۔ بقول رمزفیلڈ (امریکی وزیر دفاع)۔

یہ جنگ میں ہمارا مقابلہ کرتے رہے ہیں انہیں جنگی قیدیوں کی رعایت نہیں دی جائے گی۔ انہیں رکھنے کا ہمارے پاس انتظام نہیں لہٰذا انہیں ختم کر دینا بہتر ہے۔ اسی اصول کے تحت کنٹینروں میں پہلے بند کر کے مارا گیا۔ اس پر ضمیرِ عالم کی نزع کے عالم میں ہچکیوں، سسکیوں کو خاموش کروانے کے لیے پوری دنیا میں گوانتاناموبے اور ابوغریب جیسے عقوبت خانوں کا جال بچھایا۔ آج پاکستان میں جو کچھ ہے وہ اسی امریکی جنگ کا تسلسل ہے۔ یہاں کے حالات دیکھ کر یہ بات واضح سمجھ آتی ہے کہ اللہ کا غضب کافر سے بھی زیادہ منافق پر شدید کیوں ہے۔ اس کی سزا اشد تر کیوں ہے۔ اس جنگ کو جیتنے کے لیے ڈالروں کا سیلاب تعلیم، میڈیا اور (نام نہاد) جمہوریت پر بہایا گیا ہے۔ حتیٰ کہ وزیراعظم کے دورۂ امریکہ میں بھی ملاقاتوں میں تعلیمی اصلاحات پر زور دیا گیا۔ سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کو ۲۰۰۳ء والی پلاننگ اور حالیہ فرمائشوں سے پہلے ہی مخلوط تقریباً ہر سطح پر کر دیا گیا ہے۔ لیپ ٹاپ (تھڑے پر ننگے پیر، خالی پیٹ، پھٹے کپڑوں کے ساتھ!) والا تعلیمی انقلاب اور اب ٹیبلیٹ کی گولی دی جا رہی ہے۔ گھوسٹ سکول، گھوسٹ ٹیچرز کا جال پورے ملک میں بچھا ہے۔ تعلیمی معیار کا یہ عالم کہ انگریزی تو یوں بھی...... نہ آتی ہے نہ جاتی ہے...... کا معاملہ تھا۔ اب اردو کو بھی دھچڑ پڑ چکے ہیں۔ ڈب کھڑبی، رنگ برنگی، برائیڈل شوز سے طالبات نے ترقی کی ساری منزلیں سر کر لی ہیں۔ گزشتہ دنوں تخت لاہور کے سائے تلے ۶۰ طالب علموں (۸ تا ۱۱ گریڈ)، عیسائی، ہندو، سکھ اور مسلمان کا کیمپ این جی او نے منعقد کیا۔ چاروں مذاہب میں مشابہت اور متفقہ اقدار تلاش کرنا مقصود تھا! مشابہت ہی کا تو سیاپا تھا ڈارون کو بھی۔ اسی بنیاد پر تو اب بن مانس کو انسان قرار دینے کا بھی مطالبہ ہے۔

اندازہ کیجیے کہ سورۃ فاتحہ کے پہلے سبق میں پختہ کیے گئے سبق...... انعام یافتہ لوگوں کا راستہ...... بمقابلہ راہ گم کردہ، مغضوب لوگوں کا راستہ......! کیا مماثلت تلاش کرنے چلے ہیں؟ بچوں کو تعلیم کے نام پر الجھاؤ، خلجان، کنفیوژن میں مبتلا کیا جا رہا ہے! اسی تسلسل میں ۲۰ یونی ورسٹیوں کے طلبا و طالبات کو لاہور میں، ایک عدد این جی او اور امریکی ادارہ برائے امن)!) کے تحت ۵ روزہ ورکشاپ میں جھونکا گیا۔ مقصود وہی انتہا پسندی ختم کرنے

26 نومبر: صوبہ ننگرہار......ضلع خوگیانی......ریموٹ کنٹرول بم حملہ......ایک فوجی گاڑی تباہ......6 افغان فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی

کے لیے نوجوانوں کو شعور دینا، بے دار کرنا، منظّم کرنا تھا......(دی نیوز: ۳۰ دسمبر)۔

سارا قضیہ انتہا پسندی کے خاتمے کے نام پر اسلام بیزاری اور مسلم دشمنی کے لیے جدوجہد پر آمادہ کرنا تھا۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ لبرل فاشزم اور لبرل سیکولر انتہا پسندی، پر بھی بات ہوئی؟ جسے ہمارے ہاں امن (Peace) کہہ کر پڑھایا سکھایا جاتا ہے۔ امریکیوں کے ہاں اس کے ہجے اور ہیں یعنی (Piece) جس کی بنا پر اسلام، مسلمانوں کے ٹکڑے کر دینا مقصود ہے! رہی نصابوں کی بات تو والدین، سکول اور ٹیوشن کے حوالے کیے بچوں کی کتابیں کھول کر کبھی زحمت فرمائیں۔ بچوں کو آکسفورڈ، کیمرج کے نصابوں میں اخلاق باختگی، اسلام پر غلط جھوٹی معلومات کے ذریعے جو زہر دیا جا رہا ہے، ایک نمونۂ اخلاق ملاحظہ ہو۔ تھان آپ کے بچوں کے بستوں اور استادوں کی خاص ورک بکس میں موجود ہے۔ لندن کی چھپی، معروف سکول کی کتاب: چوتھی جماعت میں سبق، ماں کا نیا دوست (انگریزی میں ہے) اس عنوان سے گھر چاکلیٹ کا ڈبہ لے کر آنے والے ماں کے نئے دوست پر دونوں بیٹیوں کا ردعمل بتایا گیا ہے۔ ٹیچر کے ذمے ہے کہ وہ یہ سبق عملاً کلاس میں بچیوں سے کروائے اور اس پر مفصل گفتگو کرے گی۔ کیا ردعمل درست ہے؟ پینڈو، تنگ نظر اور انتہا پسندی پر مبنی؟ اے لیول میں ایک ادارے میں بچیوں کو مضمون لکھنے کو دیا۔ ہدایت یہ تھی کہ اسے لکھتے ہوئے ایک گھنٹے کے لیے یہ تصور کرو کہ خدا نہیں ہے۔ یہ دیگ کا صرف ایک دانہ ہے۔ باقی تربیت، دو انگریزی روزناموں میں شراب کے لطف پر مبنی کالمز نیا ایجنڈا متعارف کروا رہے ہیں۔ ایک صاحب وہ ہیں جو تسلسل سے اذان کا مذاق اڑانے میں معروف ہیں۔ ایک کالم میں اذانِ فجر کو شور قیامت اور دھاچوکڑی کا نام دیا۔ اب شراب کے قصیدے انگریزی میں اس جرأت کے ساتھ کہ الحمدللہ پینے والے بہت ہیں۔ عوام کے خوف سے یہ (الحمدللہ) اردو ترجمے میں نہیں ہے۔ اخباروں میں نئی شراب کا اشتہار نہیں چھپ سکتا۔ وہ انہوں نے اپنے کالم میں دے دیا ہے۔

یہ ہے ڈالر کے ذریعے دل دماغ، میڈیا، تعلیم پر اثرات۔ اب تک امریکہ نے بطور معاوضہ ۵۷۷ء۱۰ بلین ڈالر کولیشن سپورٹ فنڈ ادا کیے ہیں تو حق نمک کی مزید ادائیگی کیوں نہ ہو۔ ذمہ داری سنبھالتے ہی امریکہ کا مطلوب ترین محاذ اور ہدف، وزیرستان کا دورہ اِسی مالی مجبوری ہے۔ لاپتہ افراد...... ہزاروں میں سے صرف ۳۵ کا پتہ مانگنے پر یہ ضد، ہٹ دھرمی...... یہ نائن الیون کے بعد قانون کی حکمرانی، انسانی حقوق، جمہوریت، اعلیٰ عدالتوں، آئین کا احترام، رٹ آف دی ٹیسٹ کا نیا ایڈیشن ہے جناب۔

اڈیالہ جیل سے لاپتہ کردہ بازیاب قیدی یاد کیجیے۔ نیم مردہ، ڈھانچے گردے فیل، ۳۰ کلوگرام کا سعود میمن اور اس کی شہادت! نئے چیف چاہتے تو ایک اشارے پر ماورائے عدالت غائب کردہ، جبری گمشدہ، ماؤں کے لعل قطار اندر قطار نکل آتے۔ عقوبت خانے بند ہو جاتے۔ حراستی مراکز خالی ہو جاتے۔ چولہا بند ہو جاتا تو دہکتے ابلتے پھٹتے جذبات ٹھنڈے پڑ جاتے۔ امن خود بخود گھر لوٹ آتا......مگر کچھ بھی نیا نہیں۔ نہ حکومت نہ ادارے......وہی ہے حال بے ڈھبی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے۔ طالبان کا کچھ نہ جائے گا......وہ دنیا کے طالب نہیں......البتہ اصحابُ الاخدود والی آگ دہکا کر انجام کیا ہوگا۔ احمق بھی جانتا ہے! مصر کے اتباع میں نیا ایجنڈا جماعت اسلامی اور جمعیت طلباء کو ہدف بنانا ہے۔ تعلیمی اداروں میں بالخصوص امریکی اسلام رائج کرنے کے لیے! علمائے حق کا قتل بھی جاری ہے۔ اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ (آمین)

(یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: اکرام کیسے کیا جائے؟

۸۔ آخر میں (الحمدللہ) کہیں یا یہ دعا پڑھیں:

الحمدلله الذی سقانا ماء عذبافراتا برحمته ولم یجعله ملحا اجاجا بذنوبنا

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جنہوں نے ہمیں اپنی رحمت سے میٹھا پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے اس کو کھارا نہیں بنایا"۔

۹۔ آبِ زم زم پی کر یہ دعا پڑھیں:

اللهم انی اسئلک علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل داء

"اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والے علم، وسعت والے رزق کا سوال کرتا ہوں اور ہر مرض سے شفایاب ہونے کا سوال کرتا ہوں"۔

اگلے کیا کہیں گے؟

کھانے کے آداب بیان کرنے میں لوگوں کی باتوں کو خاطر میں نہ لائیں۔ عام طور پر ہم کھانے کے آداب اس لیے بیان نہیں کرتے کہ لوگ کیا کہیں گے، اگلے کیا کہیں گے۔ چاہیے کہ ہم اس چیز کو سامنے نہ رکھیں بلکہ ہم اس چیز کو سامنے رکھیں کہ اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا کہتے ہیں۔ اگر ہر چیز میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مدنظر ہو تو سارے مسائل آسان ہو جاتے ہیں۔ آج کل دعوتوں میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ کھانا سنت کے خلاف بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اوقات علمائے کرام اور بزرگ حضرات بھی بغیر عذر کے کھانا سنت کے خلاف بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ عذر ہو تو اور بات ہے لیکن اکثر کھانے کے آداب یاد نہیں رہتے، اس لیے اگر کھانے کے آدان بیان کر دیے جائیں تو سب کو یاد آ جائیں گے اور سب لوگ کھانے کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے کھانا کھائیں گے۔ اس سے کھانا ضائع بھی کم ہوگا اور برکت بھی ہوگی، اللہ بھی راضی ہوگا اور کھانے کی ناشکری بھی نہیں ہوگی۔

☆☆☆☆☆

26 نومبر: صوبہ فاریاب......ضلع المار......مجاہدین کا ایک پولیس کی پارٹی پر حملہ......8 اہل کار ہلاک......2 بکتر بند گاڑیاں تباہ

جنرل صاحب نے یہ کیا کہہ دیا!

اوریا مقبول جان

مضمون نگار چونکہ خود ایک سرکاری افسر ہیں لہٰذا نوکری پیشہ افراد کی مجبُوریاں بسا اوقات انہیں بھی گھیر لیتی ہیں......اسی بنا پر ادارہ کا ان کی تمام افکار و آرا سے متفق ہونا قطعی ضروری نہیں ہے۔اس مضمون میں اُنہوں نے سوات آپریشن کے تناظر میں مجاہدین کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈے کرنے والوں کی حقیقت بھی بیان کی ہے اور آپریشن کی اصل وجوہات کو بھی طشت از بام کیا ہے۔پڑھیے اور آج بھی دیکھئے کی اللہ کے بندوں کے خلاف کفر کی صفوں میں کھڑا پاکستانی نظام مملکت کس طرح ایک نئے آپریشن کی راہیں اُسی طرح تراش رہا ہے جس طرح ۲۰۰۹ء میں مکروفریب کی چالی چل کر سوات کو خون میں نہلایا گیا تھا۔

میڈیا کے کیمرے اس سیمینار میں نہیں تھے۔اسلام آباد کے سرد موسم میں دسمبر کی ایک صبح مشہورِ زمانہ لال مسجد اور مرحوم جامعہ حفصہ کے قریب ایک ہوٹل کے زیر زمین ہال میں شہر کے لوگوں کا جمِ غفیر تھا۔تنظیم اسلامی نے دہشت گردی کے سدباب کے عنوان سے ایک مذاکرت کا اہتمام کیا تھا۔دو مقررین کا تعلّق پاکستان کے قبائلی علاقے سے تھا اور وہ ملک کے انتظامی ڈھانچے کے اہم ستون یعنی بیوروکریسی کے اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز رہ چکے تھے۔ایک ایاز وزیر تھے جن کا تعلّق شمالی وزیرستان سے ہے،خیبر لا کالج پشاور سے وکالت کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد وہ سول سروس کے امتحان میں کامیابی حاصل کرتے ہوئے محکمہ خارجہ سے منسلک ہوئے،وہ اپنے محکمے میں افغان امور کے ماہر تصور ہوتے تھے۔افغانستان میں اس زمانے میں پاکستان کے سفیر تھے جب امریکی اور پاکستانی حکام طالبان کو یہ سمجھانے میں مصروف تھے کہ امریکہ کے سامنے جھک جاؤ۔دوسرے رستم شاہ مہمند جو پاکستان کی سول سروس یعنی ڈی ایم جی سے تعلّق رکھتے تھے۔خیبر ایجنسی اور جنوبی وزیرستان میں پولیٹیکل ایجنٹ،شمالی وجنوبی وزیرستان کے کمشنر اور افغان مہاجرین کے کمشنر رہنے کے بعد پاکستان کے سیکرٹری داخلہ رہے۔افغانستان اور قبائلی امور پر مہارت کی وجہ سے انہیں سول سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد افغانستان میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا۔

تیسرے مقرر پرویز مشرف کے دست راست ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل شاہد عزیز تھے۔افغانستان پر امریکی حملے کے وقت وہ چیف آف جنرل سٹاف کے عہدے پر متمکن تھے،ایک ایسا عہدہ کہ جب اس ملک سے افغانوں پر حملے کرنے کے لیے مکمل مدد فراہم کی جارہی تھی،اس عہدے کی آنکھیں ان تمام واقعات کی گواہ بنتی ہیں۔دسمبر ۲۰۰۳ء سے اکتوبر ۲۰۰۵ء تک وہ لاہور کے کور کمانڈر رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد نیب کے چیئر مین بنے۔یوں تو اس دور میں بہت سے لیفٹیننٹ جنرل رہے لیکن اپنے ضمیر کی خلش سے بے قرار ہوکر اور خاموشی کو توڑ کر کتاب صرف شاہد عزیز نے لکھی۔اس کتاب میں لکھا جانے والا سچ اس قدر کڑوا تھا کہ اس نے بھونچال کھڑا کر دیا۔ان کی کتاب ''یہ خاموشی کہاں تک''پر بہت عرصہ اخباروں اور ٹیلی ویژن کے ٹاک شوز میں تبصرہ ہوتا رہا۔مشرف نے غصّے میں لال بھبھوکا ہوتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ شاہد عزیز کا دماغ چل گیا ہے۔

اس سیمینار میں قبائلی امور کے باقی دونوں ماہرین اور خود قبائلی پس منظر رکھنے والے اعلیٰ بیوروکریٹس نے بہت سی ایسی باتیں کیں جنہیں اس ملک کا میڈیا بیان نہیں کرتا اور شاید مدتوں نہیں کرے گا۔سیمینار میں جنرل شاہد عزیز نے ایک حیران کن انکشاف کیا اور یہ ایسی حقیقت ہے جسے سوات کا بچہ بچہ جانتا ہے لیکن نہ یہ میڈیا پر نشر ہوتی ہے اور نہ ہی اسے کوئی سیاست دان،دانش ور یا تبصرہ نگار بیان کرنے کی جرأت کرتا ہے۔جنرل شاہد عزیز نے،جو اپنی لکھی ہوئی تحریر پڑھ رہے تھے اور جس کی ریکارڈنگ تنظیم اسلامی کے پاس موجود ہے اور ہوسکتا ہے کہ چند دنوں کے بعد وہ ان کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہو،کہا:

''سوات میں امن معاہدہ حکومت اور فوج نے امریکہ کے دباؤ پر توڑا اور اس کا الزام طالبان پر لگا دیا''۔

یہ فقرہ ایسا تھا جس سے پورے کا پورا ہال سناٹے میں آ گیا۔اس فقرے کی گونج میں اگر ہم میڈیا پر گزشتہ پانچ سال کی گرجتی برستی آوازوں اور دانش وروں کے قلم سے نکلے ہوئے زہرخند جملوں کو یاد کریں تو لگتا ہے کہ کئی سال پوری کی پوری قوم ایک جھوٹ کے الاؤ میں جلتی رہی۔پاکستان کی پوری سیاسی قیادت'جو سوات آپریشن کے وقت برسراقتدار تھی،میں سے کسی بیان یا ٹی وی پر تبصرہ نکال کر دیکھ لیں،ایسے لگے گا جیسے یہ لوگ امن کی فاختائیں اڑا رہے تھے اور طالبان کی طرف سے انہیں ذبح کر دیا جاتا تھا۔یہ اس قدر صابر تھے کہ انہوں نے امن کی ہر کوشش کی لیکن اسے طالبان نے تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا۔

اس سوال کا جواب تو جنرل شاہد عزیز ہی دے سکتے ہیں کہ فوج کی ایسی کیا مجبُوری تھی کہ وہ امن جو مذاکرات کی میز پر وقوع پذیر ہو گیا تھا اسے ایک فوجی آپریشن میں کیوں بدل دیا گیا جس کے آج تک ہم زخم چاٹ رہے ہیں۔آج بھی دبی دبی آوازیں سوات کے بازاروں میں سنائی دیتی ہیں اور صرف ایک وقت کا انتظار ہے کہ جب قصبوں،محلوں اور دیہاتوں میں سنائی جانے والی کہانیاں میرے ملک کے طول وعرض میں بیان ہونے لگیں گی......پھر کوئی معافی،غلطی کا کوئی اعتراف ان زخموں کو مندمل نہ کر سکے گا۔اس سارے کھیل تماشے میں جو تھیٹر میڈیا پر سجا اور آج بھی سجا ہوا ہے اس نے قوم کو نفسیاتی مریض بنایا ہوا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۴۹ پر)

27 نومبر:صوبہ ہلمند............ضلع لشکر گاہ............مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپ............9 فوجی ہلاک اور 4 شدید زخمی

ملا عبدالقادر شہیدؒ......استعارہ بھی، عمل کی راہوں کا پتہ دیتی بیّن دلیل بھی!

مصعب ابراہیم

نواب سراج الدولہ، حاجی شریعت اللہ اور تیتو میر رحمہم اللہ کی سرزمین، بنگال کے باسی اہل ایمان کو آج ہندوازم اور سیکولرازم کے خونی شکنجوں نے جکڑ رکھا ہے...... سات دہائیاں ہی تو گزری ہیں جب مسلمانانِ ہند نے دو صدیوں کی غلامی کے بعد اپنی بے خواب آنکھوں میں وہ سپنا سجایا جس کی تعبیر آج تک ڈھونڈے سے بھی نہیں مل رہی.....کلمہ لا الہ الا اللہ کے نفاذ کی خاطر الگ خطہ زمین کے حصول کے لیے قربانیاں دینے میں مخلص اہل ایمان نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ اس تحریک میں مسلمانانِ بنگال کسی طور پیچھے نہ رہے بلکہ تحریک پاکستان میں وہ ہر موقع پر پیش پیش رہے..... پاکستان بن گیا اور دو حصوں میں منقسم مشرقی و مغربی پاکستان کے مابین دو ہزار کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ تھا...... خشکی کے راستوں پر ان دونوں حصوں کے درمیان بھارت حائل تھا اور بحری راستوں میں بھی بحیرۂ عرب اور خلیج بنگال (جس کا بڑا حصّہ بھارتی قبضہ میں ہے) موجود تھے......ایسی صورت حال میں جب ان دونوں خطوں کے مابین رنگ، نسل، زبان، قومیت، ثقافت سمیت کچھ بھی مشترک نہیں تھا تب صرف اور صرف دین ہی ایسی مضبوط اور قوی بنیاد تھا کہ جس پر مسلمانوں کے ان دونوں خطوں کو باہم یکجا و یکجان رکھا جا سکے۔ لیکن انگریز اپنے ورثہ کے طور پر جس مخلوق کو ان خطوں میں پروان چڑھا کر گیا اور ان کی باگ دوڑ جن ہاتھوں میں دے کر گیا اُن میں اور دین میں بعد المشرقین اول روز سے ہی موجود رہا......

اسی طبقہ نے اسلام کی اُس بنیاد ہی کو اپنی راستے میں اولین رکاوٹ گردانا اور اس بنیاد کو ڈھانے میں قیام پاکستان کے بعد سے ہی جُت گئے۔ جس مملکت نے نظام اسلامی کے لیے ''تجربہ گاہ'' بننا تھا وہ روزِ اول ہی سے بیوروکریسی اور فوجی جنتا کی ہوس اقتدار کے درمیان گھِر گئی...... جسے ''مدینۂ ثانی'' کا لقب دیا گیا اُس کی فوج اور امورِ خارجہ کے اہم ستون پہلے ہی دن سے کفر کے قبضے میں رہے...... جب دین کی تنفیذ کی اور فرائض کی بجا آوری کی بجائے ''حقوق'' کا حصول اور فراہمی مطمع نظر ٹھہری تو ارض بنگال کی سیاست و سیادت پر بھی ''واگزاریٔ حقوق'' کا نعرہ لگانے والے آ بیٹھے......

ایسے میں ایک جانب عوامی لیگ اور مکتی باہنی، بھارت کی آشیر باد سے مسلمان آبادیوں میں خونی کھیل شروع کر چکی تھیں اور دوسری طرف پاکستانی فوج نے ''پاکستان بچاؤ مہم'' شروع کر رکھی تھی......ان حالات میں پاکستان کی سرزمین پر اسلامی نظام کے نفاذ کی آرزو رکھنے والوں اور اس مملکت میں شریعت کی بہاریں دیکھنے کے آرزومندوں نے پاکستانی فوج کا ساتھ دیا......اُس کے اس اقدام کے نتیجے میں اُن کے اخلاص پر کوئی سوال اٹھایا جا سکتا ہے نہ ہی اُن کی اسلامی حمیت پر کوئی قدغن لگائی جا سکتی ہے......اُنہوں نے ہندوؤں اور جاہل قوم پرستوں کے مقابلے میں افواج پاکستان کی مدد صرف اس لیے کی کہ وہ اخلاص نیت سے اس ملک کو ''اسلام کا قلعہ'' سمجھتے اور اس قلعہ کی حفاظت کو دینی فرض گردانتے تھے......ستم ظریفی تو رہی کہ آنے والے دنوں نے اس تلخ حقیقت سے پوری طرح پردہ اٹھا دیا کہ ''اسلام کے قلعہ'' کے اصل ''محافظوں'' کے کرتوت کسی طور اس قابل نہیں کہ اُن کا دفاع کیا جا سکے......مشرقی پاکستان کے مسلمان حقیقت میں آتشِ انتقام و عصبیت کے دو طرفہ الاؤ میں جل رہے تھے......اس الاؤ کو بھڑکانے کی بڑی ذمہ داری پاکستانی فوج پر عائد ہوتی ہے جو ۹ ماہ تک مسلمانوں کا کشت و خون کرتی رہی اور بالآخر پلٹن میدان میں اُس کا جرنیل ۹۰ ہزار لڑاکا فوج سمیت بھارتی فوج کے سامنے ہتھیار رکھ دیتا ہے اور فوجی افسران، پیرا میڈیکل سٹاف (نرسوں) کو لے جانے کے لیے آئے جہازوں پر سوار ہو کر ذلت کی کالک منہ پر ملتے ہوئے بچے کھچے پاکستان لوٹ آتے ہیں......

اس جسم بریدہ پاکستان میں دھڑلے سے کہا گیا کہ ''شکر ہے پاکستان بچ گیا''......جب کہ دوسری جانب البدر اور الشّمس کے کارکن، جنہوں نے صدق، اخلاص اور بے لوثی سے اسلامی مملکت کو بچانے کے لیے قربانیاں دیں، بزدل اور دغاباز پاکستانی فوج، مکار ہندو بنئے اور متعصب و سفاک بنگالی قوم پرستوں کی لگائی گئی آگ میں جھلستے رہے......اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے......محصورین بنگلہ دیش کے کیمپوں پر نظر ڈالیں تو ہر طرف بے چارگی، کسمپرسی، بے بسی اور لاچاری کے مناظر دکھائی دیں گے......ہندو کفار کے سامنے ہتھیار ڈالنے والے تو زندگی بھر جاگیروں، مربعوں، فیکٹریوں، ملوں کے مالک رہے، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی اور عسکری ولاز کے پرتعیش محلات میں رہتے، وسیع و عریض فارم ہاؤسز میں دادِ عیش دیتے رہے اور بعد از مرگ بھی ۲۱ توپوں کی سلامی کے حق دار قرار پائے جب کہ اسلام اور پاکستان کی بقا کے لیے میدان میں نکلنے والے آج تک تختۂ دار پر جھول رہے ہیں......

۱۲ اور ۱۳ دسمبر ۲۰۱۳ء کی درمیانی رات جماعت اسلامی بنگلہ دیش کے نائب قیم عبدالقادر ملا کو عصبیت کے خونی اندھیروں میں گم حسینہ واجد کی حکومت نے پھانسی پر لٹکا کر روشنی و نور کی ابدی دنیا میں پہنچا دیا......آپ نے جس استقامت، دلیری، پامردی، ثابت قدمی، سکون، اطمینان اور اپنے رب ملاقات کے شوق میں تختہ دار پر پہنچ کر پھندے کو گلے سے لگایا اور جس کمال جرأتِ رندانہ سے لادین حکومت سے کسی قسم کی رعایت کی بھیک مانگنے سے انکار کیا، اُس نے صبر و استقامت کی راہوں پر چلنے والوں کے لیے ایک

28 نومبر: صوبہ ہلمند......صدر مقام لشکر گاہ......مجاہدین کا افغان فوج کی گشتی پارٹی پر حملہ......6 فوجی ہلاک......متعدد زخمی

اور تاریخی مثال قائم کردی ہے......

؎ موت نے دار پہ لٹکے ہوئے قیدی سے کہا
آج تُو جیت گیا اور میں ہاری سب کچھ
بانکپن دیکھ کر بولا یہ بھنور بھی عالی
ڈوبنے والے تری شان پہ واری سب کچھ

ملا عبدالقادر کی پھانسی پر دُکھ تو ضرور ہوا، مگر اس دُکھ میں ایک سرور بھی ہے۔ وہ ۶۵ سال کی زندگی گزار چکے تھے، اب طبعی موت مرتے تو کتنے سال مزید زندہ رہتے؟ لیکن ان کے لہو نے بہت سی پوشیدہ حقیقتوں کو آشکارا کر دیا ہے۔ ملا عبدالقادر کی شہادت پر جس قدر غور کرتے چلے جائیں آپ کے سامنے اسباق اور نصیحت کے ابواب کھلتے چلے جائیں گے۔

فرنگی سانچے میں ڈھلی خائن فوج:

پاکستانی فوج نا صرف یہ کہ خونِ مسلم کی خود پیاسی ہے بلکہ اپنے محسنوں کو دشمنوں کے سپرد کر کے تماشا دیکھنے کی بھی اپنی تاریخ رکھتی ہے...... آزاد قبائل نے ۱۹۴۸ء میں کشمیر کے محاذ پر وہ کارہائے نمایاں دکھائے اور ایسی فتوحات اس فوج کی جھولی میں ڈالیں جن کا عشرعشیر بھی یہ فوج اپنے بل بوتے پر پچھلے ۶۵ سالوں میں حاصل نہیں کر سکی۔ لیکن اُن غیور قبائل کو ''پاک'' فوج نے امریکی ڈرونز کے سپرد کر دیا اور بہیمانہ آپریشنوں سے اُن کے احسانات چکائے...... افغان مجاہدین نے روس جیسی استبدادی قوت کا اُس وقت منہ توڑا جب وہ پاکستان کو نگل جانے کے درپے تھی اور یہ فوج کھلے میدان میں اُس کا مقابلہ کرنے کی سکت سے عاری تھی...... لیکن اُنہی افغان مجاہدین کے مقابلے میں صلیبی اتحاد کا ہراول دستہ بننا اس فوج نے سرمایۂ افتخار جانا...... البدر اور الشمس نے مشرقی پاکستان میں اس فوج کی معاونت کی اور اسلام سے اپنے اخلاص و وفا نبھانے کی نیت سے اس فوج کا ساتھ دیا لیکن اس فوج نے اُن کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے اور اُنہیں کلی طور پر بے یارومددگار چھوڑنے میں کوئی جھجک محسوس نہ کی...... اور وہ بندگانِ خدا آج تک 'ہیں اور پھانسی کے پھندوں کو چوم رہے ہیں لیکن اس فوج کی طرف ہمدردی کے دو بول اور تسلی کے چند کلمات بھی اُن کے لیے ادا کرنا ''شان کے خلاف'' ٹھہرا...... کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ کوئی مردِ درویش پاکستانی فوج کی صلیبی چاکری کو کھُل کر بیان کرتا ہے اور ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں مردار ہونے والوں کو 'شہید' ماننے سے انکاری ہوتا ہے تو گویا فوج کی دُم پر پاؤں آ جاتا ہے اور سارے ملک کی آوارہ بھونکتی مخلوق کو اُس کے پیچھے لگا دیا جاتا ہے ...... اور چند ہی ہفتوں بعد ملا عبدالقادر رحمہ اللہ کی شہادت کا واقعہ پیش آتا ہے تو اُسی فوج کے ترجمانوں کے لب سِل جاتے ہیں اور زبانوں پر قفل چڑھ جاتے ہیں...... اگر مشرف و کیانی سمیت تمام فوجی افسران عافیہ جیسی بیٹیوں کا سودا کر سکتے ہیں تو وہ ملا عبدالقادر سے یہی کہیں گے کہ

؎ ہم تو اپنوں کو بیچ دیتے ہیں
ہم سے کس بات کی توقع ہے

ذرائع ابلاغ ......دشمنوں ہی کا ہتھیار

بال ٹھاکرے، پال والکر اور نیلسن منڈیلا جیسے کافروں کی موت پر کئی کئی دن سوگ منانے اور ان کی 'رسومات مرگ' کو براہ راست دکھانے والا میڈیا 'اسلام کے ایک بیٹے کی پھانسی پر خاموش...... کسی نے مکمل چُپ سادھے رکھی اور کوئی اگر بولا بھی تو یہی کہ ''ملا عبدالقادر کو ۱۹۷۱ء میں جنگی جرائم میں ملوث ہونے پر پھانسی کی سزا دی گئی''...... ۹۰ ہزار کی تعداد میں جو بھگوڑے میدان سے بھاگ آئے اُن کے بھائی بند آج بھی صلیب کی صفوں کو مضبوط کر رہے ہیں، اُن پر کوئی انگلی اٹھے تو یہ میڈیا چیختا چنگھاڑتا اُس کے درپے ہو جاتا ہے لیکن جو اسلام اور پاکستان کے تحفظ کی خاطر چالیس سال پہلے بھی ڈٹے تھے اور آج بھی سولیوں پر چڑھ رہے ہیں اُن کے لیے کوئی مائی کا لعل ہے جو آواز اٹھائے، اُن کی قربانیوں اور وفا شعاری کو بیان کرے؟ یہاں بھارتی فلموں کی پروموشن کے لیے ہر ٹی وی چینل گھنٹوں کے حساب سے وقت دے سکتا ہے لیکن ایک مسلمان کی مظلومانہ شہادت کے خلاف دو حرف بولتے بھی ان کے حلق میں زہر آلود تیر پیوست ہونے لگتے ہیں......

جمہوریت نے کیا دیا؟

دینِ اسلام کو جمہوریت کے ذریعہ نافذ کرنے کے خواہش مند افراد کو مصر، ترکی، فلسطین، الجزائر اور بنگلہ دیش کی جمہوریت پسند اسلامی قوتوں کے احوال فکر و تدبر کی دعوت دے رہے ہیں...... موضوع چونکہ بنگلہ دیش ہے لہٰذا اسی مثال کو سامنے رکھ لیجیے...... جماعت اسلامی بنگلہ دیش 'حسینہ واجد کی موجودہ حکومت سے پہلے قائم حکومت میں خالدہ ضیا کے ساتھ حکومتی اتحاد میں شامل تھی اور اہم وزارتوں پر جماعت کے افراد متمکن تھے...... لیکن اس کے باوجود آج دار و رسن ہی اُن کا مقدر ہیں، کال کوٹھڑیوں میں مقید رہنا اور پھانسی کے پھندوں پر جھولنا اُن کے لیے طے کر دیا گیا ہے...... جمہوریت کے حق میں دلائل لاتے علما ہوں، خواص ہوں یا عوام، سب کو اب اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ کفار جو چیز چیز کھلتی ہے وہ آپ کی اسلام کو بطور نظام نافذ کرنے کی سوچ ہے...... آپ لاکھ اپنے آپ کو اُن کے قرینے میں ڈھال لیں، اسلامی تعلیمات کو 'نرم' کرنے اور اس نظام کے مزاج کے مطابق بنانے کی جتنی بھی تگ و دو کر لیں، شرعی احکام کو اہل جمہور کے لیے 'قابل ہضم' بنانے کے جس قدر بھی جتن کر لیں، بقائے باہمی کے اصولوں پر عمل پیرا رہ کر اسی نظام کے پرزوں کو استعمال کرتے ہوئے ہزار کوششیں کر لیں کہ کسی طرح شریعت اسلامی کی معاشروں میں تنفیذ ہو جائے لیکن کفار کو آپ ایک نظر نہیں بھاتے اور نہ ہی اُن کا نظام آپ کو رعایت دینے کا روادار ہے...... اُنہیں جب اور جہاں موقع ملے گا وہ کسی قسم کی رو رعایت برتے بغیر آپ کے لیے زندانوں کے در چوپٹ کریں گے، تختہ دار سجائیں گے

28 نومبر: صوبہ لوگر...............صدر مقام پل عالم...............ریموٹ کنٹرول بم حملہ...............7 افغان فوجی اہل کار ہلاک

اورتحاریک اسلامی کی بیخ کنی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے......لہٰذا اس نظام کی اصلیت کو پہچانیے......امت آج کفار سے جو کھلی لڑائی لڑ رہی ہے تو اس میں کٹھن سے کٹھن آزمائشیں انگیز کرنا اور بڑی سے بڑی شہادتیں پیش کرنا عین فطری عمل ہے لیکن اسلام کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ ہی اسلام کی غیرت وحمیت کو یہ گوارا ہے کہ دشمن کے سامنے بچھتے چلے جائیں، اُس کے نظام کو سینے سے لگائے رکھیں اور وہ جواب میں آپ کی صفوں کی صفیں الٹتا چلا جائے......دین کا مزاج تو یہ ہے کہ

إِن تَكُونُواْ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمونَ (النساء:۱۰۴)

اگر ہمیں کوئی ضرر پہنچے تو مقابل میں کفار کو بھی زخم لگنے چاہئیں اور دین سے سرکشی اختیار کرنے والوں کی گردنوں پر بھی وار ہونے چاہئیں......یہ اسلام کی غیرت وحمیت کا تقاضا ہے کہ اس کے نام لیوا گاجر مولی کی طرح کٹنے کو نہیں آئے......یہ اپنا سر سر دار رکھنا چاہتے ہیں اور شہادت کو قلبی آرزو بنائے اس کے متمنی رہتے ہیں تو ساتھ ہی کفر وارتداد کی روش پر چلنے والوں کے سروں کو بھی اتارنے اور اُن کی شہہ رگ پر کاٹنے کی تمنا رکھتے ہیں اور ایسا موقع ملتے ہی اُس سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں......یہ تو کفار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر، کسی بقائے باہمی کو خاطر میں لائے بغیر علی الاعلان اُن کی 'رٹ' کو چیلنج کرتے اور اللہ تعالیٰ کی 'رٹ' (یعنی شریعت) کو بزورِ قوت نافذ کرنے کی آواز بلند کرتے ہیں اور کفر کی سرداری کو قبول کرنے سے انکاری، اُس کے سامنے کفر بالطاغوت کرتے ہوئے کہتے ہیں

سُنا ہے روک دیتے ہو سُنا ہے ٹوک دیتے ہو

''بتاؤ کیا نہیں کرنا''، وہی میں کرنے آیا ہوں

اب سوچئے کہ دین اسلام کی یہ (آج کی زبان میں) ''جارحانہ'' سوچ بھلا جمہوریت میں کہاں جگہ پاتی ہے؟ کفار اور مرتدین کے ہاں تو یہ ''شدت پسندانہ'' رویہ اور ''انتہا پسندانہ'' موقف ہے......وہ تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ مسلمان بھی دین اور شریعت کو چھوڑ کر جمہوریت کے غلام رہیں اور اکثریت کی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے نظام کو شیطانی انداز میں قائم ودائم رکھیں......اس نظام میں اگر کوئی ''اسلامی ٹانکہ'' لگانا چاہے تو شوق سے لگائے لیکن دھیان رہے کہ جیسے ہی ہمیں موقع ملے گا ہم اُسے ''ٹانگنے'' میں ذرا دیر نہیں لگائیں گے......کیونکہ ہم ٹھہرے ''رواداری، مساوات، اعتدال، وسیع القلبی اور امنِ عامہ'' کے ٹھیکے دار......اور یہ جمہوریت میں اسلام کی پیوندکاری کرنے والے ٹھہرے تنگ نظر، رجعت پسند اور شر پسند!!!

امت بن کر سوچئے!

مجاہدین کا دکھ ان شہادتوں سے سوا بھی ہے......یہ شہادتیں اور امت کے جسم پر لگتے گھاؤ یقیناً کلیجہ کاٹ دینے والے ہیں لیکن ہماری تکلیف وکلفت اس کے علاوہ بھی ہے......یہ مجاہدین متحدہ کفر اور اُس کے ایجنٹوں کے اتحاد کا مقابلہ کرتے ہوئے سوچتے ہیں کہ دورِ غلامی سے جسمانی طور پر تو ہم شاید نکل آئے ہیں لیکن ذہنی اور فکری طور پر غلامی کی بندشوں نے اب تک اس امت کی کثیر تعداد کو جکڑ رکھا ہے......کفر نے پہلے ہمیں مختلف خطوں میں تقسیم کرکے قومیت کے زہریلے تعصب سے ٹکڑے ٹکڑے کیا، پھر ایک ہی ملک میں رہنے والوں کو صوبائیت اور لسانیت کی بنیاد پر ایک دوسرے سے دور کیا، پھر اس جمہوریت نے رہی سہی کسر نکال کر رکھ دی اور پارٹی بازی اور جماعتی گروہ بندی نے مسلمانوں کے اتحاد ویگانگت کا خاتمہ کرکے رکھ دیا......وحدت امت کو پارہ پارہ کر دیا ہے......یہاں تک کہ آج امت کے شہدا بھی مختلف گروہوں اور جماعتوں کے درمیان تقسیم ہو کر رہ گئے ہیں......

آخر ملا عبدالقادرؒ کی شہادت کے زخم ایک ہی جماعت کیوں محسوس کرتی ہے؟ مصر میں جنرل سیسی کا نشانہ بننے والی بہن اسماء بلتاجیؒ اور دیگر ہزاروں شہدا کا درد ایک ہی جماعت کا درد کیوں تصور کیا جاتا ہے؟ لاہور میں روافض کے ہاتھوں شہید ہونے والے مولانا شمس الرحمٰن معاویہؒ اور کوئٹہ میں روافض اور خفیہ ایجنسیوں کی ملی بھگت سے شہید ہونے والے شیخ الحدیث مولانا عبدالسلامؒ ایک ہی مذہبی جماعت کے شہدا کیوں تصور ہوتے ہیں؟ تعلیم القرآن میں شیعوں کی درندگی کا شکار ہونے والے معصوم حفاظ اور بے گناہ نمازیوں کی شہادت ایک ہی جماعت کے سینوں کو کیوں زخم زخم کر جاتی ہے؟ پاکستان کے طول وعرض میں رافضیت کے طوفان کو روکنے کی پاداش میں جان سے گزر جانے والے سیکڑوں علمائے کرام اور ہزاروں مسلمان صرف ایک ہی طبقے کے لیے حزن وملال کا باعث کیوں بنتے ہیں؟ کسی بھی اسلامی جماعت اور دینی تحریک سے وابستہ فرد کی شہادت پر دوسری اسلامی جماعت اور دینی تحریک محض پریس ریلیز جاری کر دینے اور مذمتی بیان داغ دینے ہی کو کیوں کافی گردانتی ہے؟ خدا لگتی کہیے! کیا ملا عبدالقادرؒ کی شہادت پر جمعیت علمائے اسلام کی صفوں میں بھی وہ افسردگی دیکھنے میں آئی جو جماعت اسلامی کے ہاں پائی گئی؟ کیا مولانا شمس الرحمٰن معاویہؒ، مولانا عبدالسلامؒ اور دیگر سیکڑوں علمائے دین متین کی شہادتیں جماعت اسلامی کے وابستگان کے لیے انفرادی واجتماعی طور پر اُسی قدر تکلیف دہ اور باعثِ رنج والم بنیں جتنی جمعیت علمائے اسلام اور سپاہ صحابہ کے لیے انفرادی وتنظیمی طور پر بنیں؟ یقین مانئے! اس جمہوریت نے امت سے جو قیمتی ترین متاع سب سے پہلے سلب کی وہ اس کی اتحاد ویگانگت، بھائی چارہ، باہمی محبت ومودت اور الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ کی نبوی تعلیم ہے......

ذرا ایک نظر مجاہدین کو بھی دیکھئے!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی گئی تعلیمات کے مطابق شریعت کی خاطر جان سے گزر جانے والا ہر شہید ہمارا شہید ہے......فلسطین کے شہدا ہم بھول نہیں سکتے، عراق اور شام کے شہدا ہماری آنکھوں میں بستے ہیں، مصر وصومالیہ کے شہدا ہمیں اپنے سگے بھائیوں کی طرح عزیز ہیں، افغانستان اور آزاد قبائل کے شہدا ہمارے دلوں کو زخمی کر رہے

29 نومبر: صوبہ ہلمند......ضلع خانشین......ریموٹ کنٹرول بم حملہ......ایک افغان فوجی گاڑی تباہ......4 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

ہیں، کشمیر، بنگلہ دیش اور برما کے شہید ہمیں خون رلاتے ہیں، پاکستان کی گلیوں اور شاہراہوں پر رفض وارتداد کے خلاف جدوجہد کرنے والے شہدا ہمیں صاف اور سیدھا راستہ دکھاتے ہیں......

اے امت مسلمہ! اے علمائے دینِ مبین! اے داعیانِ اسلام! یہ ہیں مجاہدین کی صفوف!...... ذرا دیکھئے! ان میں ترک بھی ہیں اور چیچن بھی، ان میں افغانی بھی ہیں اور وزیری و محسود بھی، ان میں پختون بھی ہیں اور پنجابی بھی، ان میں بنگالی بھی ہیں اور اردو بولنے والے بھی، ان میں برمی بھی ہیں اور انڈونیشی و فلپائنی بھی، ان میں شامی بھی ہیں اور عربی بھی، ان میں مصری بھی ہیں اور لیبی بھی، ان میں مراکشی و تیونسی بھی ملیں گے اور الجزائری و صومالی بھی، یہاں امریکی و یورپی بھی ہیں اور کالے اور گورے بھی...... یہاں ہر زبان، علاقہ، نسل اور قومیت سے تعلّق رکھنے والے موجود ہیں...... یہ ہر تعصب سے پاک ہو کر امت مسلمہ کی جنگ لڑ رہے ہیں...... یہ امریکہ اور اُس کے ۵۰ صلیبی اتحادیوں سے بھی برسرِ پیکار ہیں...... یہ صلیب کے ''ہراول دستوں'' سے بھی نبرد آزما ہیں...... یہ رافضیت اور شیعیت کی جڑیں بھی کاٹ رہے ہیں...... یہ لبرل ازم اور سیکولرازم کے پروردہ فسادیوں کے عزائم کو بھی خاک میں ملا رہے ہیں اور یہ یہود بے بہبود کے خلاف بھی صف آرا ہے...... ان کے ہاں صرف اور صرف امت کی فکر پائی جاتی ہے...... اور اسی فکر کی بنیاد پر یہ کلمہ لا الہ الا اللہ کو تمام روئے ارضی پر غالب کرنے کے لیے میدانوں میں موجود ہیں...... یہ اپنے رب واحد کے عطا کردہ امت واحدہ کے تصور کو کیونکر بھلا سکتے ہیں کہ جس نے اپنے مبارک کلام میں فرمایا:

إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ (الانبیاء: ۹۲)

''یہ تمہاری امت ہے جو حقیقت میں ایک ہی امت ہے اور میں تم سب کا پروردگار ہوں پس تم میری ہی عبادت کرو''۔

احسان فراموشوں کی بجائے جان لٹانے والوں کا ساتھ دیجیے!

جمہوریت کے ذریعے اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد کرنے والوں کی خدمت میں بھی عرض ہے کہ آپ نے دنیا کے مختلف خطوں میں اپنی جدوجہد کے ثمرات دیکھ لیے ہیں...... جہاں کہیں آپ پر اقتدار کے دروازے کھلے ہیں چند ہی سالوں بعد وہی پر آپ کو 'قرار واقعی سزا' دینے کا عمل شروع ہو جاتا ہے جب کہ کسی ایک جگہ بھی نظام باطل میں کوئی ہلکا سا بھی رخنہ اور خلل واقع نہیں ہو پایا...... آپ دنیا بھر میں مجاہدین کی جدوجہد کو دیکھ لیجیے! قرآن وسنت کی پاکیزہ اور بابرکت تعلیمات سے عالمی تحریک جہاد رہنمائی لیتی ہے اور جہاد وقتال کی معرکہ آرائیوں کو سجاتی ہے...... کہا جا سکتا ہے کہ افغانستان سے لے کر صومالیہ اور مالی تک ہر جگہ کفر نے ان سے بھی تو اقتدار واختیار چھینا ہے...... لیکن جناب عالی! اس کے نتیجے میں کفر اور اُس کے حواریوں کو کیا کچھ کھونا پڑا؟ آج افغانستان سے عراق تک، چیچنیا سے شام تک، صومالیہ سے الجزائر اور مالی تک اور پاکستان سے یمن تک کی تحریک جہاد کے نتائج وعواقب ملاحظہ فرمائیں اور غیر جانب دارانہ ہی سہی' تجزیہ تو کیجیے! کفار کے لشکر اور کفر کے ایجنٹ ہر جگہ اپنے زخم چاٹ رہے ہیں یا نہیں؟ یہ مجاہدین اپنے شہدا کے خون کو ہرگز فراموش نہیں کرتے...... یہاں اگر ایک شہادت کی خلعت سے سرفراز ہوتا ہے تو درجنوں مجاہدین اُس کی جگہ لینے پہنچ جاتے ہیں اور اُس کی شہادت کے نتیجے میں جہاد مزید بابرکت ہوتا ہے، کفر کو کاری ضربیں لگتی ہیں......احتجاجی مظاہرے، غائبانہ جنازے، تعزیتی ریفرنس، یادگاری اعلامیے چاہے پڑھ کر نہ سنائے جاتے ہوں لیکن کفر کو اُس کی اصلیت پر لانے اور اُس کو اسلام سے دشمنی کا مزہ چکھانے کا ہنر اللہ نے اپنے ان بندوں کو خوب خوب دے رکھا ہے...... بے شک کفار اور مرتدین کا زور توڑنے کا یہی ایک طریقہ ہے جو ہمارے رب نے ہمیں سکھلایا ہے اور محض اُسی کی نصرت ورحمت کے بل بوتے پر اس طریقہ کو آزماتے ہوئے عالمی کفر کا دماغ ٹھکانے لگایا جا رہا ہے!

آپ ان کے شانہ بشانہ ہو جائیں، ان کے قدموں سے اپنے قدم ملائیں، ان کے کندھوں سے اپنے کندھے جوڑیں......ان کے امام بنیں، یہ آپ کی اقتدا میں نمازوں کی صفوں بھی مرتب کریں گے اور کفر کو نیست ونابود کرنے کے لیے صفوف جہاد وقتال بھی ترتیب دیں گے......پھر اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی نصرت کے مناظر آپ کو دیکھنے کو ملیں گے جو آپ کے ایمان وایقان کو ایسی فرحت، تازگی اور تراوٹ بخشیں گے کہ جس کا تصور جمہوری آلائشوں، انتخابی دنگلوں اور آئینی ودستوری جکڑ بندیوں میں رہ کر کرنا ممکن ہی نہیں......

ایسا بھی کبھی نہیں ہوگا کہ یہ مجاہدین ۹۰ ہزار کی تعداد میں تو کجا چند گنے چنے اور مٹھی بھر افراد ہی کی صورت موجود ہوں اور دشمن کے سامنے ہتھیار ڈال کر اپنے انصار و مددگاروں کو یکا و تنہا، بے یار ومددگار چھوڑ کر عیاشی و بے فکری کی زندگی گزارنے کے لیے بھگوڑے بن جائیں...... ہرگز نہیں! انہوں نے تو ۱۲ سال قبل اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ثابت کر دیا تھا کہ اپنے ایک مہمان اور ایک محسن کو بھی کفار کے حوالے کرنا گوارا نہیں، خواہ اس کے بدلے پوری امارت ہی کی قربانی کیوں نہ دینی پڑے......

ملا عبدالقادر جیسے نیک بخت ہیں جو اپنی جانوں کا سودا چکا گئے ......لیکن یاد رکھیے! ارض بنگال سے لے کر شام کی مبارک سرزمین تک اور مصر سے لے کر مشرقی ترکستان کے مظلوم ومقہور مسلمانوں تک......ایک ایک زخم اور ایک ایک گھاؤ کا بدلہ لینا اس امت کے ذمہ ہے اور اس 'ذمہ' کے بارے میں جواب دہی بھی انتہائی کڑی ہوگی...... اُس دن اگر حسابا یسیرا کے متمنی وطلب گار رہیں تو آج مجاہدینِ اسلام کی اس پکار کو سنئے اور اس دعوت کو قبول کیجیے کہ

؎ کچھ وقت وہنر، کچھ خونِ جگر، ان راہوں میں قربان تو ہو

☆☆☆☆☆

29 نومبر: صوبہ قندہار......ضلع داماں......امریکی فوجی قافلے پر ایک مجاہد کا بارود بھری گاڑی سے فدائی حملہ......15 امریکی فوجی ہلاک......کئی فوجی گاڑیاں تباہ

اے اہل ایمان! اہل شام کی خبر لیجیے!

عبیدالرحمٰن زبیر

دسمبر شام میں بھی آیا ہے!

امت مسلمہ کے رومانویت پسند نوجوان سال کے آخری مہینے کی سرد اور ''اداس'' شاموں میں عالیشان اور پرسکون گھروں میں بیٹھے، لحافوں میں دُبکے بیٹھے، گرم کافی اور چائے کی چسکیاں بھرتے، آتش دانوں سے تپش لیتے، ڈرائی فروٹس کا شغل کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ''دیکھو دسمبر! اب مت آنا'' جیسی تُک بندی کر کے دسمبر کے ''سُونے پن'' اور دل کی ''ویرانی'' کے سبب آہیں بھرتے ہیں...... یہ آسودہ حال مسلمان نوجوانوں کی حالت ہے......کاش کہ کمروں کو گرم کرتی، آگ سے سلگتی انگیٹھیاں تاپتے ہوئے' ان کے دلوں میں امتِ مظلومہ کی حالت زار پر بھی کچھ کسک اٹھتی ......تو اُنہیں معلوم ہوتا ہے کہ دسمبر کے یخ موسم میں سرزمین شام میں اُن کے بھائی کس حال میں ہیں...... اِن کے شہروں میں تو درجۂ حرارت چند ہی دن نقطہ انجماد تک پہنچا ہوگا لیکن شام کی باسی کئی ہفتوں تک نقطۂ انجماد سے کئی درجے نیچے درجۂ حرارت اور کئی فٹ موٹی برف کی تہوں میں بے سروسامانی کے عالم میں کھلے آسمان تلے امت سے شکوہ کناں ہیں کہ اس امت نے تو اُنہیں یکسر ہی بھلا دیا......وہ جو یخ بستہ سردی میں ٹاٹ کے خیموں تلے ٹھٹھر رہے ہیں......خون جما دینے اور ہڈیاں چٹخا دینے والے جاڑے میں اُن کے معصوم بچوں کے پاس گرم کپڑے تو کجا' تن ڈھانپنے کو سُوت کی معمولی دھجیاں بھی نہیں ہیں......

یہ بارہ چودہ ماہ قبل ہی کی تو بات ہے جب اکتوبر ۲۰۱۲ء میں امریکہ میں سینڈی طوفان آیا جس نے امریکہ کی ۲۰ فی صد آبادی کو ہلا مارا تھا......اس موقع پر امریکی کافروں کی مدد کے لیے سعودی عرب نے ۲۵۵ ملین ڈالر، عرب امارات اور قطر نے ۱۰۰ ملین ڈالر جب کہ بحرین نے ۵ ملین ڈالر امریکہ کو دیے......امت کے سروں پر مسلط طاغوتی حکمرانوں کی کفار سے ہمدردی اور اُن کی تکالیف پر بے کلی و بے چینی دیکھنی ہو تو صرف عرب امارات ہی کی ایک مثال کافی ہے۔ اس ملک نے ۲۰۰۸ء میں ایریزونا میں طوفان کے بعد سکولوں کی تعمیر کے لیے ۱۰ ارب ڈالر امریکہ کو دیے، ۲۰۱۰ء میں امریکہ کو معاشی بحران سے نکالنے کے لیے ۲۰۰ ارب ڈالر کا اسلحہ امریکہ سے خریدا، مالی میں اسلامی حکومت کے خاتمے کے لیے فرانس کو ۷ ارب ڈالر سے نوازا، نوے کی دہائی میں بوسنیا میں مسلمانوں کے سب سے بڑے قاتل کو اس نے ۴۰۰ ملین ڈالر دیے...... یہ تو طاغوتی حکومتوں میں سے صرف ایک ''دانہ'' کا تذکرہ ہوا......اب ذرا اس کے علاوہ دیکھئے کہ 'سینڈی' طوفان کے موقع پر کل کے ''سرکاری جہادی'' اور آج کے ''ایدھی نما'' جہادی رہنما بھی امریکیوں کی تکالیف پر تڑپ اٹھے اور فدویانہ انداز میں اُنہیں اپنی مدد کی پیش کش کر دی......

آج شام میں ٹھنڈ سے بے حال، ٹھٹھرتے، کپکپاتے اور سسکتے بچوں کے لیے ان شاہوں اور 'ایدھیوں' کے پاس کچھ بھی نہیں! وہاں سردی اور برف باری کا یہ عالم ہے کہ جانور بھی کھڑے کھڑے جم جاتے ہیں......ذرا سوچنے کی زحمت تو کیجیے کہ ایسے میں آخر پھٹے پرانے خیموں اور پلاسٹک کی شیٹوں میں مقیم معصوم بچے کیسے رہ رہے ہوں گے؟ ایک معصوم کی تصویر نظر سے گزری کہ جسے سردی سے بچنے کے لیے گتے کا ایک ڈبہ ہی میسر آیا اور وہ اُس ڈبہ میں جالیٹا......اسی حالت میں اُس کا جسم اکڑ گیا اور برفیلے جسم سے روح پرواز کر گئی......کیا محشر کے روز اس بے حسی کا جواب امت سے بن پائے گا؟

بشار قصائی، حزب الشیطان اور ایرانی روافض کے ظلم کے شکار بچوں کے لیے اعصاب شل کر دینے اور جسم و جان جما دینے والا سرد موسم سخت ترین آزمائش بن چکا ہے......اس پر مستزاد امت کی طرف سے برتی جانے والی لاپرواہی اور غفلت ہے...... شام کے ایک ہسپتال میں بشار قصائی کی فضائیہ کی بم باری کے زخموں سے چُور اور سردی سے نیلا پڑتا تین سالہ بچہ اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا...... جنت کا یہ پھول اپنے گلستان کی رونق بننے سے عین قبل روتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا أخبر اللہ بکل شئی ''میں اللہ کو سب کچھ بتاؤں گا''......بلاشبہ اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے......وہ اس بچے اور اس جیسے ہزاروں لاکھوں مظلوم شامی نونہالوں کی آہ وزاری بھی سن اور دیکھ رہا ہے اور میری اور آپ کی بے پروائی، تغافل اور مست خوابی پر بھی نظر رکھے ہوئے ہے!!!

بیرل حملے:

سرد ترین موسم کے تھپیڑے سہتے مسلمانوں پر بشار خنزیر کی فضائیہ بیرل بم برسا رہی ہے......العربیہ ڈاٹ نیٹ کی رپورٹ کے مطابق شامی نیشنل کونسل کی صحت کمیٹی نے کہا ہے کہ صرف دو ہفتوں میں بشار کی فوج نے شام کے مختلف شہروں اور دیہات پر حالیہ بیرل بم حملوں میں ۲۰ ہزار افراد کو شہید اور ایک لاکھ سے زائد کو زخمی کیا ہے۔ ہیلتھ کمیٹی کے مطابق شامی فضائیہ نے مختلف دیہاتوں اور شہروں پر اب تک ۵ ہزار بیرل بم برسائے ہیں جن کے نتیجے میں بچوں، خواتین اور بزرگ شہریوں کی بڑی تعداد شہید ہوئی ہے...... جب کہ عالمی میڈیا اس شہادتوں کو کسی طور چار اور پانچ سو سے زائد بتانے کا روادار نہیں......

29 نومبر: صوبہ قندہار......ضلع پنجوائی......ریموٹ کنٹرول بم حملہ......9 پولیس اہل کار ہلاک

یہ بیرل بم کیا ہوتا ہے؟اس سے ہونے والی تباہ کاری کس پیمانے پر ہوتی ہے؟ اس پر بھی نظر ڈال لیں...... یہ بیرل بم ۵۰۰ سے لے کر ۱۰۰۰ کلوگرام ٹی این ٹی بارود سے بھرے ہوتے ہیں، ان میں بال بیرنگز اور لوہے کے کیلوں کے علاوہ کھاد، درجہ حرارت بڑھانے والا المونیم پاؤڈر استعمال کیا جاتا ہے...... بیرل بموں سے وسیع پیمانے پر آگ بھڑک اٹھتی ہے جس کے باعث املاک اور ان میں موجود ہر چیز جل کر بھسم ہو جاتی ہے۔

شیعیت کھُل کھیل رہی ہے:

شام میں شیعیت اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی ہے......وہاں مجاہدین نے اُسے تاریخی غدر وخیانت کی قرار واقعی سزا دی ہے......اب وہاں شیعیت بھی بشار قصائی، ایران، حزب الشیطان اور صفوی عراقی فوجوں کی صورت میں اہل سنت کا قتل عام کرنے میں مصروف ہے۔عینی شاہدین اللہ تعالیٰ کی قسمیں اٹھا کر کہتے ہیں کہ ''واللہ! عائشہ، عمر، ابوبکر، عثمان نام کے لوگوں کو چن چن کے مارا جا رہا ہے، پوری کی پوری سنی آبادیوں کو جلایا جا رہا ہے''۔شام کے مسلمان آج پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ''ان لوگوں کی باتوں میں نہ آئیں جو آپ کو باور کروا رہے ہیں کہ یہ اسرائیلی یا امریکی سازش ہے! ہرگز نہیں! اے مسلمانو! یہ ایرانی سازش ہے، یہ شیعہ کفار ہیں جو آج شامی مسلمانوں کو ذبح کرنے میں مصروف ہیں! یہ ہمارے بچوں کو ذبح کرتے اور ہماری نوخیز، عفت مآب اور کلیوں جیسی بیٹیوں کو مساجد میں لے جا کر بے آبرو کرتے ہیں''...... یہ حقیقت ہے کہ یہ کفر اور اسلام کی جنگ ہے...... یہ رافضیت جیسے شیطانی مذہب اور اسلام جیسے پاکیزہ رحمانی دین کے مابین معرکہ ہے......دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے ابھی بھی وقت ہے کہ اپنے دشمن کی پہچان رکھیں۔اہل صلیب، یہود وہنود، مجوس وروافض اور لادین ولبرل سب یک جان ہو کر امت پر ٹوٹے پڑ رہے ہیں......

کفر کی تمام تر مدد بشار قصائی کے لیے!

ان حالات میں شام میں بسنے والے اہل ایمان کی کسمپرسی اور بے بسی محتاج بیان نہیں......لیکن دنیا بھر کا کفر اور صلیبی صیہونی طاقتیں اُن کے مقابلے میں بشار قصائی کی پیٹھ ٹھونکنے، اُسے خفیہ واعلانیہ مدد سے نوازنے اور اُس کے حمایت کرنے میں مگن ہیں...... روس تو اول روز سے اُس کی پشت پر موجود ہے......اب آہستہ آہستہ اقوام متحدہ، امریکہ، مغربی صلیبی کفار اور ''عالمی برادری'' کی ''بشار مخالفت'' کی قلعی بھی کھلتی جا رہی ہے......

مجاہدین نے دیر الزور کا علاقہ فتح کیا تو بشار قصائی کی افواج کے لیے خط اول پر ایرانی پیراشوٹ کے ذریعے گرائی جانے والی اقوام متحدہ کی خوراک کے بڑے ذخیرے ہاتھ لگے......اسی طرح مجاہدین جس علاقے سے بشار، حزب الشیطان اور ایران کی پاسداران انقلاب کو مار بھگاتے ہیں وہاں سے بطور غنیمت حاصل ہونے والا حاصل اسلحہ نیٹو ممالک اور امریکہ ہی کا نکلتا ہے......امریکہ، روس اور جرمنی وغیرہ بین الاقوامی طاقتوں کے بحری بیڑے شام کے سرحد کے قریب سمندری حدود میں موجود ہیں۔ان کے عزائم کیا ہے؟ یہ کس لیے یہاں ہیں؟ مصدقہ ذرائع سے یہ بھی خبریں آئی ہیں کہ اسدی شیعوں کے جہاز انہی بحری بیڑوں سے پرواز کر کے شامی مسلمانوں پر بم باری کر رہے ہیں۔ یہ بحری بیڑے شام کے مسلمانوں کے خلاف اسدی شیعوں کی بھرپور مدد کر رہے ہیں۔

اسرائیل بھی مجاہدین کے مقابلے میں بشار کی فوجی مدد کے لیے آ چکا ہے...... امریکی ٹی وی چینل فاکس نیوز نے شام جا کر بشار قصائی، حزب الشیطان اور ایران کے ساتھ مل کر شامی مسلمانوں کے خلاف لڑنے والے اسرائیلی فوجیوں کی ویڈیو جاری کی۔ٹی وی رپورٹ میں اسرائیلی فوجیوں کی ویڈیو نشر کرنے کے علاوہ ان سے فون پر گفتگو بھی کی گئی' جنہوں نے بشار اسد کی حمایت کرتے ہوئے اس کی فورسز کے ساتھ مل کر شامی مسلمانوں کے خلاف لڑنے کا عہد کیا اور مسلمانوں کے خلاف اپنے بغض وعداوت کا اظہار کیا۔

مجاھدین کی کارروائیاں:

مجاہدینِ اسلام ان دل خراش اور حوصلہ شکن حالات میں بھی اپنے خالق و مالک پر توکل کیے اور نظر رکھے ہوئے ہیں، وہ ان آزمائشوں میں اُسی کی رحمت کے طلب گار اور اُسی کی مدد کے خواست گار ہیں......اُن کے قلوب واذہان میں اللہ تعالیٰ کی اس سنت کی حقیقت رچی بسی ہوئی ہے کہ

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْاْ مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء وَزُلْزِلُواْ حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللّهِ أَلا إِنَّ نَصْرَ اللّهِ قَرِيبٌ (البقرة: ۲۱۴)

''کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یونہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں۔ان کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دیے گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب اللہ کی مدد آئے گی؟ دیکھو اللہ کی مدد (عن) قریب (آیا چاہتی) ہے''۔

وہ اپنی فرض کی تکمیل میں جُتے ہوئے ہیں، آزمائش در آزمائش کے طویل سلسلے اُن کی راہ کو کھوٹا کرنے میں ناکام ہیں، وہ اپنے رب کی نصرت ورحمت کے سہارے سب کچھ انگیز کیے جا رہے ہیں اور اس راز کو پا گئے ہیں کہ

؎ جن کے رتبے ہیں سوا اُن کی سوا مشکل ہے

مجاہدین نے گزشتہ ہفتوں میں کامیاب عسکری کارروائیوں کے ذریعے رافضیت کو میدان جنگ سے پسپائی پر مجبور کیا اور حواس باختہ بشار اپنے کفری آقاؤں کا طریقہ (یعنی بہیمانہ فضائی بم باری) اختیار کرنے پر مجبور ہوا۔ان کارروائیوں میں سے چند

29 نومبر: صوبہ ننگرہار......ضلع چپرہار......مجاہدین کی اینٹی ایئر کرافٹ سے فائرنگ......ایک امریکی ڈرون طیارہ تباہ

ایک اس طرح ہیں:

۳ دسمبر کو مجاہدین نے سکواڈرن 54 کا بریگیڈیئر حسین ابراہیم عصورۃ کو واصل جہنّم کر دیا ہے۔ ۴ دسمبر کو منطقۃ کحلۃ میں اسدی فوج کے ایک کانوائے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا اس کانوائے میں حزب الشیطان اور عراقی شیعہ بھی شامل تھے۔ کاروائی کے نتیجے میں اسدی فوج کی دو عدد فوجی گاڑیاں تباہ اور دو عدد فوجی گاڑیاں بمعہ ملی اسلحہ غنیمت۔ جب کہ متعدد فوجی بھی اس کاروائی میں مارے گئے۔ مجاہدین الکندی ہسپتال' جو کہ بشار اور حزب الشیطان کی فوجوں کے گڑھ میں تبدیل کیا جا چکا تھا' کو آزاد کروانے کے لیے کئی دن تک اُس پر حملے کرتے رہے۔ بالآخر ۵ دسمبر کو ایک زبردست فدائی کارروائی کے بعد مجاہدین نے بشار کے اس عسکری مرکز پر قبضہ کر لیا۔ اس کارروائی میں سیکڑوں روافض جہنّم واصل ہوئے۔ ۶ دسمبر کو حلب کے علاقے جرابلس میں مجاہدین نے بشار کی حمایتی کرد تنظیم YPG کے مرکز پر شب خون مارا۔ اس حملے میں YPG کے ۵۰ اہل کار گرفتار ہوئے۔ ۷ دسمبر کو السفیرۃ میں مجاہدین نے تھرمل سٹیشن کے پاس بشار الخنزیر فوج کا جنگی جہاز مار گرایا ہے۔ ۷ دسمبر کو السفیرۃ میں مجاہدین نے السفیرۃ میں تھرمل سٹیشن کے پاس بشار الخنزیر فوج کا جنگی جہاز مار گرایا ہے۔ ۱۱ دسمبر کو دیر الزور میں عیاش کے علاقے میں مجاہدین نے اسدی فوج کا اسلحہ کا ڈپو فتح کر لیا۔ واضح رہے کہ عیاش کا اسلحہ ڈپو شام کا تیسرا بڑا اسلحہ ڈپو ہے۔ ۱۶ دسمبر کو درعا میں اسدی آرمی کا شیعہ کافر میجر جنرل علی سلیمان علی مجاہدین کے ہاتھوں جہنّم واصل ہوا۔ ۱۹ دسمبر کو دیر الزور میں عیاش کے علاقے میں مجاہدین نے اسدی فوج کا ایک جنگی جہاز مار گرایا ہے۔ ۱۹ دسمبر کو ایران کے میجر جنرل مجتبیٰ شیروانیان کے بیٹے کو مجاہدین شام نے جہنّم واصل کر دیا۔ ۲۱ دسمبر کو ایران کی انقلابی گارڈز کی نیوز ایجنسی نے اپنے میجر جنرل ابوالفصل الشیر وانیان کے دمشق میں ہلاکت کی تصدیق کر دی۔ مجاہدین کی مشرقی غوطہ میں 'معرکۃ اللہ اُعلٰی واُجل' کے نام سے شروع کی گئی عسکری کارروائی ۲۱ دسمبر تک ۸۰۰ کے قریب اسدی فوجی، عراقی ایرانی اور لبنانی رافضی جنگ جو اور کورین فوجی مردار ہو چکے تھے۔ ان میں سے ۱۵۰ مرداروں کی لاشیں مجاہدین نے ''ہلال احمر'' والوں کے سپرد کیں۔ جب کہ سیکڑوں لاشیں آزاد کیے ہوئے علاقوں میں بکھری دکھائی دیں۔ کئی دن تک جاری رہنے والے اسی معرکہ میں مجاہدین نے اسدی فوج کے اعلیٰ عہدے داروں محسن موسیٰ اور عبدالکریم سمیت ایرانی پاسداران انقلاب کے دو افسروں ابوالفضل شیر وایان اور مجتبیٰ شیر وایان کو بھی مردار کیا۔ اس معرکہ میں ۴۰ مربع کلومیٹر علاقے کو بشار کے قبضہ سے آزاد کوایا گیا۔ ۲۳ ٹینک اور بھاری مقدار میں اسلحہ تباہ کیا گیا جب کہ کثیر مقدار میں سامان حرب وضرب بطور غنیمت مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ ۲۳ دسمبر کو مجاہدین شام نے بشار الاسد کے کزن و شامی انرسرکل کے معتمد کار 'جابر شالیش' کو مشرقی غوطہ میں لڑائی دوران اس کے محل میں جہنّم واصل کر دیا ہے...... یاد رہے کہ شالیش خاندان کے پاس ہی صدارتی محل کے حفاظت کی ذمہ داری ہے۔ ۲۴ دسمبر کو حمص میں فدائی مجاہد نے بارودی ٹرک کے ذریعے اسدی فوج کے ایک بڑے قافلے پر فدائی حملہ۔ اس فدائی حملے میں ایک سو اسدی فوجی ہلاک ہوئے۔ ۲۵ دسمبر کو حلب ائیر پورٹ کے قریب مجاہدین نے ایک جنگی طیارا مار گرایا۔ ۲۶ دسمبر کو مجاہدین نے حلب شہر میں اسدی فوج کے کا ایک جنگی طیارہ مار گرایا۔ ۲۸ دسمبر کو دیر الزور ائیر بیس پر کھڑا مجاہدین نے ایک میگ طیارا تباہ کر دیا ہے۔

عامۃ المسلمین کے حقیقی مونس وغم گسار:

مجاہدین اپنی توجہ صرف عسکری کارروائیوں اور میدان جنگ پر ہی مرکوز کیے ہوئے نہیں ہیں بلکہ وہ بشار قصائی اور رافضیوں کے ظلم کی چکیوں میں پستے عامۃ المسلمین کی خدمت کرنے، اُن کی دل جوئی کرنے، اُنہیں حتی المقدور سہولیات زندگی بہم پہنچانے اور اُن کا اکرام کرنے کی تگ و دو میں بھی مصروف ہیں۔ مجاہدین اہل حق صرف میدانِ قتال ہی کے شہہ سوار نہی نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کی خدمت کو بھی باعث ثواب و اجر سمجھتے ہیں، اپنے محدود اور قلیل وسائل کو پوری طرح بروئے کار لا کر، اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت سے وہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے پوری لگن کے ساتھ مصروف عمل ہیں۔

مجاہدین کے مختلف مراکز ابلاغ کی جانب سے جاری ہونے والی دستاویزی فلموں میں دیکھا جا سکتا ہے کہ کس طرح مجاہدین کی رضا کار ٹیمیں گھروں سے بے گھر ہوئے لوگوں میں اشیائے خورد و نوش، گرم لباس، جوتے اور بچوں میں مٹھائیاں تقسیم کرتی ہیں۔ ۱۳ دسمبر کو ادارۃ الاسلامیہ للخدمات نے حی الصالحین کے علاقے میں شامی فضائیہ کی بم باری کی وجہ سے تباہ ہو جانے والے سیوریج نظام کی مرمت اور بحالی کا کام مکمل کیا۔ ادارۃ الاسلامیہ للخدمات دراصل دولۃ الاسلامیہ فی عراق و شام کا سول حصّہ ہے، جس کے تحت رفاہی کام سرانجام دیے جاتے ہیں۔ ۱۲ دسمبر کو حلب کی ایک شاہراہ کی مرمت کی گئی جو بم باری کے باعث بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔ دولۃ الاسلامیہ فی عراق و شام کے آفیشل میڈیا 'الفرقان' نے رسائل من ارض الملاحم کے عنوان سے ویڈیو نمبر ۱۴ جاری کی، جس میں دکھایا گیا کہ کس طرح دولۃ الاسلامیہ فی عراق و شام کے رفاہی کاموں کے جال کو منظّم طریقہ سے پھیلا رہی ہے۔ خدمت کے ان کاموں میں عوام الناس کو آٹا اور روٹی فراہم کرنا، سیوریج کا نظام بحال کرنا، علاقے کو گندگی سے پاک کرنا، الیکٹرک کے نظام کو بحال کرنا، ٹریفک کے نظام کو کنٹرول کرنا اور دیگر رفاعی کام وغیرہ شامل ہیں۔

خلافت علی منہاج النبوۃ کا احیا:

دنیا بھر میں مجاہدین کی حرب وضرب کی صلاحیتوں کو بھی کفر خوب اچھی طرح جان بھی چکا ہے اور اُن کی ضربوں کے نتیجے میں اپنی ناگفتہ بہ حالت کو بھی دیکھ رہا ہے...... اسی طرح اُن کی تمام جدوجہد کا مقصد یعنی دین کی بطور نظام تنفیذ اور شریعت کی حاکمیت

30 نومبر: صوبہ ہلمند......................صدر مقام لشکرگاہ............افغان انٹیلی جنس کے دفتر پر مجاہدین کا فدائی حملہ....................20 سے زائد فوجی اہل کار ہلاک

بھی اُسے بے کل کیے رکھتا ہے......اب تو اُس کے ائمہ اور سردار کھلے بندوں مجاہدین کے بارے میں یہی کہتے ہیں کہ ''دہشت گردوں'' کا مقصد خلافت کا احیا ہے۔اسی بات کو بش لعین نے کہا تھا کہ ''دہشت گرد انڈونیشیا سے سنکیانگ تک اسلامی خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں''......یہی رونا سابق امریکی وزیر دفاع ڈونلڈ رمزفیلڈ روتا ہے کہ ''وہ (مجاہدین) شمالی امریکہ سے لے کر جنوبی ایشیا تک حکومتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں اور دوبارہ ایک خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں۔وہ امید رکھتے ہیں کہ ایک دن ہر براعظم اس کا حصّہ ہوگا۔وہ ایک نقشہ بنا کر تقسیم کر چکے ہیں جس میں قومی (ریاستی) سرحدوں کو مٹا دیا گیا ہے اور اسے ایک انتہا پسند سلطنت میں تبدیل کر دیا گیا ہے''۔

شام کی سرزمین چونکہ مستقبل میں قائم ہونے والی خلافت اسلامی کا مرکز ہوگی لہٰذا اس کے حوالے سے کفار اور اُن کے حواری مزید حساس اور فکرمند رہتے ہیں۔اسی فکر مندی کا اظہار عراقی وزیر خارجہ ہوشیار زیباری نے ۶ دسمبر کو بحرین میں سیکورٹی کانفرنس میں کیا کہ ''شامی صدر بشار الاسد کے مخالف گروہ ملک کو ایک شدت پسند اسلامی ریاست کی جانب لے جا رہے ہیں۔شام میں القاعدہ سے وابستہ متعدد باغی گروہ مسلح کارروائیوں میں مصروف ہیں اور ان باغی گروپوں کی کارروائیاں اسلامی شدت پسندوں کی ممکنہ حکومت پر منتج ہو سکتی ہیں''۔

امت مسلمہ کے ''دسمبر بےزار'' نوجوانوں کے لیے یہی موقع ہے کہ وہ مقصد زندگی کو پہچان لیں، آخرت کی باز پرس سے بچنے کا سامان کریں، دسمبر کی سرد ہواؤں میں جتنے مظلوم و مقہور مسلمانوں کو بازوؤں کو تھام لیں......وہ کہ غم واندوہ نے جن کی آنکھوں کی نمی بھی خشک کر ڈالی ہے، اُن کے زخمی اور درد والم سے ٹیسیں مارتے گھائل قلوب پر مرہم رکھیں اور اُن کے جسم و جان پر لگے گھاؤ کی رفوگری کر کے ان کی نصرت کریں......

اللہ کے اذن اور اُس کی مدد، رحمت اور فضل سے خلافت علی منہاج النبوۃ کی منزل پر یہ جہادی قافلہ پہنچ کر دم لے گا......وہ وقت بھی قریب آن لگا ہے کیونکہ آج امت پر ٹوٹ پڑنے والی آزمائشیں، پریشانیاں اور مصائب وآلام اپنی انتہا پر ہے اور خالق کائنات کا یہ طریقہ ہے، جس کو اُس نے اپنے پاک کلام میں بیان فرما دیا ہے کہ:

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً O إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً

''پس یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔''

پس عسرت وتنگی کے اس دور میں اپنی توانائیوں اور رب کی عطا کردہ ہر شے کو امت کی سربلندی کی جدوجہد کے لیے پیش کر دیں اور اس کے بعد دنیا وآخرت کی یسر، آسانی، راحت اور کامرانی میں حصّہ دار بن جائیں......

☆☆☆☆☆

بقیہ: جنرل صاحب نے یہ کیا کہہ دیا!

آج بھی دلیل یہ دی جاتی ہے اور کتنے زور وشور سے دی جاتی ہے کہ طالبان پر بھروسہ کیسے کریں، وہ تو سوات میں معاہدہ کر کے توڑ دیتے ہیں۔طالبان کو جس طرح میڈیا میں گالی بنایا گیا وہ صرف سوات کے امن معاہدے کے ایک واقعے سے نہیں بلکہ اس میڈیا نے ہر اس قتل کو طالبان کے کھاتے میں ڈال کر دکان سجائی جو کہیں کسی اور جگہ بھی ہوتا رہا۔سوات ہی کی گلوکارہ غزالہ جاوید جب اپنے باپ کے ہمراہ قتل ہوئی تو کتنے دن میڈیا پہ ماتم کرتا رہا کہ شدت پسندی اور طالبان کی سوچ نے اس خوب صورت گلوکارہ کی جان لے لی۔ابھی سوات میں لڑکی کے کوڑوں والی جعلی ویڈیو ٹی وی کی سکرین پر نہیں آئی تھی کہ اس سے تقریباً دو ہفتے قبل ایک پروگرام میں انسانی حقوق کی ترجمان ثمر من اللہ نے کہا کہ ''دیکھنا کچھ عرصے بعد ایک ویڈیو سامنے آنے والی ہے جو طالبان کی حقیقت آشکار کر دے گی''۔اکثر یہ سوال اٹھتا ہے کہ آخر طالبان سے اس قدر دشمنی کیوں ہے؟ اس ملک میں اور بھی تو شدت پسند گروہ بستے ہیں۔شناختی کارڈ دیکھ کر قتل کرنے والے تو بلوچستان میں بھی ہیں۔قتل وغارت کا بازار گرم کرنے والے تو کراچی میں بھی کسی کو چین سے بسنے نہیں دیتے۔ایسی ایسی بوری بند لاشیں برآمد ہوتی ہیں کہ جن کی ہڈیوں میں ڈرل سے سوراخ کیا گیا ہوتا ہے، ناخن کھینچے گئے ہوتے ہیں۔ان کے لواحقین پر کیا گزرتی ہوگی جب وہ یہ لاشیں دیکھ کر سوچتے ہوں گے کہ ان کے پیاروں نے زندگی کے آخری لمحے کس اذیت سے گزارے ہوں گے۔پھر بھی میڈیا پر صرف ایک ہی شدت پسند گروہ کے ''ترانے'' کیوں گائے جاتے ہیں؟ یہ مرض بہت پرانا ہے، یہ حربہ اور ہتھکنڈہ بہت پراثر ہے اس لیے کہ اس کا ہدف طالبان نہیں اسلام ہوتا ہے۔مشرق وسطیٰ کی عرب ریاستوں میں سے اکثریت پر گزشتہ نصف صدی سے سیکولر ڈکٹیٹر برسر اقتدار تھے، ان کا اسلام یا اس کے اصولِ زندگی سے دور دور کا واسطہ نہ تھا لیکن دنیا بھر کے اخبارات یا ٹیلی ویژن پروگرام اٹھا لیں، انہیں سیکولر ڈکٹیٹر نہیں مسلمان ڈکٹیٹر کہا جاتا تھا۔کسی نے جرمنی کے ہٹلر، سپین کے فرانکو یا فلپائن کے مارکوس کو آج تک عیسائی ڈکٹیٹر نہیں کہا اور نہ لکھا۔اسلام اور مسلمانوں کو ہدف بنا کر جس قدر تسکین دنیا بھر کے میڈیا اور میرے کے ''عظیم دانش وروں'' کو ہوتی ہے اس کا اندازہ آپ صرف کسی نیوز روم میں بیٹھ کر لگا سکتے ہیں، وہ نیوز روم جہاں کسی دھماکے، قتل، اغوا یا ایسے کسی جرم کی خبر آ چکی ہو اور ٹیلی ویژن پر چل بھی رہی ہو تو متلاشی نظریں اور کان بے چینی سے انتظار کر رہے ہوتے ہیں، تجسس میں ایک دوسرے سے سوال کیے جاتے ہیں: ''طالبان نے ذمہ داری قبول نہیں کی ابھی تک؟ پتہ تو کرو، عالمی میڈیا کو دیکھو، کسی ویب سائٹ پر ڈھونڈو''، اور اگر ذرا بھی تار مل جائے تو پھر دیکھیں اگلے چوبیس، اڑتالیس یا بہتر گھنٹے کی نشریات کے لیے موضوع مل جاتا ہے۔خوب چلاؤ اور رگڑ دو شرعی قوانین کو، اسلام کی شرعی حیثیت کو اور خود اسلام کو......

☆☆☆☆☆

30 نومبر: صوبہ ہرات......ضلع خوگیانی......مجاہدین کا ایک پولیس چوکی پر حملہ......4 پولیس اہل کار ہلاک

عالمی تحریک جہاد کے مختلف محاذ

خباب اسماعیل

سوویت روس کی مجاہدین کے ہاتھوں شکست وریخت کے بعد سے امریکہ مجاہدین کا ہدف اول بنا اور مجاہدین بھی امریکہ کے دشمن نمبر ایک قرار پائے۔موجودہ صلیبی جنگ کو شروع ہوئے ۱۲سال سے زائد کا عرصہ بیت چکا ہے......لیکن اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور فضل کی بدولت عالمی تحریک جہاد نے اپنی قربانیوں اور صبر واستقامت کے ذریعے عالمی کفر کو بھی سوویت روس کی طرح ذلت آمیز شکست کے کنارے لا کھڑا کیا ہے......امریکی ماہرین برائے ''انسداد دہشت گردی'' یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ القاعدہ شام، صومالیہ، یمن، لیبیا اور مغربی افریقہ میں زور پکڑ رہی ہے اور اب بھی امریکا اور یورپی ممالک کے لیے مستقل خطرہ ہے۔۵ادسمبر کو نیویارک میں ان امریکی ماہرین کا اکٹھ ہوا جس میں جنگی منصوبہ بندی میں مہارت کا دعویٰ کرنے والوں نے اپنی اور صلیبی فوجوں کی مکمل ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ ''شام کی خانہ جنگی میں انتہا پسندوں کی بڑی تعداد القاعدہ میں شامل ہوئی، جس نے اس نیٹ ورک کو پھر سے پیروں پر کھڑا کر دیا۔شام، صومالیہ، یمن اور لیبیا کے مسلح گروپ بھی تیزی سے القاعدہ میں شامل ہو رہے ہیں''۔امریکی میرین کور کے سابق جنرل جمیز میٹس کا کہنا تھا کہ ''محفوظ پناہ گاہوں میں تیزی سے اضافے نے القاعدہ کا نیٹ ورک اور بھی پھیلا دیا''۔ایک اور امریکی ماہر ڈیوڈ کل کلین کے مطابق ''شام میں القاعدہ سے الحاق کرنے والے گوریلا جنگ جوؤں کی تعداد ۴۵ ہزار کے لگ بھگ ہے، جو افغانستان میں لڑنے والے طالبان کے مقابلے میں دگنی ہے''۔یہ اللہ تعالیٰ کی مجاہدین کے ساتھ نصرت اور معیت کی دلیل ہے کہ آج کفر کے سردار اور اُن کے جنگی منصوبہ ساز بھی عالمی تحریک جہاد کے دنیا بھر میں بڑھتے ہوئے قدموں کی چاپ سے خوف زدہ ہیں۔عالمی تحریک جہاد دنیا کے مختلف محاذوں پر کس قدر سرگرم عمل ہے، کفر کی مہلک ٹیکنالوجی، اُن کے غلاموں کی سفاکیت سے برسر پیکار ہیں۔ان محاذوں کا مختصر جائزہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے:

مصر:

مصر میں سیسی نے اخوان کی حکومت ختم کی اور مصری مسلمانوں کے قتل عام کا سلسلہ شروع کیا جو کسی نہ کسی صورت اب تک جاری ہے۔مسلمانوں کی اس نسل کشی کی مہم میں امریکی اور اسرائیل سمیت عرب ممالک کی خائن حکومتوں نے سیسی کا بھرپور ساتھ دیا......ایسے میں مصر میں مجاہدین نے اپنی قلیل تعداد اور محدود وسائل کے باوجود ''امن کی لوریاں'' سننے کی بجائے سیسی حکومت کے خلاف حتی المقدور عسکری کارروائیاں شروع کیں۔

۵ ستمبر کو مصری وزیر داخلہ محمد ابراہیم پر نصر شہر میں حملہ ہوا، اس حملے میں وزیر داخلہ محفوظ رہا جب کہ اُس کی حفاظت پر متعین ۲۱ سیکورٹی اہل کار زخمی ہوئے۔۱۱ ستمبر کو رفح شہر میں فوجی انٹیلی جنس ادارے کے ہیڈ کوارٹر پر کار بم حملے میں ۶ فوجی ہلاک اور ۱۷ ہوئے۔۱۵ اکتوبر کو مصر کی بارڈر فورس کے سربراہ میجر جنرل احمد ابراہیم نے بتایا کہ غزہ کے مسلمانوں کو اشیائے خورد ونوش کی ترسیل میں استعمال ہونے والی ۱۰۵۵ سرنگیں تباہ کر دی گئیں ہیں۔۱۵ اکتوبر کو نہر سویز کے ساحلی علاقے میں مجاہدین کی فائرنگ سے ۲ فوجی اہل کار ہلاک ہوئے۔۱۷ اکتوبر کو اسی علاقے میں مجاہدین نے ایک اور فوجی قافلے پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں ۶ فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔۱۷ اکتوبر ہی کو سینا میں فوجی ہیڈ کوارٹر پر ہونے والے بم حملے میں ۲ سیکورٹی اہل کار مردار اور ۵۰ زخمی ہوئے۔۱۹ اکتوبر کو مصری شہر اسماعیلیہ میں آرمی انٹیلی جنس کی عمارت میں کار بم دھماکہ کیا گیا جس کے نتیجے میں تین انٹیلی جنس اہل کار ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔۹ نومبر کو رفح میں انٹیلی جنس مرکز پر فدائی حملے میں ۴ مصری فوجی ہلاک اور ۱۰ سے زائد زخمی ہوئے۔۲۰ نومبر شمالی سینا کے شہر العریش میں ہونے والے ایک کار بم حملے میں کم از کم ۱۰ مصری فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔۲۴ دسمبر کو الدقہلیہ کے پولیس چیف کو سڑک کنارے نصب بم کی کارروائی میں ہلاک کر دیا گیا۔۲۴ دسمبر کو قاہرہ کے شمال واقع میں منصورہ شہر میں پولیس ہیڈ کوارٹر پر فدائی حملے میں کم از کم ۱۰۰ پولیس اہل کار ہلاک اور بیسیوں زخمی ہوئے۔زخمی ہونے والوں میں صوبائی سیکورٹی چیف بھی شامل ہے۔ان حملوں کی ذمہ داری 'انصار بیت المقدس' نے قبول کی۔اپنے بیان میں انصار بیت المقدس نے سیکوری اہل کاروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''سیسی اور محمد ابراہیم کی ملیشیاؤں کے ساتھ نوکری کرنا چھوڑ دو اور اپنے دین ودنیا کی حفاظت چاہتے ہو تو اپنے مارے جانے والے ساتھیوں سے عبرت پکڑو......ہم اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والے نظام حکومت کے خلاف قتال کو ہم اللہ کے حکم سے اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک اللہ کی شریعت کا نفاذ، اللہ کا کلمہ توحید بلند نہیں ہو جاتا اور کفر کا کلمہ پست نہیں ہو جاتا''۔بیان میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ ''وہ اللہ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اللہ کی شریعت سے ہٹ کر کسی کو اپنا دستور اور حکمران مت بنائیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کے علاوہ کوئی اور راستہ مت اختیار کریں۔اسی طرح اپنی زندگیوں اور اپنی معصوم جانوں کو محفوظ بنانے کے لیے اس مرتد نظام حکومت کے دفاتر، مراکز اور ہیڈ کوارٹروں اور اس کی فورسز سے دور رہیں''۔

یمن:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے 'ایمان وحکمت کی سرزمین' کا

2 دسمبر: صوبہ غزنی......ضلع شلگر......مجاہدین کا افغان فوجی گشتی پارٹی پر حملہ......3 فوجی ہلاک......ایک بکتر بند گاڑی اور ٹینک تباہ

لقب پانے والے ملک، محسن امت شیخ اسامہ بن لادنؒ اور شیخ انور العولقیؒ جیسے عبقری قائدین جہاد کی آبائی سرزمین 'یمن' کفار کے لیے حقیقی معنوں میں دردِ سر بن چکی ہے...... صلیبی مفکرین اور تھنک ٹینکس جماعۃ القاعدۃ الجہاد فی جزیرۃ العرب کو مغرب کے لیے سنگین خطرہ تصور کرتے اور اس خطرے سے نمٹنے کو اولین ترجیحات میں گردانتے ہیں۔

امریکہ دیگر اسلامی خطوں کی طرح یمن میں بھی مجاہدین کے خلاف کارروائیوں اور اپنے کٹھ پتلی حکمرانوں کی پشت پناہی کے لیے اپنے اثر و رسوخ میں مسلسل اضافہ کرتا جا رہا ہے۔ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے ایک امریکی انٹیلی جنس افسر کے حوالے سے لکھا کہ ''امریکی حکومت نے یمن میں القاعدہ کے خلاف خفیہ آپریشن ایک عرصہ پہلے سے شروع کر رکھا ہے اور اس ضمن میں یمن کی فوجی امداد بھی جاری ہے، جس کے بعد یمن کی فوج بھی امریکہ کو القاعدہ کے خلاف شروع کیے جانے والے آپریشن میں بھرپور طریقے سے سپورٹ کر رہی ہے''۔ اخبار نے اپنی رپورٹ کے اختتام پر یہ بھی لکھا کہ ''یمن کی سیکورٹی فورسز کو تربیت دینے کے لیے امریکی اسپیشل فورسز کے کمانڈوز کو بھی یمن بھیجا گیا ہے، اس ضمن میں امریکہ نے ۷۰ ملین ڈالر کے اخراجا کیے ہین جب کہ ۱۰۰ ملین ڈالر کے ہتھیار اور دیگر ساز و سامان بھی یمن کی سیکورٹی فورسز، وزارت داخلہ اور کوسٹ گارڈز کو فراہم کیا گیا ہے۔ یمن کے قومی سلامتی کے چیف نے بھی اعتراف کیا ہے کہ ''ہمیں القاعدہ کے خلاف آپریشن میں امریکی سیکورٹی فورسز کے ساتھ تعاون کرنے پر امریکی امداد فراہم کی گئی ہے اور امریکی اور یمنی فورسز جنوبی یمن میں القاعدہ کے خلاف آپریشن کر رہی ہیں تاکہ یمن سے القاعدہ کا خاتمہ کیا جا سکے۔ ۲۰۱۲ء میں سعودی عرب میں ہونے والی ''فرینڈز آف یمن'' نامی کانفرنس میں صلیبی ممالک سمیت عرب حکمرانوں نے یمن کو مجاہدین کے خلاف جنگ کے لیے ۴ بلین ڈالر دینے کا وعدہ بھی کیا۔

شیعہ حوثیوں کے مسلمانوں پر حملے:

روافض کا وجود مسلمانوں کے جس جس خطے میں موجود ہے وہاں کے مسلمان اُن کے شر سے کسی صورت محفوظ نہیں ہیں۔ اہل ایمان پر ایک طرف صلیبی صیہونی کافر اور اُن کے ایجنٹ مرتد حکمران مظالم ڈھاتے ہیں تو دوسری طرف روافض کو جہاں موقع ملتا ہے وہ مسلمانوں کی نسل کُشی کرنے میں پیچھے نہیں رہتے۔ شمالی یمن میں بھی حوثی شیعہ نے نومبر ۲۰۱۳ء سے سنی علاقہ دماج کا چاروں اطراف سے محاصرہ کر کے وہاں رہنے والے سنی مسلمان شہریوں پر دن رات بمباری کرنے اور اسنائپر گنوں سے بچوں و عورتوں کا قتل عام کرنے میں مصروف ہیں۔ شیعہ حوثی دماج میں سے سنی مسلمانوں کو ختم کر کے اس پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ دماج ایک زراعتی علاقہ ہے اور عرب دنیا میں دماج کے پھل اور فروٹ اعلیٰ معیار کے حوالے سے مشہور ہیں۔ یہاں عالمی دینی درسگاہ مرکز س الحدیث والسنۃ واقع ہے، جو علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کے ایک شاگرد اور یمن کے ایک معروف نامور علم دین نے قائم کیں ہیں۔ شیعہ اس درس گاہ اور اس کی مسجد پر ٹینکوں سے گولہ باری کر رہے ہیں جب کہ اس درس گاہ کے شیخ الحدیث نے یمن بھر میں شیعہ حوثیوں کی جارحیت کو رکوانے کے لیے یمن بھر میں جہاد کی کال دی دی ہے۔

مجاھدین کی کارروائیاں:

یمن میں بھی مجاہدین، صلیبی کٹھ پتلی نظامِ حکومت کے خلاف محاذ گرم کیے ہوئے ہیں...... ۲۱ اگست کو عدن میں یمن کے انٹیلی جنس چیف کرنل علی ہادی کو اس کے بھتیجے سمیت مجاہدین نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ ۲۵ اگست کو صنعا میں فضائیہ کی بس میں دھماکے کے نتیجے میں ۶ فوجی افسر ہلاک اور ۱۵ زخمی ہو گئے۔ ۳۱ اگست کو یمن کے وزیر اعظم سلیم باسیندوا پر صنعا میں حملہ کیا گیا لیکن وہ اس حملے میں بچ نکلا۔ ۲۰ ستمبر کو مجاہدین نے شبوۃ شہر میں قائم فوجی ہیڈ کوارٹر کو فدائی حملوں کے ذریعے تباہ کرنے کی منصوبہ بندی کی۔ جس کے مطابق شبوۃ شہر میں تین فوجی چیک پوسٹوں اور ہیڈ کوارٹر کی حفاظت پر ماموراسنائپر گن کے اہل کاروں کے مرکز پر آٹھ فدائی مجاہدین نے حملے کیے اور راستہ ہموار ہو جانے کے بعد فوجی ہیڈ کوارٹر کو ایک شہیدی مجاہد نے تباہ کر دیا۔ پھر اسی شہر کے ایک اور علاقہ جوال الریدۃ میں واقع مرکزی سیکورٹی فورسز کے کیمپ کو مکمل طور پر مجاہدین نے کارروائی کر کے تباہ کر دیا۔ مجاہدین کی اس کارروئی میں ۶۰ سے زائد فوجی افسران اور اہل کار ہلاک جب کہ سیکڑوں ہوئے۔ اس کے علاوہ مجاہدین نے ۲۱ فوجی اہل کاروں کو گرفتار بھی کیا۔ ۲۴ ستمبر کو صنعا میں فائرنگ کے ایک واقعہ میں فضائیہ کا اعلیٰ افسر کرنل علی الدیلامی مردار ہوا۔ ۱۹ اکتوبر کو یمن کے شہر خضر موت میں فوجی کرنل محمد عبداللہ الحبشی کو مجاہدین نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ ۳۰ دسمبر کو یمن کے شہر عدن میں فوجی قافلے پر حملے میں ۸ فوجی ہلاک ہوئے۔

ڈرون میزائل حملے:

پاکستان کی طرح یمن کے حکمرانوں نے بھی امریکی صلیبیوں سے خفیہ معاہدوں کے تحت اُنہیں مجاہدین کے خلاف ڈرون میزائل حملوں کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے......یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے بعد یمن وہ ملک ہے جہاں امریکی ڈرون میزائل حملے بڑی تعداد میں ہوتے ہیں۔ اگست ۲۰۱۳ء میں یمنی صدر عبدربہ منصور ہادی کے دورہ واشنگٹن کے بعد ڈرون میزائل حملوں میں اضافہ ہوا۔ اس دورہ کے دوران میں یمنی صدر نے اوباما سے ملاقات کی اور یمن میں جماعۃ القاعدۃ کے خلاف مشترکہ منصوبہ بندی کی۔ واضح رہے کہ موجودہ یمنی صدر ۲۰۱۱ء کے آخر میں علی عبداللہ صالح کی برطرفی کی بعد امریکی آشیر باد سے اس عہدے تک پہنچا۔ اس کے دورہ امریکہ کے بعد ہی ڈرون میزائل حملوں میں شدت آئی اور صرف اگست ۲۰۱۳ء کے پہلے پندرہ دنوں میں کم از کم آٹھ ڈرون حمل کیے گئے جن میں درجنوں معصوم مسلمان شہید ہوئے۔ ۳۰ ستمبر کو رداع شہر میں ہونے والے امریکی ڈرون حملے میں قیفہ اور آل ذھب قبائل کے سردار اور مجاہدین کے سرکردہ رہ

2 دسمبر: صوبہ پروان.................ضلع شنواری............ریموٹ کنٹرول بم حملہ...............ایک فوجی گاڑی تباہ.................4 افغان فوجی ہلاک

نما شیخ قائد بن احمد بن ناصر الذہب اپنے تین ساتھیوں سمیت شہید ہوئے۔ جب کہ ۱۲ دسمبر کو یمنی صوبے البیدا کے شہر رداع میں شادی کی تقریب پر ہونے والے میزائل حملے میں ۵۰ سے زائد افراد شہید ہوئے۔ امریکی اخبار اسٹریٹ جرنل کی رپورٹ چند ماہ قبل ایک رپورٹ شائع کی جس میں بتایا گیا کہ ''امریکہ اور یمن کی سیکورٹی فورسز نے یمن میں ایک مشترکہ کمانڈ سینٹر قائم کیا ہے جہاں دونوں ممالک سے تعلق رکھنے والے ماہرین انٹیلی جنس رپورٹوں کا تجزیہ کرتے ہیں۔ یہ انٹیلی جنس رپورٹیں امریکی ذرائع کے علاوہ امریکی اتحادیوں سعودی عرب، قطر اور اردن سے بھی موصول ہوتی ہیں۔ ان رپورٹوں کے تجزیے کے بعد یہ طے کیا جاتا ہے کہ القاعدہ سے کس طرح نمٹا جائے؟ اس مشترکہ کمانڈ سینٹر میں القاعدہ کے ہائی پروفائیل اہداف کو نشانہ بنانے کے لیے ڈرون حملوں کے پروگرام بنائے جاتے ہیں۔ مگر ان حملوں میں زیادہ تر عام آبادی ہی زد میں آتی ہے''۔

ڈرون طیاروں کے کنٹرول سنٹروں کی تباهی:

۵ دسمبر کو مجاہدین نے صنعا میں یمنی وزارت دفاع کے ہیڈ کوارٹر پر کامیاب استشہادی عملیات کیں۔ اس کارروائی کی تفصیلی رپورٹ 'انصار اللہ اردو' نے مرتب کی ہے......اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ:

> ''جماعت قاعدہ الجہاد برائے جزیرۃ العرب کے میڈیا ادارہ الملاحم نے ایک بیان جاری کر کے صنعا میں واقع یمنی وزارت دفاع کے ہیڈ کوارٹر پر حملے کی ذمہ داری قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ بیان میں بتایا گیا کہ ''یہ کارروائی مجاہدین کے جاسوسی اور ڈرون طیاروں کے کنٹرول روموں کو تباہ کرنے کے مشن کے ضمن میں عمل میں لائی گئی۔ یمنی وزارت دفاع کے اعلیٰ افسران کمپلیکس کو نشانہ بنا کر ان میں واقع بغیر پائلٹ کے ڈرون طیاروں کے کنٹرول روموں پر مجاہدین نے کاری ضرب لگائی ہے اور انہیں شدید تباہی سے دوچار کیا ہے۔ اس کارروائی کو مجاہدین نے اس وقت انجام دیا جب انہوں نے مکمل تسلی کر لی کہ وزارت دفاع کی قیادت کے کمپلیکس میں بغیر پائلٹ کے طیاروں کے کئی کنٹرول روم واقع ہیں اور وہاں یمنی فوجی افسران کے ساتھ کئی امریکی ماہرین بھی موجود ہیں''۔ القاعدۃ الجہاد نے بیان میں یمنی حکومتی آرمی کے گھناؤنے کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ''فوج کا کام ملک کا دفاع کرنا ہوتا ہے نہ کہ امریکی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے کتوں کی طرح ملک بھر میں ہانپتے رہنا جب کہ دماج کے علاقوں میں (شیعی حوثیوں کی جانب سے کئی ماہ سے سنی آبادی کا چاروں اطراف سے محاصرہ کر کے اندھا دھند بمباری اور گولہ بارود برسانے کی وجہ سے) جو کچھ ہو رہا ہے، وہاں فوج صرف تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے''۔ یہ کارروائی مجاہدین نے ۵ دسمبر ۲۰۱۳ء کو انجام دی ہے۔ ادارہ الملاحم کے ٹوئیٹر پر موجود پیج نے اس منفرد کارروائی کی مزید تفصیلات عنقریب جہادی میڈیا کے فورمز سے ایک تفصیلی بیان جاری کر کے بتانے کا اعلان کیا ہے۔ یمنی میڈیا کے مطابق اس کارروائی میں ہلاک اور زخمی ہونے والے فوجی اہل کاروں کی تعداد ۲۰۰ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اس کارروائی کے آغاز میں بارود سے بھرے ٹرک کے ذریعے وزارت دفاع کمپلیکس کے مرکزی دروازہ کو تباہ کیا گیا، جس کے بعد ۸ فدائیوں نے چھوٹے گروپوں میں تقسیم ہو کر وزارت دفاع پر حملہ کر کے کارروائی کو انجام دیا اور کئی فوجی افسران کو ہلاک اور متعدد فوجی اہل کاروں کو کئی گھنٹوں تک یرغمال بنائے رکھا۔ فدائی مجاہدین نے ایک دن تک یمنی وزارت دفاع ہیڈ کوارٹر کے کمپلیکس پر قبضہ کر کے کئی امریکی، جرمنی و مغربی فوجی افسران اور ان کے ایجنٹ یمنی اعلیٰ فوجی افسران کو ہلاک کیا اور پھر شہیدی حملے کرتے ہوئے اپنی بارودی جیکٹوں کو اڑا لیا۔ اس کارروائی میں یمنی فوج کی اعلی قیادت کے کئی افسران مارے گئے، جب کہ یمنی صدر کا بھتیجا منصور الخضر بھی مارا گیا لیکن یمنی وزارت دفاع نے نقصان کو چھپاتے ہوئے ہلاک شدگان افسران اور اہل کاروں کے نام اور عہدے بتانے سے انکار کر دیا ہے، نیز صرف اپنے ۵۶ فوجی اہل کاروں کے مرنے اور بعض امریکی و جرمنی فوجیوں کے مرنے کا اعتراف کیا ہے''۔

عراق:

عراق میں دولۃ الاسلامیہ فی عراق وشام کے مجاہدین اللہ تعالیٰ کی اپنے امیر شیخ ابوبکر بغدادی حفظہ اللہ کی قیادت میں عراق اور شام میں رافضی فتنہ گروں کی افواج کی درگت بنانے میں مصروف ہیں......عراق میں امریکی فوج کو پسپائی پر مجبور کرنے کے بعد مجاہدین امریکی کٹھ پتلی صفوی نظام حکومت کے خلاف بھی معرکہ آرا ہیں......امریکہ نے چند قبائلی سرداروں ست ملی بھگت کر کے مجاہدین کو وقتی طور پر دفاعی پوزیشن پر لا کھڑا کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو توفیق مرحمت فرمائی کہ وہ اس مرحلے کو صبر و استقامت سے جھیل گئے اور راہ جہاد پر مستقل مزاجی سے ڈٹے رہے......اسی بنا پر عراق میں تحریک جہاد پہلے سے زیادہ مضبوط بنیادوں اور قوی عزائم کے ساتھ میدان عمل میں موجود ہے......

عهد ساز شخصیت:

دولۃ الاسلامیہ عراق وشام کے مضبوط ہوئے اقدام اور سخت ہوتی گرفت کے متعلق دشمن بھی واویلا کر رہا ہے۔ برطانوی اخبار 'دی انڈیپنڈنٹ' کی ۲۲ دسمبر ۲۰۱۳ء کی اشاعت میں تجزیہ نگار Patrick Cockburn اپنے مضمون میں امیر دولۃ السلامیہ العراق والشام' شیخ ابودعا ابوبکر البغدادی حفظہ اللہ کو سال ۲۰۱۳ء میں مشرق وسطیٰ

2 دسمبر: صوبہ میدان ورک......ضلع نرخ......افغان فوجی بیس پر شہیدی حملہ......22 افغان فوجی ہلاک......20 زخمی

کا کامیاب ترین رہ نما قرار دیتا ہے۔ اُس نے شیخ ابوبکر حفظہ اللہ کا مشرقِ وسطیٰ کی جن با اثر شخصیات اور حکمرانوں سے تقابل کیا اُن میں ترک وزیرِاعظم طیب اردگان، اسرائیلی وزیرِاعظم نیتن یاہو، شمالی عراق کا کرد رہ نما مسعود برزانی اور رافضی ایران کا صدر حسن روحانی شامل ہیں......ان تمام کے مقابلے میں اُس نے شیخ ابوبکر حفظہ اللہ کو ۲۰۱۳ء کا کامیاب ترین رہ نما قرار دیتے ہوئے لکھا:

''یہ بدقسمتی ہے کہ ابوبکر البغدادی کا نام مشرق وسطیٰ کے لیے اس سال کے بہترین رہ نما کے طور پر لینا یقینی طور پر درست ہے......البغدادی' عراق القاعدہ کے سربراہ ہیں جنہوں نے سال ۲۰۱۳ء کے دوران میں اس تنظیم کے دائرۂ عمل کو پھیلا کر شام تک وسیع کر دیا اور اب وہ شام اور عراق کی القاعدہ کے سربراہ ہیں۔ امریکی حکام کے مطابق وہ اصلاً شامی النسل ہیں اور اُن کے سر کی قیمت ۱۰ ملین ڈالر مقرر کی گئی ہے۔ مشرق وسطیٰ میں اس سال کا سب سے غیر معمولی واقعہ یہی ہے کہ نائن الیون کے بارہ سال اور امریکہ کی عراق میں ''فتح'' کے ۶ سال بعد القاعدہ پوری قوت سے واپس آ چکی ہے۔ وہ شمالی اور وسطی عراق پر اپنی گرفت مضبوط کر رہے ہیں اور شیعہ عناصر کے خلاف بھرپور حملے کر رہے ہیں۔ اس سال اُن کے حملوں میں ۹۰۰۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ابھی ایک روز قبل اُنہوں نے الانبار صوبہ میں فوج کے اعلیٰ افسروں کو مارا ہے۔ جب کہ جولائی میں وہ ابوغریب جیل پر حملہ کر کے وہاں سے اپنے ۵۰۰ ساتھی قیدیوں کو رہا کروا کر لے جا چکے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ شان دار کامیابی وہ ہے جسے وہ شام میں حاصل کر رہے ہیں، جہاں وہ شامی فوج کے مقابلے میں موثر ترین جہادی گروپ کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ وہ شامی شہر 'رقہ' کا نظم و نسق سنبھال چکے ہیں۔ The Institute for the Study of War نے Jessica D Lewis کا ایک مقالہ شائع کیا ہے جس میں مصنف رقم طراز ہے کہ ''القاعدہ عراق میں ۲۰۱۳ء کے دوران بہت زوردار، سخت جان اور ایسی قابل تنظیم کے طور پر ابھری ہے جو بصرہ سے لے کر شام کے ساحلی علاقوں تک کا انتظام چلانے کی اہل بن رہی ہے''۔

یہ رپورٹ مندرجہ 'انڈیپینڈنٹ' کی ویب سائٹ کے اس لنک پر دیکھی جا سکتی ہے:

http://www.independent.co.uk/voices/comment/middle-east-leader-of-the-year-youd-be-surprised-9020089.html

طواغیت کا اضطراب:

مجاہدین کی اِن ہی کامرانیوں نے روافض اور اُن کے صلیبی وصیہونی سرپرستوں کو مضطرب الحال کر دیا ہے۔ نومبر ۲۰۱۳ء کے ابتدائی ایام میں عراقی وزیرِاعظم نوری المالکی نے امریکہ کا دورہ کیا جہاں امریکی عہدے داروں اور اوباما سے ملاقات کر کے مجاہدین کے مقابلے میں مدد اور حمایت کی منتیں کیں۔ اُس نے امریکی آقاؤں سے اپاچی ہیلی کاپٹروں کی فراہمی اور جنگی ساز و سامان کے لیے امداد بڑھانے کی بھی اپیل کی۔ جس کے جواب میں صلیبی سردار نے مالکی حکومت کو فالکن، ابراہم ٹینک اور ہیل فائر میزائل فراہم کرنے کی منظوری دی۔ ۲۷ دسمبر کو امریکہ نے ۱۰ ڈرون طیارے اور ۷۵ میزائل عراقی حکومت کو دینے کی رضامندی کر دی۔ جس کی پیشگی ادائیگی بھی مالکی صفوی حکومت نے کر دی ہے۔

روافض کی دریدہ دھنی:

نوری المالکی اپنے پشتی بانوں کی تھپکی پا کر گیدڑ سے شیر بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ عسکری طور پر بھی اور نظریاتی طور پر بھی عراق کو رفض و تشیع کی غلیظ تعلیمات کا گڑھ بنا کر اہل سنت کو ہمیشہ کے لیے وہاں سے دیس نکالا دینا چاہتا ہے۔ ۲۷ دسمبر کو اُس نے ہرزہ سرائی کرتے ہوئے مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے بجائے کربلا کو مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا۔ ایک ٹی وی انٹرویو میں اُس نے کہا:

''میرے نزدیک کربلا کو خانہ کعبہ کا درجہ حاصل ہونا چاہیے کیوں کہ نواسان رسول حضرت حسن اور حسین رضوان اللہ علیہما کی آخری آرام گاہ کربلا میں ہے۔ روضہ حسین کی زیارت کا موقع صرف دسویں محرم اور چہلم ہی نہیں۔ ہر جمعہ بلکہ ہر روز اس مقدس مقام کی زیارت کی جانی چاہیے کیونکہ کربلا کو قبلہ کا درجہ حاصل ہے۔ اگر ہم قبلہ کی جانب دن میں پانچ مرتبہ رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ ہمیں روضہ حسین کی زیارت بھی دن میں پانچ مرتبہ کرنی چاہیے''

روافض کے ان رذیل اور کفریہ مقاصد اور عزائم کو بھی کیا محض ''فرقہ بندی کو ہوا دینے کی سازش'' ہی قرار دیا جائے گا؟ جب کہ عراق میں اہل سنت کا حال یہ ہے کہ بغداد کے علما نے مشترکہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ تمام مساجد کو بند کر دیا جائے۔ ۱۹ دسمبر کو بغداد میں سنی علما قیادت پر مشتمل فتاوی کمیٹی 'مجمع الفقہی العراقی' نے ایک ویڈیو کانفرنس منعقد کی جس میں سنی علما کی طرف سے جاری شدہ مشترکہ اعلامیہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اس اعلامیہ میں کہا گیا:

''عراق میں جمہوریت کی آڑ میں شیعی ریاست کے قیام کے لیے اہل سنت کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔ اماموں، خطیبوں اور نمازیوں کو شہید کرنے کا سلسلہ جاری ہے اور اب تک ایک ہزار سے زائد علما، خطبا اور اماموں کو شہید کیا جا چکا ہے۔ ملک کی جمہوری حکومتی نظام اہل سنت کے قانونی و مصنفانہ مطالبات کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے قاتلوں کا ساتھ دے رہی ہے۔ اس لیے علما نے اکٹھے ہو کر بڑے سوچ و بچار کے بعد یہ اعلان کرتے ہیں کہ

3 دسمبر: صوبہ کنڑ..............ضلع اسدآباد..............مجاہدین کے افغان فوجی مرکز اور چوکیوں پر حملے..............5 فوجی ہلاک..............مرکز کو نذرِ آتش کر دیا گیا

’’بغداد میں اہل سنت کی تمام مساجد کو علما، خطیبوں اور نمازیوں کو نشانہ بنائے جانے کی وجہ سے غیر معینہ مدت تک بند کیا جاتا ہے۔ آج کے بعد تمام مسلمان‘ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کی طرح اپنے گھروں کو اپنی مساجد بنا کر ان میں پانچوں وقت کی نمازیں ادا کریں‘‘۔

مجاهدین کی مبارک عملیات:

مجاہدین روافض کے ساتھ معرکہ آرائی کو کسی طور پر ’’فرقہ ورانہ تشدد‘‘ کی نظر سے نہیں دیکھتے...... کیونکہ اُنہوں نے شیعہ کے کفر، اُن کی اسلام سے سرکشی و بغاوت اور مسلمانوں سے دلی عناد و کینہ کو دیکھا بھی ہے اور بھگتا بھی ہے......اسی لیے وہ روافض کے لیے کسی قسم کی مروت دکھانے اور پاس داری برتنے کے قائل نہیں ہیں۔عراق میں مجاہدین نے صفوی نظام حکومت کے خلاف ایک زبردست معرکہ شروع کردیا ہے۔عراق کے سنی صوبے الانبار، نینویٰ، کرکوک، صلاح الدین، سلیمانیہ، دیالہ وغیرہ میں پوری کی پوری مسلمان آبادیاں اور قبائل مجاہدین کے ساتھ شامل ہو چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے خاص کرم اور احسان سے چند ہی ہفتوں میں منظر نامہ تبدیل ہو چکا ہے اور رافضی صفوی فوج پر مجاہدین پے در پے حملے کر کے پسپائی پر مجبُور کر رہے ہیں۔

۸ دسمبر کو عراق کے دارالحکومت بغداد کے جنوب میں واقع ایک نجی رافضی ملیشیا کے بھرتی سینٹر پر مجاہدین کے حملے میں ۲۰ رافضی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے (یہ وہ بھرتی مرکز تھا جہاں سے رافضی ملک شام میں سنیوں پر مظالم کے لیے بھجوایا جاتا تھا)۔۲۱ دسمبر کو عراق میں مجاہدین نے افغانستان میں برسرِ پیکار مجاہدین کی عسکری منصوبہ بندی کو اپناتے ہوئے عراق کے صوبہ انبار میں برسرِ پیکار عراقی فوج کے ساتویں ڈویژن کے اعلیٰ کمانداروں کو ایک خفیہ اطلاع پہنچائی کہ نینوی کی سرحد کے قریب ادھم کے مقام پر القاعدہ کا ایک خفیہ اڈہ پایا جاتا ہے جس میں ابوبکر البغدادی کے موجود ہونے کا یقین ہے۔اس اطلاع کے ملتے ہی ساتویں ڈویژن کے کمان دانوں آپریشن کا فیصلہ کیا اور اس کی کی زمہ داری خود سنبھالنے کی ٹھانی۔مجاہدین کی حکمت عملی کامیاب ہو رہی تھی اور عراقی فوج کے ’’اعلیٰ‘‘ دماغوں کے حامل جرنیل اُن کے جال میں پھنستے چلے جارہے تھے۔آخرکار اُنہیں یہ اندازہ ہوا کہ جس عمارت کے متعلّق یہ دعویٰ کیا گیا تھا وہ تو بالکل خالی ہے۔اس پر ساتویں ڈویژن کا سربراہ کمانڈر جنرل محمد الکروی، اس کے اسسٹنٹ جنرل محمد نعمان اور ستائیسویں اور انتیسویں بریگیڈ کے سربراہ مل کر عمارت کے اندر جائزہ لینے کے لیے داخل ہوئے۔اب وہی عمارت کو کچھ دیر پہلے تک ’’خالی‘‘ تھی، وہ اچانک بھڑک اٹھی اور عمارت میں خفیہ طریقے سے چھپائے گئے بم اور فدائی حملہ آوروں پھٹنا شروع ہوئے، آن کی آن میں عمارت‘ ملبے کے ڈھیر میں تبدیل ہوگئی اور ’جائزہ مشن‘ پر جانے والے اعلیٰ فوجی افسروں اور دیگر سیکورٹی اہل کاروں میں سے ایک بھی زندہ نہ بچ پایا۔عراق کے سرکاری ذرائع نے مجاہدین کی اس عملیہ میں ۵ سینئر فوجی افسران سمیت ۱۸ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۳۵ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔۲۱ دسمبر کو صوبہ انبار میں صفوی فوج کا ایک عدد جنگی ہیلی کاپٹر مار گرایا گیا۔۲۱ دسمبر کو الشرکت شہر میں پولیس چیف احمد البداوی ۵ دیگر پولیس اہل کاروں سمیت بم حملے میں مارا گیا جب کہ ۵ پولیس اہل کار زخمی بھی ہوئے۔۲۱ دسمبر کو مجاہدین نے مغربی انبار میں واقع وادی حوران میں عراقی صفوی فوجی قافلے پر چھاپہ مار کارروائی کی۔جس میں ساتویں ڈویژن کا کمانڈر اور بریگیڈ الاول کا بریگیڈیر جنرل دیگر ۱۰ فوجیوں سمیت جہنّم واصل ہوا۔۲۱ دسمبر کو مجاہدین نے موصل میں بریگیڈیر عبدالعزیز الباغور الجبوی کو ہلاک کردیا۔۲۸ دسمبر کو کئی روز کی جھڑپوں کے بعد مجاہدین نے صوبہ الانبار کے شہر رمادی میں صفوی فوج کے ۲۰ کی قریب ہمر گاڑیاں اور ٹینک تباہ کیے جب کہ ۴ ٹینک بطور غنیمت حاصل ہوئے ہیں۔۳۰ دسمبر کو مجاہدین نے صفوی فوج کو رمادی سے مار بھگایا۔جب کہ فلوجہ اور رمادی کی مساجد سے جہاد کے لیے نفیرِ عام کا سلسلہ شروع ہوگیا۔۳۰ دسمبر کو مجاہدین نے صوبہ صلاح الدین کے قصبہ شرقاط میں واقع صفوی فوج کا مرکز فتح کرلیا ہے۔اس کارروائی میں متعدد رافضی فوجیوں کے ہلاک اور زخمی ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی۔۳۰ دسمبر کو مجاہدین نے عراق کے صوبہ انبار کے شہر الرمادی میں صفوی مالکی فوج کا ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا ہے۔۔۳۰ دسمبر کو عراق کی صفوی فوج کے قافلے پر حویش اور مضیق کے درمیان سے گذرنے والے شاہراہ پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں درجنوں عراقی فوج کا اہل کار ہلاک ہوئے اور مجاہدین کو بھاری مقدار میں مالِ غنیمت حاصل ہوا۔۳۰ دسمبر کو مجاہدین نے عراق کے معروف شہر فلوجہ کو مکمل طور پر فتح کرلیا۔۳۱ دسمبر کو ارمادی کے علاقے المجاورۃ میں مجاہدین نے ۸ صفوی فوجیوں کو سنائپر سے ہلاک کیا۔صفوی فوج چھِنے ہوئے علاقے واپس حاصل کرنے کے لیے سرتوڑ کوششیں کررہی ہے۔جس کے نتیجے میں مجاہدین کے ہاتھوں اُن کے ’سرتوڑے‘ جارہے ہیں۔۳۱ دسمبر کو فلوجہ کے شاہراہ السریع پر ۱۰ صفوی فوجیوں کو ہلاک کردیا گیا۔۳۱ دسمبر کو الرمادی کے علاقے الجرایشی میں ہیوی مشین گن سے صفوی فوج کا ہیلی کاپٹر مار گرایا گیا۔۳۱ دسمبر کو الرمادی کے قبیلہ ابوعلوان کے علاقے میں صفوی فوج کی دو جنگی گاڑیوں کو تباہ کردیا گیا۔۳۱ دسمبر کو الرمادی کے قبیلہ ابوذیاب کے علاقے میں واقع شاہراہ الجرایشی پر صفوی فوج کے تین جنگی گاڑیوں کو تباہ کردیا گیا۔۳۱ دسمبر کو الرمادی کے علاقے الطاش میں واقع فیکٹری‘ جہاں مختلف نوع کے اسلحہ کی مرمت کی جاتی تھی‘ کو مجاہدین نے فتح کر کے تمام ہتھیار اور مشینری مالِ غنیمت میں حاصل کر لیے۔۳۱ دسمبر کو صوبہ انبار کے سنی قبائل نے بغداد اور انبار کی رابطہ سڑک پر قبضہ کرلیا ہے۔۳۱ دسمبر کو صوبہ نینویٰ کے شہر موصل کے علاقے الغزلانی میں صفوی عراقی فوج کا ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا ۳۱ دسمبر کو عراقی شہر الطارمیہ میں ایک فدائی مجاہد نے صفوی فورسز پر فدائی حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں ۱۵ فوجی مردار ہوئے۔۳۱ دسمبر کو ۲۰ صفوی فوجیوں نے عراق کے صوبہ انبار کے علاقے الکرمۃ میں مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔

☆☆☆☆☆

3 دسمبر: صوبہ ہرات..........ضلع رباط سنگی..........مجاہدین کا امریکی فوج کے دو آئل سنٹروں پر حملہ..........دونوں آئل سنٹر تباہ..........متعدد فوجی ہلاک

جن سے وعدہ ہے مرکر بھی جو نہ مریں

حافظ بدرالدین حقانی شہید کی حیات اور کارناموں پر ایک نظر

عبدالرؤف حکمت

ہماری قابل فخر تاریخ میں صدیوں سے ہر منزل پر قابل فخر شخصیات کا پڑاؤ رہا ہے۔ ان شخصیات اور تاریخی لوگوں میں کچھ وہ لوگ ہیں جنھوں نے علم، تصوف، تصنیف، ادب وثقافت، اجتماعی خدمت اور دیگر شعبوں میں بلند کردار ادا کیا۔ بہت سی شخصیات ایسی ہیں جو راہ جہاد کے سرفروش مجاہد رہے۔ آج مسلم قوم ان کے نام پر فخر کرتی ہے۔

جس طرح تاریخ کے طول وعرض میں قابل شخصیات اور قابل فخر جہادی خاندان رہے ہیں الحمدللہ آج کے دور میں بھی ہم اس فخر سے بہرہ مند ہیں۔ افغانستان کے طول وعرض میں بہت سے ایسے جہادی خاندان ہیں جو اپنے نوجوانوں کی تربیت جہاد، دین کی حفاظت، اور شہادت کی روایات کو برقرار رکھنے کے لیے کرتے ہیں۔ جن کی ساری زندگی دین الٰہی کی خدمت کے لیے وقف ہوتی ہے۔ ایسے قابل فخر دین دار، جہادی خاندانوں میں سے ایک نمایاں خاندان افغانستان کے جنوب مشرقی علاقے پکتیا میں دو استعماروں کو شکست سے دوچار کرنے والے عظیم مجاہد مولوی جلال الدین حقانی کا خاندان ہے۔ اس عظیم خاندان کی سابقہ اور موجودہ تاریخ کی ورق گردانی کریں اور ان کے جہادی کارناموں اور شہادتوں پر طائرانہ نگاہ ڈالیں تو پشتو کے عظیم شاعر خوشحال خان خٹک کا یہ شعر بے اختیار زبان پر آ جاتا ہے۔

لوی واہ م شہیدان وو رتہ تللّی

پُشت پہ پُشت م داہنر دی آل پہ آل

''ہمارے چھوٹے بڑے سب قبروں میں شہید ہو کر گئے، یہ ہنر پشت در پشت نسل در نسل ہمارے پاس ہے''۔

جی ہاں حقانی خاندان افغان عوام کے انہی خاندانوں میں سے ہے جنھوں نے شہادتوں کے فلک بوس مینار کھڑے کر دیے۔ اس خاندان کے ارکان کے سینوں پر جہاں مشرقی سپر پاور نے اپنے اسلحہ کے ذخائر پھونک دیے وہاں مغربی سپر پاور کے طاقتور ترین اسلحوں کے لیے بھی اسی خاندان کے سینے ڈھال بنے رہے۔ اس خاندان نے تحریک حریت کی جڑوں میں ہمیشہ اپنے شہدا کا خون ڈالا۔ ذیل میں اسی غازیوں اور شہیدوں کے خاندان کے ایک نوخزاں شدہ پھول حافظ بدرالدین حقانی کی حیات اور کارناموں پر ایک نظر ڈالیں گے۔

بدرالدین حقانی شہید:

جب افغانستان پر روسی جارحیت کا دور تھا اور اس کے خلاف افغان عوام کی مزاحمتی تحریک شروع تھی۔ افغانستان کے جنوب مشرقی پہاڑی سلسلے اور جنگل روسیوں کے لیے قبرستان بنتے جا رہے تھے۔ اس وقت پکتیا، پکتیکا اور خوست کے پہاڑوں اور دروں میں ایک پہاڑی افغان جلال الدین حقانی نامی شخص سوویت لشکر کے آخری دستے پر حملہ آور ہو رہا تھا۔ بعد ازاں یہ شخص اسلامی دنیا کی سطح پر 'جلال الدین حقانی، قائد المیدانی، امام شامل ثانی' کے القاب سے مشہور ہو گیا۔ جہاد کے اسی گرم مرحلے پر رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ کے پہلے دن جہادی قافلے کے اس عظیم رہبر کے گھر میں شمالی وزیرستان میران شاہ میں ایام ہجرت میں ایک بچے کی ولادت ہوئی جس کا نام ''بدرالدین'' رکھا گیا۔

بدرالدین کی پرورش ان کے مجاہد باپ کی گود میں ہوئی، زندگی کے پہلے آداب، اخلاق اور عقائد انہوں نے اپنے والد سے سیکھے۔ وہ بہت چھوٹے تھے جب انہوں نے میران شاہ میں حقانی صاحب کے عظیم مدرسے منبع العلوم کی شاخ انجمن القرآن میں داخل ہو گئے۔ اور اس کے ساتھ عصری علوم کے تعلیمی ادارے میں بھی داخلہ لیا۔ انہوں نے سکول چھٹے کلاس تک پڑھا اور اس کے ساتھ قرآن کریم کا حفظ بھی شروع کر دیا۔ ان کی عمر صرف دس سال تھی جب انہوں نے حفظ قرآن کریم کی تکمیل کی۔

دینی تعلیم:

بدرالدین حقانی نے حفظ قرآن کریم کی تکمیل کے بعد دینی علوم کی تحصیل شروع کر دی۔ اس سلسلے میں میران شاہ کے جامعہ منبع العلوم، خیبر پختونخوا کے مختلف مدارس میں دینی علوم کی تحصیل شروع کی۔ اسی طرح امارت اسلامیہ کے دور اقتدار میں انہوں نے کابل میں اپنے والد سے خاص طور سے کچھ کتابوں کا درس شروع کر دیا جو موقوف علیہ درجہ سابعہ کی تکمیل تک جاری رہا۔

امریکہ کے خلاف جہاد:

افغانستان پر امریکی جارحیت کے وقت حافظ بدرالدین حقانی نوجوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکے تھے۔ چونکہ ان کی تربیت ان کے مجاہد والد کے ہاتھوں ہوئی تھی اور ان کا تعلّق جہادی خاندان سے تھا اس لیے انہوں نے زندگی کی دوسری مصروفیات ترک کر دیں اور جہاد کے جذبے سے سرشار میدان جنگ میں اتر گئے۔

حافظ بدرالدین حقانی نے شروع میں ایک عام مجاہد کی حیثیت سے پکتیا، پکتیکا اور خوست کے جنگی محاذوں پر دشمن کے خلاف جہادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ چونکہ مولوی جلال الدین حقانی کا شمار ان رہنماؤں میں ہوتا ہے جنھوں نے بذات خود

3 دسمبر: صوبہ لوگر.................. ضلع چرخ.................. مجاہدین کا نیٹو فوجی قافلے پر حملہ.................. ایک ٹینک تباہ اور 4 نیٹو اہلکار ہلاک

بنفس نفیس جنگوں میں حصّہ لیا تھا اس لیے حافظ بدرالدین سمیت ان کے کئی اور بیٹے بھی جنگوں میں شریک ہوگئے۔ گوریلا جنگ میں کچھ عرصہ خدمات انجام دینے کے بعد انہیں فدائی حملوں کے ایک یونٹ کا سربراہ بنایا گیا۔ شہادت کے دن تک انہوں نے یہ ذمہ داری بخوبی نبھائی۔ اور پوری بہادری اور استقامت سے اپنا کام کرتے رہے۔ مخصوص فدائی حملوں کی منصوبہ بندی کے علاوہ جنوب مشرقی زون کے تنظیمی ریاست کے سیکرٹری اور صوبہ خوست کے عسکری ذمہ دار کی حیثیت سے اور اسی طرح دیگر جہادی خدمات اور ذمہ داریاں بھی نبھاتے رہے۔

کفر شکن فدائی حملے:

بدرالدین حقانی کا شمار امارت اسلامیہ کی صفوں ایک ذہین، مدبر اور فعال عسکری شخصیات میں ہوتا ہے۔ گذشتہ بارہ سالوں میں انہوں نے اپنے پورے تحقیق کے ساتھ مرتب کردہ منصوبوں اور کامیاب حملوں کے ذریعے دشمن کو بار بار شدید نقصانات سے دوچار کیا۔

کابل، بگرام، پکتیا، خوست، میدان وردگ، اور ملک کے دوسرے علاقوں میں بدرالدین حقانی کے جدید طرز سے کیے گئے حملوں اور ان کے بارے میں دشمن کے اعترافات سے ہمارے اس دعوے کی تصدیق ہوتی ہے۔ سرفروش مجاہدین کے ہاتھوں بدرالدین شہید کے ترتیب شدہ کامیاب حملوں سے دشمن کو کئی سخت نقصانات اور رسوائی کا سامنا رہا۔ اسی لیے دشمن نے ان کے خلاف شدید پروپیگنڈہ شروع کردیا۔

دشمن نے کوشش کی تاکہ میڈیا پروپیگنڈے کے ذریعے حقانی صاحب کے ساتھیوں کو امارت اسلامیہ سے الگ ایک گروپ ثابت کیا جائے مگر دشمن کے اس پروپیگنڈے کی بھی امارت نے سختی سے تردید کی۔ حافظ بدرالدین حقانی نے اپنی ذمہ داری کے دور میں دشمن کے مراکز پر ۵۷ مختلف النوع بڑے فدائی حملے کیے جس میں بگرام، کابل اور خوست کے جیسے بڑے آپریشن شامل ہیں۔

ان کارروائیوں میں خوست کے صحرا باغ میں قائم امریکی مرکز پر آپریشن، خوست کے صوبائی مرکز پر آپریشن، ضلع دومندو میں حملہ، صبر یو کے امریکی اڈے اور بگرام کے ہوائی اڈے پر بڑا حملہ، انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل پر حملہ اور دارالحکومت کابل میں کچھ دیگر بڑے اہداف پر آپریشن، جس سے دشمن کو سخت جانی و مالی نقصانات پہنچے۔

بالآخر شہادت:

بدرالدین حقانی جسے جارحیت پسند امریکی اپنے دشمن کی حیثیت سے جان چکے تھے۔ کافی عرصے سے امریکی غاصبوں کا ہدف بن گئے تھے۔ اسی لیے ان کا نام بلیک لسٹ میں شامل کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ بالآخر دشمن کے مسلسل حملوں اور کوششوں کے بعد ڈرون طیارے کے حملے میں کچھ فدائی مجاہدین کے ساتھ شہادت کے عظیم رتبے پر فائز ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

امارت اسلامیہ کے رہبری شوریٰ نے بدرالدین حقانی کی شہادت کی مناسبت سے نشر ہونے والے اعلامیہ میں کہا:

''امارت اسلامیہ افغانستان ان کے والد محترم معروف جہادی اور علمی شخصیت مولوی جلال الدین حقانی صاحب حفظہ اللہ، ان کے خاندان، ساتھیوں اور دوستوں کو ان کی شہادت کی مبارک باد پیش کرتی ہے۔

بدرالدین شہید صلیبی جارحیت پسندوں کے خلاف جاری حالیہ جہاد میں ناقابل فراموش کردار کے حامل ایک بہادر مجاہد تھے جنہوں نے دفاع حق کے محاذ پر تاریخی خدمات انجام دیے۔ اللہ تعالیٰ ان کی جہادی خدمات قبول فرمائے اور جنت میں بلند درجات اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

امارت اسلامیہ بدرالدین شہید جیسے جوانوں کی خدمت اور قربانی پر فخر کرتی ہے کہ انہوں نے اپنی جوانی دین کی خدمت کے لیے وقف کردی تھی۔ اور اسلام اور ملک پر جارحیت کرنے والے طاغوتی قوتوں کے خلاف جہاد کا محاذ گرم رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت اور پاک خون کی برکت سے مسلمانوں کو کامیابی اور کفار کو شکست اور ذلت نصیب فرمائے آمین یارب العالمین''۔

بدرالدین حقانی کی شخصیت اور خصوصیات:

ہم پورے اعتماد سے کہہ سکتے ہیں کہ حافظ بدرالدین حقانی رواں جہاد کی ایک بے مثال ہستی تھی۔ جن کی شہادت پر ان کے دوست غمگین اور دشمن ایک لمحے کے لیے خوش ہوگئے۔ ان کی شہادت پر مختلف ردعمل اور نقطہ ہائے نظر سامنے آئے۔ ذیل کی چند سطروں میں ان کی شخصیات کے حوالے سے چند لوگوں کی آراء پڑھیں۔

خلیفہ سراج الدین حقانی کہتے ہیں:

''شہادت کے وقت حافظ بدرالدین کا جسم امریکی میزائل لگنے کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہوچکا تھا۔ صرف سینہ صحیح سلامت رہ گیا تھا۔ مجاہدین نے انہیں سینے سے پہچان لیا۔ یہ ان کی کرامت اور قرآن کریم کے اعجاز کی علامت تھی۔ کیوں کہ ان کے سینے میں قرآن کریم محفوظ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے پورے جسم میں سے صرف سینے کو صحیح سلامت رکھا''۔

صوبہ خوست کے عسکری ذمہ دار مولوی محمد جان نے ان کے بارے میں کہا:

''حافظ بدرالدین گفتگو اور تعبیر کے بادشاہ تھے۔ محفل میں شریک سب لوگوں کی توجہ کھینچ لیتے۔ وہ صبر اور حوصلہ کے مالک تھے اور ٹھنڈے دل اور

3 دسمبر: صوبہ لغمان.............. ضلع کرغئی.............. مجاہدین سے جھڑپ.............. ۲ نیٹو اہل کار ہلاک.............. 4 شدید زخمی.............. حملے میں ایک ٹینک بھی تباہ

دماغ سے لوگوں کے مشورے سنتے۔ حافظ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ عطا فرمایا تھا۔ اچھے اخلاق، عاجزی، انکساری، تقویٰ، ایثار اور ساتھیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور خوش طبعی یہ حافظ صاحب کی امتیازی صفات ہیں۔ دشمن کی صفوں میں گھس کر کارروائیاں کرنے کی انہیں بھرپور صلاحیت حاصل تھی۔ انہوں نے دشمن کی صفوں میں لوگوں کو جہاد کے لیے تیار کیا۔ اور دشمن کے گھر سے اس پر کاری حملے کیے۔ حافظ بدرالدین کی جہادی فعالیت اور استعداد کا اعتراف دشمن نے بھی کیا۔ ان میں اطاعت کا مادہ بھی کھوٹ کھوٹ کر بھرا تھا۔ وہ پوری دیانت داری سے امارت اسلامیہ کے رہبری شوریٰ کی جانب سے جاری کردہ احکامات تسلیم کرتے اور اس پر عمل کرتے۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کی بھی ایسی تربیت کی تھی کہ وہ امارت اسلامیہ کے پورے وفادار رہتے''۔

صوبہ پکتیکا کے سابق عسکری ذمہ داری مولوی محمد سنگین فاتح کہتے ہیں:

''حافظ بدرالدین اسٹریٹجک امور میں بھرپور مہارت رکھتے تھے۔ اس لیے گذشتہ چند سالہ جہاد میں ہم نے دیکھا کہ جب ساری دنیا کے ترقی یافتہ فوج کے تجربہ کار جرنیل ہمارے ملک میں آئے، اپنی دفاع کے لیے محفوظ مراکز تعمیر کیے، مگر حافظ بدرالدین نے اپنی کامیاب تیکنیکوں کے ذریعے دشمن کے مضبوط دفاعی حصار توڑ دیے کر دشمن کے قلب پر حملے کیے۔ انہوں نے ایسے محفوظ مراکز اور مقامات پر حملے کیے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا''۔

امارت اسلامیہ کی آفیشل ویب سائٹ کے صحافی حبیب مجاہد' حافظ بدرالدین کے بارے میں کہتے ہیں:

''حافظ بدرالدین ایک ہوشیار، مدبر اور جہادی امور میں صحافت کی اہمیّت سے واقف شخص تھے۔ وہ جس باریکی اور باریک بینی کے ساتھ عسکری آپریشن مرتب کرتے اتنی ہی باریک بینی سے آپریشن کے بعد اس کی عکس بندی کرتے۔ وہ شروع کردہ آپریشن کے حوالے سے انتہائی دقت اور سرعت سے امارت اسلامیہ کے ترجمانوں اور نشریاتی ادارے تک معلومات پہنچاتے۔ اور معلومات جمع کرنے میں انتہائی باریک بینی سے کام لیتے۔ وہ جہادی آپریشن کی عکاسی کرتے تا کہ یہ کارروائیاں مستند طور پر ناظرین کے سامنے پیش کی جائیں۔ ان کی یہی خصوصیّت تھی جس کی بنا پر ہونے والی جہادی کارروائیوں کے اثرات عسکری محاذ کے ساتھ مطبوعاتی میدان پر بھی پڑتے''۔

بدرالدین حقانی کی شہادت کے بعد امریکی ذرائع ابلاغ نے انہیں کا ایک خطرناک دشمن قرار دیا۔ THE LONG WAR نامی ایک امریکی نشریاتی ادارے نے لکھا

''امریکی جاسوس طیاروں نے بدرالدین حقانی کے نام سے طالبان کے سب سے اہم کمانڈر کو ماردیا ہے۔ بدرالدین حقانی نے افغانستان میں امریکیوں پر سب سے بڑے اور ہلاکت خیز حملے کیے''۔

اہم امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے بدرالدین شہید کی شہادت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

''وہ افغانستان میں امریکی کامیابیوں کے سامنے ایک بڑی رکاوٹ تھے جنہوں نے امریکیوں پر مسلسل خطرناک اور ہلاکت خیز حملے کیے''۔

عربی کا مقولہ ہے:

والفضل ماشهدت به الاعداء

''اصل فضیلت اور بہتری وہی ہے جس کا دشمن بھی اعتراف کرے''۔

امریکی فرعونی حکام اپنے تکبر اور غرور کی انتہاء میں بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ بدرالدین حقانی ان کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ تھا۔ اس سے ان کی عسکری اور جہادی حیثیت معلوم ہوتی ہے۔

بدرالدین حقانی ان مجاہدین میں سے تھے جنہوں نے شہادت کے بعد امریکی کفار سے اپنی شہادت کا انتقام لیا۔ وہ اس طرح کہ شہادت سے قبل کابل کے آریانا ہوٹل میں سی آئی اے کے مرکزی دفتر پر حملے کی منصوبہ بندی اور تیاری انہوں نے مکمل کر لی۔ جو ان کی شہادت کے بعد انتہائی کامیابی سے پایہ تکمیل کو پہنچا۔ جس سے دشمن کے انٹیلی جنس حکام کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ اللہ تعالیٰ حافظ بدرالدین حقانی کی شہادت قبول فرمائے آمین یارب العالمین

☆☆☆☆☆

''ایک بات تو بہرحال سبھی کو ماننا ہوگی.....خواہ وہ قرآن وسنت کو ملک کا اعلیٰ ترین قانون سمجھتے ہوں یا یہ رائے رکھنے والوں سے اختلاف کرتے ہوں.....کہ پاکستانی دستور اور پاکستانی قوانین میں شریعتِ اسلامی سے متعارض ومتصادم کافی مواد موجود ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف تو خود پاکستان کی ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے بھی کیا ہے اور پاکستانی نظام اور اس کے دستور وقوانین کے غیر شرعی ہونے کے لیے صرف یہی ایک بات کافی ہے''۔

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

3 دسمبر: صوبہ لوگر.....................ضلع پل عالم.....................مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ.....................8 امریکی اور نیٹو اہل کار ہلاک.....................متعدد کئی زخمی.....................ایک ٹینک بھی تباہ

جب دین پر عمل نہایت مشکل ہو جائے تو ہجرت فرض ہو جاتی ہے

شہید کمان دان الیاس کشمیری رحمہ اللہ کا جہاد کی دعوت کے لیے لکھا گیا خط

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔

اما بعد!

قابل صدعزت وتکریم جناب............صاحب! اللہ آپ کا سایہ تادیر قائم رکھے، آمین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام مسنون کے بعد بندہ اپنے مخلص مجاہد ساتھیوں کے بحمد للہ خیر وعافیت کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کیساتھ برسر پیکار ہوں، اللہ رب العزت سے آپ تمام احباب، عزیز واقارب کی خیریت نیک مطلوب ہے اور اس کے لیے ہر وقت دعا گو ہوں۔ دل آپ کی زیارت اور شرف ملاقات کے لیے مشتاق و بے چین ہے۔ اللہ سے امید ہے کہ وہ ناچیز کی اس حسرت کو ضرور پورا فرمائے گا۔

جیسے کہ آپ کو بخوبی علم ہے کہ حکومت وقت کی طرف سے مجاہدین اسلام پر زمین کس قدر تنگ کر دی گئی ہے اور دین حنیف پر عمل کس قدر مشکل بنا دیا گیا ہے۔ میرے بھائی! جب دین پر عمل نہایت مشکل ہو جائے تو ہجرت فرض ہو جاتی ہے۔ اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم سنت مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے بندہ نے بھی قبائل کی طرف ہجرت کی ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ''جس کسی نے دنیا کمانے کے لیے یا کسی عورت سے شادی کے لیے گھر بار چھوڑا تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہجرت کرے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے''۔

محترم بھائی! آپ دیکھ رہے ہیں کہ آج اللہ کا دین اور اس کے ماننے والے دنیا میں کس قدر مظلوم بن چکے ہیں، کافر طاقتیں اپنے تمام تر ساز وسامان کے ساتھ کس طرح مسلمانوں پر حملہ آور ہیں۔ عراق، افغانستان، کشمیر، فلسطین اور چیچنیا غرض کون سی جگہ ہے جہاں مسلمانون پر آتش وآہن کی آگ نہ برسائی جارہی ہو، مسلمان معصوم بچوں کے چیتھڑے اڑائے جارہے ہیں، عفت مآب بیٹیوں کی عصمتیں تار تار ہورہی ہیں، شیر جوانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹا جارہا ہے، اور ظلم کی تمام حدیں عبور ہو چکی ہیں۔ پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر سرعام کیچڑ اچھالا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ کی پیاری کتاب کو گولیوں کا نشانہ بنایا جارہا ہے، اس کے مقدس اوراق کو گٹروں اور گندے نالوں میں پھینکا جارہا ہے۔ غرض ایسے مظالم جن کو سن کر لرزہ طاری ہو جائے، ہر طرف بپا ہیں۔

برادرِ عزیز! ایسے حالات میں جہادِ مقدس، نماز کی طرح فرض عین ہے، اس کے علاوہ وہ کون سا راستہ ہے جو ان مظالم کا سد باب کر سکے۔ اللہ پاک کا ارشاد گرامی ہے:

''(اے مسلمانو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کے راستے میں قتال نہیں کرتے حالانکہ کمزور (مجبُور) عورتیں اور بچے (چیخ چیخ کر) فریاد کررہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اس بستی سے نکال جہاں کے رہنے والے نہایت ظالم ہیں''۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

''جس شخص نے نہ جہاد کیا اور نہ ہی اس کا ارادہ کیا تو وہ شخص منافق ہو کر مرا''۔

جہادِ مقدس وہ عظیم عمل ہے جس میں کامیابی ہی کامیابی ہے۔ فتح، نصرت، اجر، غنیمت اور شہادت......خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستائیس جنگوں میں باقاعدہ کمان فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہو گئے، چہرہ انور سے خون کے فوارے چھوٹے۔ تو یہ انبیاء علیہم السلام کی عظیم ترین سنت ہے۔

ہمارے پڑوسی ملک افغانستان میں مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن امریکہ، اس کے ۴۸ صلیبی اتحادی ممالک کی نیٹو افواج اور انڈین آرمی غرض تمام کافر قوتیں اپنی پوری طاقت کے ساتھ مسلمانوں کو کچلنے میں مصروف ہیں۔ اگر خدانخواستہ وہ یہاں کامیاب ہو گئے تو لامحالہ ان کا اگلا ہدف وطن عزیز پاکستان ہو گا۔

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق اور ہمت دی ہے کہ ان ظالموں کا راستہ روکیں اور ان کا قلع قمع کریں۔ آپ حضرات نیک پاکباز مسلمانوں کی دعاؤں کی برکت سے مجاہدین اسلام نے نہ صرف ان کا راستہ روک دیا ہے بلکہ دنیا کے طول وعرض میں ان پر قہر بن کر ٹوٹ رہے ہیں۔ تابوتوں کے تابوت روزانہ پارسل ہورہے ہیں، ان کی آہنی فولادہ گاڑیوں کے پرخچے اڑ رہے ہیں، ان کی چھاؤنیاں جل جل کر خاکستر ہورہی ہیں، اب انہیں بھاگنے تک کا راستہ نہیں مل رہا اور ان شاء اللہ، جلد آپ دیکھیں گے کہ روس کی طرح افغانستان صلیبی اتحادیوں کا بھی مدفن بن چکا ہوگا، ان شاء اللہ۔

محترم بھائی! میری دلی خواہش ہے کہ اس عظیم ترین معرکے اور سفر میں آپ کا سایۂ شفقت ہمارے سروں پر ہو، میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ ہمارے پاس ضرور تشریف لائیں۔ میں اس کے لیے تمام انتظام کرلوں گا......اگرچہ کچھ دن کے لیے ہی سہی۔

(بقیہ صفحہ ۶۰ پر)

4 دسمبر: صوبہ پکتیکا............صدر مقام ضلع گردیز..................ریموٹ کنٹرول بم حملہ..................ایک فوجی گاڑی تباہ..................5 افغان فوجی ہلاک............کئی زخمی

صلیبیوں کے مکمل انخلا سے پہلے ہی افغانستان بھر میں شرعی عدالتوں کا قیام!

سید عمیر سلیمان

معاھدہ تاحال نہ ھو سکا:

افغان امریکہ سیکورٹی معاہدہ تاحال تعطل کا شکار ہے اور کرزئی الیکشن سے پہلے دستخط نہ کرنے کے موقف پر ابھی تک قائم ہے۔ امریکی و نیٹو حکام میں اضطراب بڑھتا جا رہا ہے لیکن کرزئی مسلسل انکار کر رہا ہے۔ کرزئی دستخط کے بہانے اپنے مطالبات منوانے میں مصروف ہے۔ الیکشن سے پہلے دستخط نہ کرنے کی بنیادی وجہ بھی یہی ہے کہ کرزئی اپنا مستقبل محفوظ کرنا چاہتا ہے۔ آخری فرمائش جو کرزئی نے کی وہ اپنے بھائی کو آئندہ صدر بنانے کی تھی۔ کرزئی یہ تو جان گیا ہے کہ اس کی صدارت کے دن گنے جا چکے ہیں اس لیے اس نے آئندہ صدر اپنی مرضی کا رکھنے کی فرمائش کی۔ بعض خبر رساں اداروں کے مطابق امریکہ کے ساتھ کرزئی کی ڈیل بھی ہو چکی ہے جس میں کرزئی نے دستخط کے بدلے اپنے بھائی کو صدارتی امیدوار بنانے کی منظوری کرائی ہے۔

دوسری طرف امریکی حکام کرزئی کے اس رویے سے نالاں نظر آتے ہیں اور مسلسل کرزئی پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ جلد از جلد معاہدے پر دستخط کر دے۔ امریکی حکام نے ڈیڈ لائن بڑھا کر ۱۰ جنوری کر دی ہے اور ساتھ ہی ایک بار پھر دھمکی دی ہے کہ اگر معاہدہ نہ کیا گیا تو امریکہ اپنی تمام فوج نکالنے پر مجبور ہو جائے گا اور ۱۰ ہزار امریکی فوجیوں کا قیام خطرے میں پڑ جائے گا۔ لیکن یہ دھمکی کرزئی پر اثر کرتی نظر نہیں آتی کیونکہ وہ بھی جانتا ہے کہ ایسا کرنا امریکہ کے اپنے نقصان میں ہے اور امریکہ ایسا خطرہ ہرگز مول نہیں لے گا۔

سپلائی لائن کی بندش،امریکہ کے لیے نیا درد سر:

پاکستان میں دھرنوں کے ذریعے نیٹو سپلائی کی بندش نے امریکہ کے لیے نئی مشکلات کھڑی کر دی ہیں۔ صلیبی افواج کا انخلا اس بندش کی وجہ سے متاثر ہو رہا ہے اور امریکہ کو خصوصی طور پر جنگی ساز و سامان اور فوجی گاڑیوں کی منتقلی میں مشکلات درپیش ہیں۔ نیٹو سپلائی کی بندش کی وجہ سے افغانستان میں موجود صلیبی فوجیوں کو بھی مسائل کا سامنا ہے۔ پاکستان سے روزانہ ۲ ہزار آئل ٹینکر افغانستان میں تیل سپلائی کرتے ہیں۔ سپلائی رک جانے کی وجہ سے سب سے زیادہ مسئلہ تیل کی سپلائی کا ہے اور امریکی حکام کے مطابق تیل کی مناسب مقدار نہ ملنے کی وجہ سے اتحادی افواج کے آپریشن بھی متاثر ہو رہے ہیں۔

صلیبی افواج اب سنجیدگی سے نئے آپشنز پر بھی غور کر رہی ہیں۔ اگر مزید کچھ عرصہ نیٹو سپلائی بند رہی تو امریکہ سپلائی کے لیے نئے راستے ڈھونڈنے پر مجبور ہو جائے گا۔ ماضی کی طرح فضائی راستہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے لیکن اگر فضائی راستے سے سامان کی ترسیل کی گئی تو سامان کی منتقلی پر ایک ارب ڈالر اضافی خرچہ آئے گا۔

امریکہ شکست کی ذلت اٹھا کر رخصت ہونے کو ہے مگر اس کی یہ رخصتی بھی بخیریت ہوتی نہیں نظر آ رہی۔ صلیبی افواج نے ان بارہ سالوں میں جو مظالم ڈھائے ہیں ان کے حساب کا وقت شروع ہو چکا ہے۔ ایک طرف مجاہدین صلیبی فوجیوں کو تیزی سے جہنّم واصل کرنے میں مصروف ہیں اور امریکہ کو جس معیشت پر غرور تھا وہ تیزی سے روبہ زوال ہے۔ آج سے بارہ سال قبل کے امریکہ کو شاید یہ ایک ارب ڈالر اضافہ کچھ محسوس نہ ہوتا لیکن آج کا امریکہ اس ایک ارب ڈالر کا مسلسل واویلا کر رہا ہے۔

طورخم میں نیٹو سپلائی پر ایک اور کاری ضرب:

۱۸ دسمبر کو مجاہدین نے ننگرہار میں امریکی فوجی اڈے پر فدائی حملہ کر کے صلیبیوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس حملے میں مجاہدین نے دو امریکی اہم مراکز کو تباہ کر دیا۔ پہلا اڈہ امریکہ کا سب سے بڑا سپلائی اڈہ تھا جو مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ دوسرے اڈے میں امریکی اور افغان فوجیوں کی رہائش گاہیں تھیں۔

امریکی فوجی وردیوں میں ملبوس مجاہدین نے پہلے اڈے میں گھس کر وہاں موجود کنٹینرز اور آئل ٹینکرز پر ریموٹ کنٹرول بم نصب کر کر انہیں دھماکے سے اڑا دیا جس سے ۱۳ ٹرالر، ۲۶ بکتر بند گاڑیاں اور ۹ کنٹینرز تباہ ہو گئے۔ اس کے بعد مجاہدین فوجیوں کی رہائش گاہوں والے حصّے میں داخل ہو گئے اور صلیبی و مرتد فوجیوں پر حملہ کر دیا۔ چار گھنٹے جاری رہنے والی لڑائی کے بعد مجاہدین نے فدائی حملے سرانجام دیے جس سے بڑی تعداد میں صلیبی و مرتد فوجی ہلاک ہوئے۔

اس حملے میں مجموعی طور پر ۱۰۲ بکتر بند گاڑیاں۔ ۲۲ سپلائی کنٹینرز، ۱۴ آئل ٹینکر، ۴۸ ٹرالر اور دیگر فوجی سامان جل کر خاکستر ہو گیا۔ ایک اندازے کے مطابق اس حملے میں امریکہ کو ۲۰۰ ملین ڈالر کا نقصان ہوا۔ امریکی اور افغان فوجی ہلاکتیں اس کے علاوہ ہیں۔

آسٹریلیا کی روانگی:

آسٹریلیا نے اپنا آخری فوجی دستہ بھی افغانستان سے واپس بلا لیا ہے اور آخری دستے کی وطن روانگی کے ساتھ افغانستان سے آسٹریلوی فوج کا انخلا مکمل ہو گیا ہے۔ ۲۰۰۵ء سے ترین کوٹ کا اڈہ آسٹریلوی فوج کے کنٹرول میں تھا۔ ۱۶ دسمبر کو ارزگان

3 نومبر: صوبہ ہلمند............ضلع موسیٰ قلعہ............مجاہدین کے رابطے میں موجود ایک فوجی اہل کار کی فائرنگ............30 فوجی ہلاک اور زخمی

کا آخری اڈہ خالی کر کے آسٹریلوی فوجی وطن روانہ ہو گئے۔ آسٹریلیا کے نکلنے کے بعد افغانستان میں اب صرف امریکہ، برطانیہ، جرمنی اور کینیڈا کی افواج رہ گئی ہیں۔

برطانوی فوج کے حوصلے پست:

آسٹریلوی فوج کے انخلا کے بعد برطانوی فوج نے بھی حکومت پر انخلا کے لیے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ آسٹریلوی فوج کے ارزگان خالی کرنے کے بعد ہلمند میں موجود برطانوی فوج کے حوصلے پست ہو گئے ہیں اور بعض فوجیوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اگر جلد از جلد انہیں افغانستان سے واپس نہ بلایا گیا تو وہ فوجی ذمہ داریاں پوری کرنے سے انکار کر دیں گے۔

ہلمند میں ۵۲۰۰ برطانوی فوجی تعینات ہیں۔ اور آسٹریلوی فوج کے انخلا کے بعد بیشتر برطانوی فوجیوں نے گشت سے انکار کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ طالبان کے حملوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور ان حملوں کی وجہ سے وہ سخت ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔

فوج کے حوصلے پست ہوتے دیکھ کر برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون کو افغانستان کا ہنگامی دورہ کرنا پڑا۔ کیمرون نے فوجیوں کو یقین دلایا کہ انخلا پر غور کیا جا رہا ہے اور جلد ہی انخلا کا اعلان کر دیا جائے گا۔

جرمنی میں ۱۳۷ افغان شہریوں کے قاتل جرمن فوجی بری:

جرمنی کی ایک عدالت نے افغان شہریوں کی طرف سے ہرجانے کے مقدمے کو خارج کرتے ہوئے جرمن فوجی افسران کو بری الذمہ قرار دے دیا۔ ۴ سال قبل قندوز میں نیٹو طیاروں نے بم باری کر کے ۱۳۷ شہریوں کو شہید کر دیا تھا جن میں زیادہ تعداد خواتین اور بچوں کی تھی۔ یہ بم باری جرمن فوج کی درخواست پر کی گئی تھی۔ اس بم باری میں شہید ہونے والے افراد کے لواحقین میں سے ۱۲ افراد نے جرمنی میں جرمن فوجی افسران کے خلاف ہرجانے کا مقدمہ دائر کیا تھا۔ جرمن عدالت نے یہ کہہ کر مقدمہ خارج کر دیا کہ جرمن فوجی کرنل نے کال کر کے یقین دہانی کی تھی کہ علاقے میں سویلین کوئی نہیں ہے جس کے بعد بم باری کی گئی۔ اس لیے اس پورے واقعے میں جرمن فوج کا کوئی قصور نہیں۔

یہ ہے صلیبی انصاف جس میں ۱۳۷ شہریوں کے قاتل کو صرف اس بنیاد پر بری کر دیا جاتا ہے کہ اس نے فون کر کے سویلین موجود نہ ہونے کی یقین دہانی کرائی تھی۔

شرعی عدالتیں کابل کے علاوہ ملک بھر میں:

طالبان کی جانب سے قائم کردہ شرعی عدالتوں کا نظام پورے ملک میں نہ صرف کام کر رہا ہے بلکہ اس کی مقبولیت میں بھی دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اب تو غیر ملکی اور افغان میڈیا بھی اس بات کا اعتراف کرنے پر بھی مجبور ہیں کہ عوام افغان عدلیہ کی بجائے طالبان کی شرعی عدالتوں کا رخ کر رہے ہیں۔

افغان تجزیہ نگار احمد باروزئی کے مطابق شرعی عدالتوں کی مقبولیت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور اس کی بنیادی وجہ فوری انصاف ہے۔ احمد کے مطابق شرعی عدالتوں میں ۵۰ فی صد مقدمات کا فیصلہ اسی روز ہو جاتا ہے اور باقی مقدمات کا فیصلہ بھی چند روز کے اندر اندر ہو جاتا ہے۔ جب کہ افغان عدالتوں میں کیس کئی کئی مہینے لٹکے رہتے ہیں اور جو فیصلے ہوتے ہیں وہ بھی انصاف پر مبنی ہونے کی بجائے رشوت کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ اس لیے عوام اب اپنے مسائل کے حل کے لیے طالبان کی عدالتوں سے ہی رجوع کرتے ہیں۔

بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق کابل کے علاوہ ملک بھر میں افغان حکومت کی رٹ کا نام ونشان تک نہیں اور وہاں طالبان کی حکومت اور عدالتی نظام قائم ہے۔ بی بی سی کے نمائندوں نے جب عوام سے انٹرویو لیے تو عوام کا کہنا تھا کہ ہم اس ''نظامِ شریعت'' سے انتہائی خوش ہیں جس میں ہمیں انصاف ملتا ہے۔

طالبان نے جہاں جنگی میدانوں میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو شکست دی ہے وہیں ساتھ ساتھ ملک بھر میں عدالتی نظام قائم کر کے شہری سطح پر بھی اپنی حکومت منوائی ہے۔ عوام مکمل طور پر طالبان کے ساتھ ہیں اور طالبان کا حکومتی نظام بھی کابل کے علاوہ ملک بھر میں موجود ہے۔ امریکہ کے رخصت ہوتے ہی دنیا ان شاء اللہ ایک بار پھر افغانستان میں شریعت کی بہاریں دیکھے گی۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: جب دین پر عمل نہایت مشکل ہو جائے تو ہجرت فرض ہو جاتی ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''جس نے ایک شام اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد) میں گزارا تو وہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے''۔

نہایت ادب سے التماس ہے کہ آپ ہماری سرپرستی فرمائیں۔ اس عظیم اور مقدس کام میں اور میری شدید خواہش ہے کہ آپ باقی بھائیوں کو بھی اس عظیم راستے میں ہمارا ساتھی اور اللہ کے دین کا سپاہی بننے کے لیے بھیج دیں۔ امید ہے آپ بندہ کی درخواست کو ہرگز رد نہیں فرمائیں گے۔ آخر میں بندہ کی طرف سے تمام احباب کی خدمت میں سلام پیش فرمائیں اور دعاؤں کی درخواست بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ بندہ اور جمیع مجاہدین اسلام کو ثابت قدمی نصیب فرمائے اور کامیابی وکامرانی سے سرفراز فرمائیں، آمین ثم آمین۔

والسلام

محمد الیاس کشمیری

۲۲ جولائی ۲۰۰۸ء

☆☆☆☆☆☆

5 دسمبر: صوبہ ہلمند............ضلع مارجہ............مجاہدین کا افغان فوج کے پیدل دستوں پر حملہ............3 فوجی ہلاک............3 زخمی

افغانستان میں مجاہدین کی عملیات

ولی اللہ کا بلگرامی

اللہ تعالیٰ سورۃ الاحزاب میں مجاہدین کے ساتھ اپنی معیت ونصرت کا ذکر کرتے ہوئے اُن کے حوصلے بھی بڑھاتے ہیں اورذات باری تعالیٰ پرتوکل وبھروسہ کے نتیجے میں حیرت انگیزاورمحیرالعقول نتائج کی خبر بھی دیتے ہیں۔ارشاد ہوتا ہے:

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْراً وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيّاً عَزِيزاً (الاحزاب:۲۵)

''اوراللہ تعالیٰ نے کافروں کو غصّے بھرے ہوئے ہی (نامراد) لوٹا دیا انہوں نے کوئی فائدہ نہیں پایا اوراس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کو کافی ہو گیا،اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا اور غالب ہے''۔

مجاہدین نے افغانستان میں ان آیات کی صدق وسچّائی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے......بلاشبہ یہ کسی بھی انسان یا انسانی جماعت کے بس سے باہر ہے کہ وہ آخری درجہ کی بے سروسامانی اور ہرطرح کی تنگی وعسرت کے ساتھ دنیا بھر سے جمع ہونے والی طاقت ورترین عسکری ومعاشی قوتوں کا بال بھی بیکا کرسکے......لیکن یہ مجاہدین کا رب ہے جو قدم قدم پر اُن کے ہمراہ اپنی رحمت اورنصرت کو رکھتا ہے،جس کی بدولت آج افغانستان میں مجاہدین عالمی کفر پر غلبہ پا چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدین کو کفار پر چوٹیں لگانے کی کیسی توفیق عطا فرمائی اس کی چند جھلکیاں ان کارروائیوں کی روداد کی صورت میں ملاحظہ ہو جو مجاہدین کفار پر ضربیں لگانے کے لیے کر چکے ہیں:

۳۰ نومبر کو مجاہدین نے ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں افغان خفیہ ادارے (ریاست امنیت ملی) کے صوبائی مرکز پر استشہادی کارروائی کی۔پہلے ایک فدائی مجاہد نے بارود بھری کرولا گاڑی کے ذریعے رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے فدائی عملیہ کیا،پھر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے لیس اور بارودی جیکٹیں تن زیب کیے ہوئے دو فدائین مرکز میں داخل ہوئے اور وہاں موجود سیکورٹی اہل کاروں اور جاسوسوں پر حملہ کر دیا۔دو بدو لڑائی کے بعد فدائین نے دشمن پر بارودی جیکٹوں کے ذریعے استشہادی حملہ کیا۔ان شہیدی حملوں اورلڑائی میں خفیہ ادارے کی ۱۲۰ اہل کار ہلاک ہوئے۔۲۹ نومبر کو مجاہدین نے ننگر ہار کے ضلع چپرہار میں صلیبی ڈرون طیارہ مار گرایا۔۲۹ نومبر کو امریکی فوجیوں پر قندھار کے ضلع دامان میں شہیدی حملہ کیا گیا۔امریکی فوجی انگور کے ایک باغ میں موجود تھے جنہیں فدائی مجاہد نے بارودی جیکٹ کے ذریعے شہیدی حملے کا نشانہ بنایا۔جس کے نتیجے میں ۱۵ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔۲ دسمبر کو میدان وردک کے ضلع نرخ میں فدائی مجاہد نے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر بارود بھرے مزدا ٹرک کے ذریعے شہیدی حملہ انجام دیا۔شدید دھماکہ سے ضلعی مرکز،انٹیلی جنس سروس آفس،سپیشل فورس کا مرکز اور پولیس ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر مکمل طور پر تباہ ہوگئے جب کہ وہاں موجود پولیس،سپیشل فورس اور انٹیلی جنس سروس اہل کاروں میں سے ۲۰ ہلاک اور ۲۵ شدید زخمی ہوئے۔۳ دسمبر کو ہرات کے ضلع رباط سنگی میں مجاہدین نے ایساف کے دو آئل ڈپوؤں پر حملہ کیا۔اس حملے کے نتیجے میں تیل کے دو ذخیرے مکمل پر نذر آتش کر دیے گئے جب کہ متعدد ایساف فوجی بھی اس حملے میں مارے گئے۔۱۰ دسمبر کو لوگر کے ضلع برکی برک میں امریکی جاسوس طیارے کو مجاہدین نے اپنے قبضے میں لے کر محفوظ مقام پر منتقل کر دیا۔۱۱ دسمبر کو کابل میں واقع جرمن فوجوں کے مرکز پر فدائی مجاہد بارود بھری لینڈ کروزر کے ذریعے حملہ کیا۔یہ فدائی حملہ ایسے وقت میں کیا گیا،جب جرمن فوج کی دو گاڑیاں مرکز سے نکل رہی تھیں،اسی اثنا میں فدائی سرفروش نے گاڑی سے دھماکہ کر دیا،جس کے نتیجے میں دونوں گاڑیاں مکمل طور پر تباہ جب کہ ۱۰ جرمن فوجی ہلاک ہوئے۔۱۷ دسمبر کو مجاہدین نے صوبہ زابل کے ضلع شاہ جوئی میں صلیبی فوجوں کے ہیلی کاپٹر کو اینٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔جس سے ہیلی کاپٹر میں سوار ۸ صلیبی فوجی ہلاک ہوگئے۔۱۹ دسمبر کو لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں مجاہدین نے اینٹی ایئر کرافٹ گن سے نشانہ بنا کر امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا۔۲۰ دسمبر کو بغلان کے ضلع دوشی میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا،جس کے نتیجے میں ۱۱ آئل ٹینکر جل کر خاکستر ہوئے۔جب کہ ۴ سیکورٹی اہل کار بھی مارے گئے۔۲۷ دسمبر کو کابل شہر میں نیٹو فوجی قافلے پر فدائی حملہ کیا گیا۔کابل میں فنکس نامی گیسٹ ہاؤس کے قریب فدائی مجاہد نے نیٹو فوجوں کی قافلے پر بارود بھری کرولا گاڑی کے ذریعے شہیدی حملہ انجام دیا۔فدائی حملے سے ۱۲ نیٹو فوجی واصل جہنّم ہوئے جب کہ ۴ کروزین گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

طورخم میں تاریخی فدائی حملہ:

۱۸ دسمبر کو تین فدائی مجاہدین نے ننگر ہار کے سرحدی شہر طورخم میں امریکی فوجی اڈے پر تاریخی فدائی حملہ کیا۔اس حملے کی تفصیلات اورصلیبیوں کو ہونے والے عظیم نقصان کی تفصیل برادر سیف العادل احرار کی زبانی سنئے:

اٹھارہ دسمبر کو تین فدائی مجاہدین نے ننگر ہار کے سرحدی شہر طورخم میں امریکی فوجی اڈے پر حملہ کرکے امریکہ اور نیٹو کو ہلا کر رکھ دیا،سخت سیکیورٹی انتظامات کے

5 دسمبر:صوبہ ہلمند.................ضلع مارجہ.................بارودی سرنگ دھماکہ.................جنگ جوؤں کی چوکی تباہ.................7 جنگ جو ہلاک.................کئی زخمی

باوجود اللہ تعالیٰ کی نصرت سے مجاہدین تمام تر رکاوٹوں کو عبور کرکے فوجی اڈے کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہوگئے، چار گھنٹے جاری رہنے والی اس لڑائی میں دشمن کے اربوں ڈالر کا نقصان ہوا۔

ہلکے اور بھاری اسلحے سے لیس مجاہدین نے مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قابض دشمن افواج پر قیامت برپا کردی، مجاہدین نے دو اہم مراکز تباہ کردیے، پہلا اڈہ امریکہ کا سب سے بڑا اسپلائی فوجی اڈہ تھا جو مکمل طور پر تباہ ہوا، مجاہدین نے اس فدائی حملے سے قبل یہاں پر درجنوں مقناطیسی بم پہنچائے دیے تھے جنہیں مہارت کے ساتھ تمام کنٹینروں اور ٹرالروں میں نصب کردیا گیا تھا اور پھر ایک بٹن دبانے سے کھڑے کنٹینروں کو تباہ کردیا گیا جب کہ متصل دوسرے اڈے میں قابض اور افغان اہل کاروں کی رہائش گاہیں تھیں جن پر بھی سامنے سے تابڑ توڑ فدائی حملے ہوئے، ہلکے اور بھاری اسلحہ سے لیس فدائی مجاہدین دشمن کے تمام اہداف نشانے پر لے کر ان پر ٹوٹ پڑے جس میں دو سو فوجی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کے مطابق سرحدی شہر طورخم میں امریکی افواج کے سب سے بڑے فوجی اڈے پر فدائی مجاہدین نے حملہ کرکے امریکی فوجیوں کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا، علی الصبح ساڑھے پانچ بجے شروع ہونے والی لڑائی میں ۱۰۲ ٹینک، ۲۲ سپلائی کنٹینرز، ۱۴ آئل ٹینکر، ۸۴ ٹرالر اور دیگر فوجی ساز و سامان جل کر خاکستر ہوگیا، اس کے علاوہ متعدد قابض اور افغان اہلکار ہلاک اور زخمی بھی ہوئے۔

ترجمان کے مطابق سب سے پہلے فدائی مجاہدین نے ایک چھوٹی پارکنگ میں کھڑے ٹرالروں اور آئل ٹینکروں میں ریموٹ کنٹرول اور مقناطیسی بم نصب کرکے انہیں دھماکے سے اڑا دیا۔ ان دھماکوں میں ۱۳ ٹرالر، ۲۶ ٹینک اور ۹ کنٹینر مکمل طور پر جل کر خاکستر ہوگئے۔ جس کے بعد مجاہدین ساتھ قریب دوسرے اڈے میں گھس گئے جہاں پر بھی فوجی سامان سے لدے ٹرالر، کنٹینر اور ٹینک کھڑے تھے، مجاہدین نے انہیں بھی تباہ کرکے قابض افواج سے لڑائی شروع کردی جس کے نتیجے میں متعدد قابض اور افغان اہلکار مارے گئے۔

ترجمان کے مطابق فدائی حملے میں حصّہ لینے والے تین فدائی مجاہدین امیر صاحب سعید محمد باشندہ صوبہ ننگرہار، قاری سلیم صوبہ غزنی اور استاد مسرور صوبہ ہلمند کے رہائشی شہید ہوگئے۔ لڑائی ساڑھے نو بجے تک جاری رہی۔ افغان حکومت نے طورخم فوجی اڈے پر طالبان کے حملے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ حملہ آور افغان فوج کی وردیوں میں ملبوس تھے حملے میں متعدد گاڑیاں تباہ ہوگئیں، یہ اڈہ افغانستان سے جانے کے لیے منتظر گاڑیوں کے لیے امریکی فوج کے زیر استعمال تھا۔

تین فدائی مجاہدین نے اس وقت امریکی استعمار کو دو سو ملین ڈالر کا نقصان پہنچایا جب وہ ایک طرف افغانستان سے اپنی بوسیدہ ٹیکنالوجی اور جنگی آلات لے جانے میں مصروف ہے اور دوسری طرف سیکورٹی معاہدے کے نام پر اپنے ناجائز قبضے کو طول دینے کی کوششوں میں منہمک ہے لیکن یہ ان کی خام خیالی اور خود کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔

طورخم حملے نے یہ ثابت کردیا کہ افغانستان کی خود مختاری عوام کی دیرینہ خواہش اور تمنا ہے، ملک کے اصل وارث اور عوام کے نمائندے طالبان ہیں، جرگے کے نام پر بکنے والے کٹھ پتلی افغان عوام کے حقیقی نمائندے قطعاً نہیں ہوسکتے اور نہ ہی افغان عوام انہیں تسلیم کرنے کے لیے تیار ہیں، ان کی خیانت اور وطن فروشی سے افغان مجاہد عوام کے ارادے کمزور نہیں ہوسکتے اور نہ ہی جہاد پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے۔

طورخم حملے نے یہ خاموش پیغام امریکہ کو دیدیا کہ وہ ہزار بار معاہدہ کرے لیکن بے سود ہے، افغان عوام انہیں چین اور سکون سے رہنے نہیں دیں گے۔ افغان عوام امریکیوں کی ہمدردی سے خوب واقف ہو چکے ہیں گزشتہ تیرا برس کے دوران ڈھائی لاکھ افغان شہری شہید اور دو لاکھ تشدد کا نشانہ بن چکے ہیں لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ افغان وہ قوم ہے کہ جب تک وہ اپنے دشمن سے انتقام نہ لے لے وہ چین سے نہیں بیٹھتی۔ یہی وجہ ہے کہ آج امریکہ منت سماجت کرکے محفوظ واپسی کے لیے پر تول رہا ہے۔

امریکہ کے لیے بہتر یہی ہے کہ افغانستان سے فوراً نکلنے کا اعلان کرے ورنہ مستقبل میں اس سے بھی زیادہ ایسے شدید حملے ہوں گے کہ وہ طورخم حملہ اور فوجی اڈے سے اٹھنے والے شعلے بھول جائیں گے اور ایک فوجی بھی افغانستان سے زندہ جانے نہیں پائے گا، ان شاء اللہ۔

وماذالک علی اللہ بعزیز

☆☆☆☆☆

"تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی انسانی معاشروں اور اقوام میں بگاڑ جڑوں تک سرائیت کر جائے اور علاقوں کے طول و عرض میں فساد پھیل جائے تو بالعموم کسی بہت بڑی انقلابی تحریک کے بغیر اصلاحِ احوال مشکل ہوتا ہے۔ ایسے میں کیا یہ کوئی ممکن امر نظر آتا ہے کہ عالمی صلیبی طاقتیں اور ان کا ہراول دستہ یعنی پاکستانی سیاستدان اور فوجی افسران پر مشتمل خائن و مفسد ٹولہ' آسانی کے ساتھ پاکستان پر سے اپنی گرفت چھوڑ دیں گے اور انہیں ہٹانے کے لیے کسی زوردار مزاحمت اور قوی مقاومت کی ضرورت نہیں پڑے گی؟"

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

6 دسمبر: صوبہ غزنی..............ضلع لشکرگاہ..............مجاہدین کا سیکورٹی کانوائے پر حملہ..............6 افغان فوجی ہلاک..............متعدد زخمی..........2 گاڑیاں بھی تباہ

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔ اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 نومبر

☆ صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین نے ایک افعان بکتر بند گاڑی کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا۔ جس سے کم ازکم 3 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆ کابل کے حلقہ نمبر 5 میں ایک شہیدی مجاہد نے افعان فوج اور پولیس کے ایک قافلے سے بارودی گاڑی ٹکرادی۔ جس سے 19 اہل کار ہلاک اور 14 زخمی ہوگئے جب کہ ایک گاڑی بھی تباہ ہوگئی۔

☆ صوبہ پکتیکا ضلع زرمت میں مجاہدین نے حملہ کر کے 1 نیٹو اہل کار کو ہلاک اور 3 کو شدید زخمی کر دیا۔

☆ صوبہ پروان ضلع کوہ صافی میں امریکی فوج نے کوپیتاؤ گاؤں پر کمانڈوز اتارے اور ٹینکوں سے بھی حملہ کر دیا۔ جوابی کاروائی میں 7 امریکی ہلاک اور 5 زخمی ہوگئے

17 نومبر

☆ صوبہ قندہار ضلع میوند میں مجاہدین نے مختلف واقعات میں 3 ٹینک تباہ کر دیے۔ جس سے اس میں سوار 8 امریکی وافعان فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ لوگر ضلع محمد آغا میں مجاہدین نے امریکی پیدل دستوں پر حملہ کر کے 5 امریکیوں کو قتل اور متعدد کو زخمی کر دیا

☆ صوبہ زابل ضلع شاہ جوئی میں مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کر کے 11 گاڑیاں تباہ کر دی۔ جب کہ دو ڈرائیور بھی ہلاک کر دیے گئے۔

18 نومبر

☆ صوبہ قندہار ضلع میوند میں افعان فوج اور مجاہدین کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں 6 افعان فوجی قتل ہوئے جب کہ ایک گاڑی کو بھی نقصان پہنچا۔

☆ صوبہ فاریاب ضلع قیصار میں مجاہدین کے ساتھ ایک جھڑپ میں 3 فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے۔ مجاہدین نے 4 موٹر سائیکل بھی غنیمت کیے۔

☆ صوبہ سرپل ضلع کوہستان میں مجاہدین کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے، 9 افعان فوجیوں نے اسلحہ سمیت مجاہدین میں شمولیت اختیار کر لی۔

19 نومبر

☆ صوبہ نورستان ضلع کامدیش میں مجاہدین نے افعان فوج کے پیدل دستے پر بارودی سرنگ سے حملہ کیا جس سے 6 فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ فاریاب ضلع قیصار میں مجاہدین کے خلاف آپریشن میں شریک افعان فوج کو 39 فوجیوں کی ہلاکت کے بعد پسپا ہونا پڑا۔ مجاہدین کے حملوں میں 8 ٹینک بھی تباہ ہوگئے۔ مجاہدین نے ایک اینٹی ائیر کرافٹ سمیت کافی سامان بھی غنیمت کیا۔

☆ صوبہ فراہ ضلع خاک سفید میں مجاہدین نے ایک ٹینک کا تباہ کیا جس سے 4 افعان فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں مجاہدین نے ایک بم دھماکے میں 4 نیٹو اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔

☆ صوبہ غزنی ضلع شلگر میں مجاہدین نے افعان فوجیوں کی ایک گاڑی پر حملہ کر کے 6 اہل کاروں کو قتل کر دیا جب کہ گاڑی کو تباہ کر دیا گیا۔

20 نومبر

☆ صوبہ غزنی ضلع مقر میں مجاہدین نے ایک فوجی چوکی سے اپنی بارود سے بھری گاڑی لا ٹکرائی جس سے 35 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ جب کہ کئی گاڑیاں بھی تباہ ہو ئیں۔

☆ صوبہ ننگرہار ضلع غنی خیل میں مجاہدین نے ایک رینجرز گاڑی کو راکٹ سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 6 فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع دربابا میں مجاہدین کے حملوں میں کم ازکم 3 فوجی ہلاک ہوئے۔

21 نومبر

☆ صوبہ زابل کے صدر مقام قلات میں مجاہدین نے افعان فوجیوں کے پیدل دستے کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا جس سے کم ازکم 3 فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ لغمان ضلع قرغئی میں ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملے میں 2 رینجرز اور 5 بکتر بند گاڑیوں سمیت 14 گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ جب کہ جھڑپ میں 11 فوجی ہلاک اور 15 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع مارجہ میں افغان فوجیوں کو مجاہدین کی کمین گاہ کا سامنا کرنا پڑا جس سے کم از کم 7 فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے

☆صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین کی کمین گاہ میں گھیرے جانے کے بعد شدید لڑائی میں 4 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ کنڑ ضلع مانوگئی میں دو چوکیوں پر حملوں میں 12 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

22 نومبر

☆صوبہ بادغیس کے ضلع مرغاب میں مجاہدین کے حملوں میں 2 رینجرز گاڑیاں تباہ اور 8 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

23 نومبر

☆امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے ایک ہفتے میں مسلسل دوسری بار بگرام ائیر بیس کو میزائلوں سے نشانہ بنایا جس سے 2 امریکن ہیلی کاپٹر تباہ ہوگئے۔

☆صوبہ اروزگان ضلع چارچینہ میں مجاہدین کی حملوں میں 4 پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ قندہار ضلع میوند میں مجاہدین نے ایک رینجرز گاڑی کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے 7 اہل کار ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ فراہ ضلع فراہ رود میں مجاہدین کے حملے میں 4 رینجرز اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے

24 نومبر

☆صوبہ قندہار ضلع پنجوائی میں مجاہدین نے بارودی سرنگوں ں کی نشاندہی میں مصروف افغان فوجیوں پر حملہ کر کے 5 فوجیوں کو قتل کر دیا۔

25 نومبر

☆صوبہ ہلمند ضلع مارجہ علاقے عصمت بازار میں فوجی آپریشن کے لیے آنے والا ایک نیٹو ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا۔ جس سے کئی نیٹو اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ کابل ضلع سروبی میں مجاہدین کے حملوں میں کم از کم 4 افغان و امریکی فوجی ہلاک اور 5 شدید زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ فراہ ضلع بکوا میں رات کے وقت ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملے میں 4 افغان سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ نورستان ضلع کامدیش میں مجاہدین نے حملے کے لیے آنے والی افغان فوج کو اپنے گھیرے میں لے لیا جس سے 3 فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔

26 نومبر

☆صوبہ ننگرہار ضلع خوگیانی میں ایک فوجی گاڑی بارودی بم کے دھماکے سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی جس سے اس میں سوار 6 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع خوگیانی میں نیٹو اور افغان فوج جنھیں ہیلی کاپٹروں کی مدد بھی حاصل تھی نے مشترکہ آپریشن کیا۔ جس میں ہیلی کاپٹر تباہ اور 5 امریکی اور 7 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ فاریاب ضلع المار میں مجاہدین نے ایک پولیس کی پارٹی پر حملہ کر کے 8 اہل کار ہلاک اور 2 بکتر بند گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ ہلمند ضلع لشکرگاہ میں مجاہدین نے سرچ آپریشن کے لیے آنے والے پولیس اہل کاروں پر ایک شدید حملہ کیا جس سے 11 اہل کار ہلاک اور ایک ٹینک اور بکتر بند گاڑی تباہ ہوگئی۔

27 نومبر

☆صوبہ کنڑ ضلع سرکانو میں مجاہدین نے ایک فوجی رسد لے جانے والے قافلے پر حملہ کر کے 5 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ جب کہ متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع لشکرگاہ میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپ میں 9 فوجی ہلاک اور 4 شدید زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ قندہار ضلع میوند میں مجاہدین نے آپریشن کے لیے آنے والے افغان فوجیوں جن کے ساتھ ٹینک اور گاڑیاں بھی تھیں پر حملہ کر کے 9 فوجیوں کو ہلاک اور 3 گاڑیوں کو تباہ کیا۔

28 نومبر

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکرگاہ میں مجاہدین نے افغان فوج کی گشتی پارٹی پر حملہ کر کے 6 فوجیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں مجاہدین کے نصب کردہ بارودی سرنگوں کے دھماکوں میں 7 افغان فوجی اہل کار جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

29 نومبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع خانشین میں ایک افغان فوجی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی اس واقعہ میں کم از کم 4 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ قندہار ضلع دامان میں ایک مجاہد نے اپنی بارود بھری گاڑی امریکی فوج کے ایک قافلے سے جا ٹکرائی جس سے 15 امریکی فوجی ہلاک اور کئی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ قندہار ضلع پنجوائی میں ایک بم دھماکہ میں 9 پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع چپرہار میں مجاہدین نے اینٹی ائیر کرافٹ سے ایک بغیر پائلٹ جاسوسی ڈرون تباہ کر دیا۔ اور ملبہ کے کچھ حصے اپنے قبضے میں لے لیے۔

30 نومبر

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکرگاہ میں تین فدائی مجاہدین نے افغان انٹیلی جنس کے دفتر پر حملہ کیا۔ بارودی گاڑی ٹکرانے اور فائرنگ سے 20 سے زائد اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ بادغیس ضلع مرغاب میں شدید لڑائی میں مجاہدین نے بارودی دھماکے سے ایک

گاڑی کو تباہ کر دیا۔ جس سے 7 افغان فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ ہرات ضلع خوگیانی میں مجاہدین نے ایک پولیس چوکی پر قبضہ کر لیا۔ جھڑپ میں 4 اہل کار ہلاک بھی ہوئے۔

2 دسمبر

☆ صوبہ غزنی ضلع شلگر میں مجاہدین نے افغان فوجی گشتی پارٹی پر حملہ کر کے 3 فوجیوں کو ہلاک اور ایک بکتر بند گاڑی اور ٹینک کو تباہ کر دیا۔

☆ صوبہ پروان ضلع شنواری میں مجاہدین نے ایک گاڑی کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا۔ جس سے اس میں سوار 4 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆ صوبہ میدان ورک ضلع نرخ میں ایک شہیدی مجاہد نے بارود بھری گاڑی سے فوجی بیس اس سے ملحقہ انٹیلی جنس کی عمارت اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کو نشانہ بنایا جس سے عمارتوں کو نقصان پہنچا جب کہ 22 افغان فوجی ہلاک اور 20 زخمی ہو گئے۔

3 دسمبر

☆ صوبہ کنڑ ضلع اسد آباد میں مجاہدین نے فوجی مرکز اور چوکیوں پر حملے کیے۔ جس سے 5 فوجی ہلاک ہو گئے۔ اور مرکز کو آگ لگ گئی۔

☆ صوبہ ہرات ضلع رباط سنگی میں مجاہدین نے امریکی فوج کے دو آئل سنٹروں کو حملہ کر کے آگ لگا دی جس سے سنٹر تباہ اور کئی فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆ صوبہ لوگر ضلع چرخ میں مجاہدین نے نیٹو فوج کے قافلے پر حملہ کر کے ایک ٹینک تباہ اور 4 نیٹو اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔

☆ صوبہ لغمان کے ضلع کرغئی میں مجاہدین سے جھڑپ میں دو نیٹو اہل کار ہلاک جب کہ 4 شدید زخمی ہو گئے، حملے میں ایک ٹینک بھی تباہ ہو گیا۔

☆ صوبہ لوگر میں پُل عالم کے علاقے میں مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس سے 8 امریکی اور نیٹو اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ جب کہ ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

4 دسمبر

☆ صوبہ پکتیکا کے صدر مقام ضلع گردیز میں مجاہدین نے بم دھماکے سے ایک گاڑی تباہ کر دی۔ جس سے 5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ ہلمند ضلع نادعلی میں نیٹو افواج علاقے میں آپریشن کے لیے جونہی ٹیکوں سے اترے۔ مجاہدین نے حملہ کر دیا جس سے شدید لڑائی چھڑ گئی، اب تک کی لڑائی میں کئی نیٹو اہل کاروں کو قتل کیا گیا ہے جن کی لاشوں کو ائیر ایمبولنس کے ذریعے منتقل کیا گیا ہے۔

5 دسمبر

☆ صوبہ ہلمند ضلع مارجہ میں مجاہدین نے افغان فوج کے پیدل دستوں پر حملہ کر کے 3 فوجیوں کو قتل اور تین کو زخمی کر دیا۔

☆ صوبہ ہلمند ضلع مارجہ میں مجاہدین نے ایک چوکی کے قریب بم نصب کر کے چوکی کو تباہ کیا جس سے اس میں موجود 7 جنگ جو ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

6 دسمبر

☆ صوبہ غزنی ضلع لشکر گاہ میں مجاہدین نے سیکورٹی کانوائے پر حملہ کر کے 6 فوجیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا، جب کہ 2 گاڑیوں کو بھی تباہ کر دیا۔

☆ صوبہ قندہار ضلع میوند میں ایک شہیدی مجاہد نے اپنی گاڑی امریکی فوج کے ایک قافلے سے جاٹکرائی جس سے ایک بکتر بند گاڑی تباہ اور 8 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆ صوبہ پروان ضلع شینواری میں مجاہدین نے سیکورٹی کانوائے پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کر کے 4 اہل کاروں کو قتل اور متعدد کو زخمی کر دیا۔ واقع کی چیکنگ کرنے کے لیے آنے والی امریکی فوج کے ٹینک کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا۔

☆ صوبہ ہلمند ضلع موسیٰ قلعہ میں مجاہدین سے رابطے میں موجود فوجیوں نے حملہ کر کے 1 کمانڈر سمیت 8 فوجیوں کو قتل کر دیا اور اسلحہ سمیت مجاہدین سے آن ملے۔

7 دسمبر

☆ صوبہ لوگر ضلع چرخ میں مجاہدین نے کمین لگا کر 4 افغان فوجیوں کو قتل کر دیا۔

☆ صوبہ ننگرہار ضلع چپرہار میں 8 فوجی مجاہدین سے آن ملے۔

☆ صوبہ قندہار ضلع شاہ ولی کوٹ میں مجاہدین نے نیٹو فوج کا ایک ٹینک بارودی بم سے اڑا دیا جس سے اس میں سوار تمام فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

8 دسمبر

☆ صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں مجاہدین نے ایک فوجی گشتی دستے پر حملہ کر کے ایک گاڑی تباہ جب کہ 4 اہل کاروں کو قتل کر دیا۔

☆ صوبہ کنڑ ضلع اسمار میں افغان فوج کے ایک کانوائے پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس سے 5 فوجی ہلاک اور 2 بکتر بند ٹینک تباہ ہو گئے۔

☆ صوبہ ننگرہار ضلع خوگیانی میں مجاہدین نے FC کے ایک قافلے کو بارودی سرنگوں سے نشانہ بنایا جس سے 6 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ فاریاب ضلع چلگزئی میں مجاہدین کی دعوت پر 38 افغان فوجیوں نے مجاہدین میں شامل ہونے اور جہاد فی سبیل اللہ میں شرکت کا اعلان کیا۔

9 دسمبر

☆ صوبہ پکتیکا کے صدر مقام گردیز میں مجاہدین نے افغان خفیہ ادارے کی ایک گاڑی کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا جس سے 5 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۳ نومبر: کوئٹہ کے نواحی علاقے دشت میں موٹر سائیکل پر سوار مجاہدین نے نیٹو کنٹینر پر فائرنگ کی اور اُسے نذر آتش کر دیا۔

۲۴ نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں ۳ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۷ ہوئے جب کہ فوجی ٹرک مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔

۲۴ نومبر: صوابی میں تھانہ ٹاؤن شپ اور تھانہ صوابی کی حدود میں مجاہدین کی فائرنگ سے ۲ پولیس اہل کارے مارے گئے۔

۲۷ نومبر: خضدار کے علاقے باغبانہ کے قریب نیٹو آئل ٹینکر کو نذر آتش کر دیا گیا۔

یکم دسمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی کے علاقے یارہ خیل میں مجاہدین کے حملے میں سوات اسکاؤٹس کے ۱۳ اہل کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۴ دسمبر: سوات کی تحصیل مٹہ میں مقامی امن کمیٹی کے رکن علی اکبر کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔

۴ دسمبر: بنوں پولیس چوکی پر حملے میں ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۴ دسمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے غنڈی ملک شگہ میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا۔سرکاری ذرائع نے ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۵ دسمبر: بٹ خیلہ میں لیویز اہل کاروں پر فائرنگ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک حوالدار کے ہلاک اور ۲ سپاہیوں کے شدید زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۵ دسمبر: بنوں کے علاقے ممش خیل میں پولیس چوکی پر حملے کے نتیجے میں ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۸ دسمبر: بلوچستان میں کچھی کے علاقے میں قومی شاہراہ پر نیٹو فورسز کے کنٹینر پر حملہ کر کے اُسے نذر آتش کر دیا۔

۱۰ دسمبر: بلوچستان کے ضلع بولان کے علاقے حاجی شہر میں نیٹو فورسز کے ۲ کنٹینروں پر حملہ کر کے اُنہیں نذر آتش کر دیا گیا جب کہ دونوں کنٹینروں کے ڈرائیور بھی زخمی ہوئے۔

۱۲ دسمبر: شمالی وزیرستان کے علاقے سپین وام میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۱۰ کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۱۳ دسمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی علینگار میں بارودی سرنگ بم دھماکے کے نتیجے میں مقامی امن کمیٹی کا رہنما ملک چمچار ہلاک ہو گیا۔

۱۷ دسمبر: میر علی میں فوجی فوج اور ایف سی کی مشترکہ چیک پوسٹ (کھجوری) پر فدائی حملہ کیا گیا۔اس حملے کے نتیجے میں ۲۲ فوجی ہلاک اور ۳۷ شدید زخمی ہو گئے۔ جب کہ چیک پوسٹ مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔

۱۷ دسمبر: شمالی وزیرستان کے علاقے رزمک روڈ پر فوجی ٹرک کو ریموٹ کنٹرول بم حملے سے نشانہ بنایا گیا۔سرکاری ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۱۴ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۷ دسمبر: پشاور کے قریب کوہاٹ روڈ سے گزرنے والی پولیس گاڑی ریموٹ کنٹرول بم سے نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں ۴ پولیس اہل کار شدید زخمی ہوئے۔

۱۷ دسمبر: بلوچستان کے ضلع خضدار میں نیٹو کنٹینر پر فائرنگ کر کے اُسے نذر آتش کر دیا گیا۔

۱۸ دسمبر: بلوچستان کے علاقے وڈھ میں نیٹو کنٹینر پر فائرنگ کر کے اُسے نذر آتش کر دیا گیا۔

۲۰ دسمبر: نوشہرہ کے علاقے تاروجبر میں مجاہدین کی فائرنگ سے پولیس اسپیشل برانچ کا اہل کار ظفر علی مارا گیا۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۸ نومبر کو شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں چشمہ پل کے قریب ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۱۳ افراد شہید ہو گئے۔

۱۴ دسمبر: خیبر ایجنسی میں طورخم بارڈر پر دریائے کابل میں ایک کشتی پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۶ افراد شہید اور ۲ زخمی ہو گئے۔

6 دسمبر: صوبہ قندہار.............ضلع میوند.............امریکی فوجی قافلے پر فدائی حملہ.............ایک بکتر بند گاڑی تباہ.............8 امریکی فوجی ہلاک

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

کنٹرول لائن پر بھارت دیوار تعمیر کرنا چاھتا ھے تو کرلے، ان کا ملک ھے:سیکرٹری دفاع

سیکرٹری دفاع لیفٹیننٹ جنرل (ر) آصف یٰسین ملک نے کہا ہے کہ کنٹرول لائن پر بھارت دیوار تعمیر کرنا چاہتا ہے تو کرے، وہ ان کا ملک ہے۔ اپنے علاقہ میں وہ جو چاہے کریں۔ سیکرٹری دفاع نے میڈیا سے گفتگو کے دوران یہ بات کہی۔ سیکرٹری دفاع کو باور کرایا گیا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان یہ مفاہمت موجود ہے کہ دونوں ملک کنٹرول لائن کے دونوں اطراف ۵۰۰ میٹر کی حدود کے اندر پختہ تعمیرات نہیں کریں گے اس اعتبار سے سے دیوار کی تعمیر درست نہیں تاہم سیکرٹری دفاع کا جواب یہ تھا کہ کوئی بھی تعمیر اپنے علاقہ میں ہی کی جاتی ہے۔

پاکستان نے گیارہ سال میں سولہ ارب ڈالر کی فوجی امداد لی

اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے نے پاکستان کو دی جانے والی امداد کے حوالہ سے ایک حقائق نامہ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان امریکہ کی امداد حاصل کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے جو ۲۰۰۲ء سے لے کر اب تک ۱۶ ارب ڈالر سے زائد سیکورٹی امداد اور سی ایس ایف کی ادائیگیوں کی مد میں وصول کر چکا ہے۔ مالی سال ۲۰۱۴ء کے لیے اوباما نے پاکستان کے لیے ۳۰۵ ملین ڈالر فوجی امداد اور ۸۵۸ ملین ڈالر وسیع الجہت غیر فوجی امداد کی درخواست کی ہے۔

اتحادی سپورٹ فنڈ کا ایک ڈالر بھی نھیں چھوڑیں گے:ڈار

وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ ’’ہم اپنے حصّے کا ایک ڈالر بھی کسی کے پاس نہیں چھوڑیں گے۔ اتحادی سپوٹ فنڈ کے تمام پیسے ہمارا حق ہیں اور وہ ہم لیں گے‘‘۔

شراب حرام ھے لیکن ایک ارب ۲۰ کروڑ روپے کی آمدن ھوئی:صوبائی وزیر

پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں صوبائی وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے آگاہ کیا کہ پاکستان میں شراب حرام ہے لیکن شراب کی فروخت کی مد میں حکومت کو سال ۱۳۔۲۰۱۲ء میں ایک ارب بیس کروڑ روپے کی آمدن ہوئی۔ شراب پر پابندی پالیسی مسئلہ ہے اس پر بحث کروائی جا سکتی ہے۔

شراب پرمٹ کے اجرا پ پابندی سے متعلق قرارداد مسترد

قومی اسمبلی میں ۱۰ دسمبر کو ایم این اے چودھری حامد حمید نے قرارداد پیش کی کہ حکومت ملک میں شراب کی تیاری، درآمد کے اجرا، فروخت اور شراب نوشی پر پابندی عائد کرنے کے لیے موثر اقدامات کرے۔ وزیر مملکت برائے داخلہ بلیغ الرحمٰن نے قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ پرمٹ کا اجرا صوبائی معاملہ ہے، ہم سب شراب کے خلاف ہیں تاہم صوبائی اختیارات میں مداخلت نہیں کر سکتے۔ چودھری حامد نے قرارداد پر رائے شمار کا اصرار کیا جس پر ڈپٹی سپیکر مرتضیٰ جاوید عباسی نے رائے شماری کرا دی۔ قومی اسمبلی کے ایوان نے اس قرارداد کو کثرت رائے سے مسترد کر دیا۔

پروفیسر کا نقاب اوڑھنے پر طالبہ پر تشدد

خیبر میڈیکل کالج کی طالبہ مصباح سید کو کالج کے پروفیسر نے نقاب اوڑھنے کے ’جرم‘ پر تشدد کا نشانہ بنایا۔ طالبہ کے مطابق پروفیسر حجاب پہننے والی طالبان کو ڈاکو نمبر ایک اور ڈاکو نمبر دو جیسے القابات سے پکارتا۔ مصباح سید نے پشاور پریس کلب میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ ’’جی آر کے لیے منتخب ہونے کے دوران سٹیج پر پروفیسر نے نقاب پہننے پر میرا مذاق اڑایا اور بے ہودہ الفاظ استعمال کیے۔ جب میں نے کہا یہ تو سنت نبوی ہے تو اُس نے جواب میں کہا کہ میں اپنی بیوی بیٹیوں کو نقاب پہننے کو بھی نہیں مانتا اور تم کل سے اس لباس میں نہیں بلکہ جدید طرز کے لباس میں آؤ گی۔ جس پر میں نے انکار کیا تو اُس نے نقاب کا مذاق اڑاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی جسے میں برداشت نہ کر سکی اور اس سے مائیک چھینا، اس پر پروفیسر طیش میں آ گیا اور مجھے تشدد کا نشانہ بنایا۔

میر خلیل فائونڈیشن کو۴۶ لاکھ پائونڈ دیے گئے۔برطانوی اعتراف

برطانیہ کی حکومت نے اعتراف کیا ہے کہ ’’میر خلیل الرحمٰن فاؤنڈیشن کو اب تک تعلیم کے حق میں اشتہاری مہم چلانے پر ۴۶ لاکھ پاؤنڈ دیے جا چکے ہیں اور مزید ۲۳ لاکھ پاؤنڈ ادا کیے جائیں گے۔

جنرل پاشا امارات کی خفیہ ایجنسی کا ریجنل چیف مقرر:

آئی ایس آئی کا سابق سربراہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) شجاع پاشا عرب امارات کی خفیہ ایجنسی کا ریجنل چیف مقرر کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح آئی ایس آئی کے کاؤنٹر ٹیررزم ڈیپارٹمنٹ سے ریٹائر ہونے والا بریگیڈیئر (ر) عظمت حیا کو قطر میں نئی ذمہ داری سونپ دی گئی ہے۔ آئی ایس آئی سے ریٹائر میجر جنرل (ر) نصرت نعیم کو بھی عرب امارت کی خفیہ

7 دسمبر: صوبہ قندہار............ضلع شاہ ولی کوٹ............ریموٹ کنٹرول بم حملہ............نیٹو فوج کا ایک ٹینک تباہ............ٹینک میں سوار تمام فوجی ہلاک اور زخمی

ایجنسی میں تعینات کیا گیا ہے۔جنرل پاشا کو آئی ایس آئی سے ریٹائرمنٹ کے بعد اُس کے طویل تجربہ کے پیش نظر عرب امارات کے انٹیلی جنس چیف نے حساس مقام پر تعیناتی کی پیش کش کی جو اُس نے قبول کر لی۔

افغانستان سے نیٹو انخلا کے بعد بھی تعاون جاری رہے گا: امریکہ پاکستان اتفاق

امریکہ اور پاکستان نے ۲۰۱۴ء میں افغانستان سے امریکی اور نیٹو فورسز کے انخلا کے بعد بھی مضبوط دفاعی پارٹنر شپ اور دوطرفہ انسداد دہشت گردی تعاون جاری رکھنے پر اتفاق کیا ہے۔اسلام آباد میں ہونے والے دونوں ممالک کے مشترکہ دفاعی گروپ کے ۲۲ویں اجلاس کے بعد جاری کیے گئے مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ'' پاکستان اور امریکہ کی دفاعی پارٹنر شپ علاقائی اور عالمی سلامتی کے لیے اہم ہے اور یہ آئندہ بھی جاری رہے گی۔افغانستان سے امریکی انخلا کے بعد بھی آپس میں دفاعی تعاون جاری رکھیں گے کیونکہ یہ دہشت گردی اور انتہا پسندی کو کنٹرول کرنے کے لیے اہم ہے''۔

پاکستانی فوج کے لیے برطانوی امداد

برطانوی حکومت پاکستان اور شمالی صومالیہ میں'' انسداد دہشت گردی'' کی صلاحیتوں کو بڑھانے سے متعلّق منصوبے کو قانون سازوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

منصوبے کے تحت دونوں ممالک کو ۴.۸ ملین پاؤنڈ یا ۷.۷ ملین ڈالر امداد دی جائے گی۔برطانوی سیکرٹری خارجہ ولیم ہیگ نے قانون سازوں کے سامنے منصوبے کو پیش کیا جس کے تحت ان ممالک میں ٹریننگ اور رہنمائی سے متعلّق پروگرامز کو چلایا جائے گا۔اس نے کہا ہے کہ اس رقم میں سے ۳.۵ ملین پاؤنڈ پاکستان کو دیے جائیں گے جس سے آئی ای ڈیز سے لاحق خطرے سے نمٹنے کے لیے فوج اور پولیس کو ٹریننگ دی جائے گی۔جب کہ دیگر ۱.۳ ملین پاؤنڈ صومالیہ کو دیے جائیں گے۔

افغانستان سے مکمل امریکی انخلا کے خواہش مندنہیں: پاکستان

امریکہ میں پاکستان کے نئے سفیر جلیل عباس جیلانی نے کہا کہ'' پاکستان' افغانستان سے امریکی افواج کے مکمل انخلا کا خواہش مند نہیں۔امریکی انخلا کے حوالے سے صرف باتوں کے بھی اثرات مرتب ہو رہے ہیں اور پاکستان میں پہلے زیادہ بڑی تعداد میں افغان پناہ گزیں آنا شروع ہو گئے ہیں۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ افغانستان کے عوام بھی شدید ڈرے ہوئے ہیں۔اگر ایک بڑی تعداد میں افواج کا انخلا ہوتا ہے تو اس سے زیادہ تر ذمے داری ہمارے کاندھوں پر آ جائے گی، جو سیکورٹی ذمے داریاں پہلے دیگر لوگوں نے بانٹی ہوئی تھیں، اب وہ مکمل طور پر پاکستان تک منتقل ہو جائیں گی جو ہمارے لیے بہت بڑا چیلنج ہوگا''۔

کفر کے لیے نیا درد سر:

امریکی انٹیلی جنس اداروں نے انکشاف کیا ہے کہ امریکی شہری اب القاعدہ میں شمولیت اختیار کرنے لگے ہیں۔امریکہ کو اپنے شہریوں کی القاعدہ میں بڑھتی ہوئی شمولیت پر انتہائی تشویش لاحق ہوگئی ہے۔امریکی خفیہ اداروں نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ'' امریکہ شہری القاعدہ کے آن لائن بھرتی پروگرام سے متاثر ہو کر اس کا حصّہ بن چکے ہیں اور بڑی تعداد میں شہرہ شام میں القاعدہ کا حصّہ بننے کے لیے بے تاب اور کوششوں میں مصروف ہیں۔

وسطی افریقہ میں عیسائیوں کے مظالم:

وسطی افریقہ میں عیسائیوں نے محض دو دن میں کم از کم ایک ہزار مسلمان شہید کر دیے۔شہدا میں خواتین اور چھوٹے بچے بھی شامل ہیں۔ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق قتل و غارت کے دوران میں عام شہریوں کے گھروں کو بھی لوٹا گیا اور وسطی جمہوریہ افریقہ میں جنگی جرائم بھی کیے جا رہے ہیں۔عالمی تنظیم کے مطابق دارالحکومت بنگوئی میں فرانس اور افریقی یونین کی افواج موجودگی میں مسلمانوں کو روانہ قتل کیا جا رہا ہے۔

انگولا میں اسلام پر پابندی:

افریقی خبر ایجنسی Agence Ecofin نے انکشاف کیا ہے کہ انگولا کی کیتھولک عیسائی حکومت نے ملک میں اسلام کو خلاف قانون مذہب قرار دے کر مساجد اور مدارس کے خلاف کریک ڈاؤن کا آغاز کر دیا ہے۔اس دوران میں ۸۰ مساجد شہید اور ۳۲۰ مساجد کو سیل کر دیا گیا ہے۔جب کہ ۱۵ مدارس کو مسمار کر کے ہزاروں طلبہ، اساتذہ اور علمائے کرام کو جیلوں میں ڈال دیا گیا ہے۔اس صورت حال میں صومالیہ میں الشباب المجاہدین نے انگولن حکومت کو دھمکی دی ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف انتقامی کارروائیں سے باز نہ آئی تو انگولا میں فدائی حملہ آور بھیجے جائیں گے۔اسی بنا پر انگولن جریدے Jornal de Angola نے اپنی ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ انگولن صدر جوز ایڈوارڈو نے مسلمانوں کے احتجاج اور الشباب المجاہدین اور بوکوحرام کی جانب سے ملنے والے دھمکیوں کے بعد پینترا بدلتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ ملک میں نہ تو اسلام پر پابندی عائد کی گئی ہے اور نہ ہی علمائے کرام، مساجد یا مدارس کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جا رہا ہے۔لیکن جریدے کے نامہ نگار نے کہا ہے کہ انگولن صدر کا دعویٰ نا قابل قبول ہے کیونکہ مساجد اور مدارس ک خلاف مسلسل کریک ڈاؤن کیا جا رہا ہے۔اور کئی اہم شہروں میں مساجد کے انہدام اور پیش امام حضرات کی گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے۔

☆☆☆☆☆

8دسمبر:صوبہ کنڑ..................ضلع اسمار..................افغان فوج کے ایک کانوائے پر مجاہدین کا حملہ..................5فوجی ہلاک..................2 بکتر بند ٹینک تباہ

امریکی فوجیوں کی آپ بیتی

ہمارے حکمراں ، افسر خرد میں کتنے کم نکلے
مگر ہم اُن سے بھی بڑھ کر بہت ہی کج فہم نکلے

بھروسہ تھا ہمیں بارود پر ، ٹینکوں ، جہازوں پر
بدن پر آہنی چوغے ، لیے ہاتھوں میں بم نکلے

مسلماں کیا، ستاروں کو بھی قدموں میں گرا دیں گے
یہی سپنے سجائے آنکھ میں خر سب بہم نکلے

کیوں صدّام منکر ہو گیا بش کی خدائی کا
کیوں ملّا عمر اسلام کا لے کر علَم نکلے

فقط دو چار دن کی مار ہیں بغداد اور کابل
پڑا پالا جو ان سے تو ، یہ سب اپنے وہم نکلے

جنہیں خاشاک کی مانند بہانے کا ارادہ تھا
ہمارے سامنے وہ طالباں ثابت قدم نکلے

سبھی اخبار ، ٹی وی ، ریڈیو جھوٹوں سے بھر ڈالے
جنہیں جتنا کیا رسوا وہ اتنے محترم نکلے

ٹھکانے آ گیا پانی سے بھیجا ''ربِ اعلیٰ'' کا
یہاں ضربِ مجاہد سے ہمارے پیچ و خم نکلے

ہزاروں خواہشیں تھی من میں ، اب اک ہی تمنا ہے
دیارِ غیر سے جائیں ، وطن میں اپنے دم نکلے

بصد جاہ و حشم آئے ، نہیں پلّے رہا کچھ بھی
''بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے''

(وسیم حجازی)

جہاد کی برکت سے عنقریب محکوم قومیں آزادی اور اسلامی شریعت سے مستفید ہوں گی

’’میں اپنی مظلوم قوم پر حملہ آوروں کو ایک بار پھر واضح طور پر کہتا ہوں کہ تمہارے لیے یہ ایک بہترین موقع ہے کہ اب اپنی فوجوں کو نکالنے کے لیے فوراً کوئی حکمتِ عملی وضع کرو، اگر تم ہمارے گھروں کو مسمار کر کے ہمارے بھائیوں کو شہید کرتے رہو گے تو یاد رکھو کہ تم مجاہدین کے ہاتھوں عبرت کا نشان بن کر رہو گے، تم اپنے فوجیوں کی ہلاکتوں کو دنیا سے چھپانے میں ناکام ہو چکے ہو اس لیے اس ناکام جنگ کو جاری رکھنے کا کوئی جواز تم اپنی قوم کے سامنے پیش کرنے میں ناکام رہو گے۔

ایسی حالت میں تم خود بھی کبھی کبھار اِس حقیقت کا اعتراف کرتے ہو کہ ’’اب مزید وقت نہیں کہ افغانستان میں ہماری فوجوں کی تباہی اور وسائل کی بربادی کا یہ سلسلہ جاری رہے اور یہ بھی مانتے ہو کہ اس جنگ میں ہماری طاقت اور جدید ٹیکنالوجی کے بے دریغ استعمال نے کوئی نتیجہ نہیں دیا‘‘۔ اِس بات کو بھی ذہن نشین کرلو کہ تمہارے لیے مزید ملکوں پر قبضہ اور تعمیرِ نو کے نام پر اپنے ناجائز مقاصد تک پہنچنا ناممکن ہو چکا ہے۔

دشمن اب بھی چاہتا ہے کہ اپنی شکست کے بعد ہمیں ایک بار پھر علاقائی اور نظریاتی بنیادوں میں تقسیم کر کے باہم دست و گریبان کر دیں۔ دشمن خفیہ اور اعلانیہ طور پر ہمیں تقسیم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں، بعض ایجنٹوں کو صرف اس کام پر لگا رکھا ہے کہ وہ ہمارے درمیان میں لسانی اور علاقائی نفرتوں کو ابھاریں اور افغانستان کو مشکل میں مبتلا کر دیں۔ اس کے سدباب کے لیے ہر ایک کو ہوشیار رہنا چاہیے۔ تاکہ دشمن کی شکست کے بعد شریعت کا نظام بہترین طور پر چلایا جا سکے۔

ہمارے دین اسلام نے ہمیں ہر قسم کی قوم پرستی اور تعصب سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے ہمارا صرف ایک ہی رشتہ ہے، وہ ہے اسلام۔ ہر مسلمان ہمارا عزیز از جان بھائی ہے اس لیے کہ اسلام نے تمام مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند قرار دیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’وہ ہم میں سے نہیں جو تعصب کی خاطر جنگ کرے‘‘ (ابوداؤد)۔ ہم سب کو چاہیے کہ مسلمانوں کی سرزمین کی حفاظت اور دین کی سربلندی کے لیے مکار دشمن کی تمام مکروہ عزائم اور پالیسوں پر نظر رکھیں۔

میں اُن بھائیوں کو دعوت دیتا ہوں جنہوں نے روسی جارحیت کے خلاف جہاد کیا ہے کہ آیئے! اب متحد ہو کر ایک دوسرے کو گلے لگا لیں ماضی میں آپ مختلف تجربات کر چکے ہیں اگر ہم متحد ہو جائیں تو ہم نہایت مضبوط قوم ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمارے سامنے نہیں آ سکتی ہے۔ دنیا کے حالات پر نظر رکھنے والے تجزیہ نگاروں کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی افغانی پارٹی صلیبی اتحاد سے تعاون نہ کرتی تو افغانستان پر کفار مسلط نہیں ہو سکتے تھے۔ میں ہر مخلص مسلمان بھائی کو تہہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

میں تمام عالم اسلامی بالخصوص عرب ممالک کے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ عراق اور فلسطین کے مخلص مجاہدین کے ساتھ جان و مال کے ذریعے تعاون کریں اور اسلامی تاریخ کے اس نازک موڑ میں اپنی شرعی ذمہ داری کو کما حقہ ادا کریں خاص طور پر صاحب علم حضرات پر لازم ہے کہ وہ مجاہدین کی سرپرستی اور رہنمائی کریں۔ مجھے یقین ہے کہ افغانستان کی مانند وہاں بھی جہاد کی برکت سے عنقریب محکوم قومیں آزادی اور اسلامی شریعت سے مستفید ہوں گی۔

افغانستان کے ہمسایہ ممالک اس بات کو بخوبی سمجھ لیں کہ امریکہ کی متکبرانہ سیاست اور اس کی غلامی میں سراسر تمہارا نقصان ہی نقصان ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ امریکہ تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہو گا جب تک وہ تمہاری فوجی، علمی اور معاشی قوت کو ختم نہ کر دے اس بات کو اب تجربے نے ثابت کر دیا ہے اور اس پر مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے‘‘۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ